جملہ حقوق محفوظ ہیں

اس ناول کے نام مقام کردار اور
کہانی سے تعلق رکھنے والے اداروں
کے نام فرضی ہیں

"کنگ چانگ" سلسلہ کا مکمل سیٹ

۱۔ کنگ چانگ
۲۔ دھوئیں کا حصار
۳۔ سمندر کا شگاف
۴۔ زلزلے کا سفر
۵۔ بلیک اینڈ وائٹ

پرنٹر

پبلشر ... سلطان محمد

پبلشرز

کنگ چانگ کی پسندیدگی کا شکریہ۔ اب "دھوئیں کا حِصار" ملاحظہ فرمایئے۔ یہ اس سلسلے کی دوسری کڑی ہے۔! وعدے کے مطابق یہ کتاب جلد پیش کر رہا ہوں اور آئندہ کے لیے بھی آپ کی دعاؤں کا طالب ہوں۔!

کنگ چانگ کے سلسلے میں درجنوں شائستہ خطوط کے ساتھ تین ایسے خط بھی ملے ہیں جن میں ناپسندیدگی کا اظہار کیا گیا ہے۔۔ پسند اپنی اپنی ۔ ۔ ۔! مار دھاڑ سے بھرپور کتب بھی بازار میں موجود ہیں انھیں پڑھیئے۔ میں نے منع تو نہیں کیا۔ لیکن بھلا میں ڈیڑھ روپے کیسے واپس کر سکوں گا۔ جب کہ ڈیڑھ روپے کا میٹیریل ہی کتاب میں لگا ہوا ہے۔ یقین کیجئے کہ اِس قیمت پر آپ میری کہانیاں مفت پڑھ رہے تھے۔ اِسی لیے پچیس پیسوں کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اب اگر کسی بھائی کو میری کوئی کتاب پسند نہ آئے تو اپنی چونّی واپس لے جا سکتے ہیں — لیکن مجھے یقین ہے کہ وہ

واپسی کے کرائے پر صَرف ہو جائے گی (اگر واپسی بذریعہ بس ہوئی) لہٰذا صبر کیجیے۔ اگر مجھ تک پہونچ "سپیل" کے راستے ہو سکتی ہے تو یقیناً آپ میرے پڑوسی ہوں گے۔ پھر جائی! ایسی بھی کیا بے مُرَوّتی کہ پڑوسی کو چونّی بھی نہیں بخش سکتے—

میرے پڑھنے والے مجھے عموماً دُشواریوں ہی میں مُبتلا رکھتے ہیں۔ جب "مفرد" ناول لکھنا شروع کرتا ہوں تو مسلسل کہانیوں کا مُطالبہ ہوتا ہے۔ لیکن جہاں ایسا کوئی سلسلہ شروع کیا خطوط کی بھرمار ہونے لگی کہ یہ کیا کر بیٹھے! انتظار کرنا پڑتا ہے! اب میری سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کروں—؟

ذرا صبر سے کام لیجیے! خاص نمبروں کا وعدہ کیا ہے انشاءاللہ وہ بھی ضرور پورا کروں گا—! لیکن اتنی ضخیم کتابیں نہیں پیش کر سکتا جن کی قیمت سات یا آٹھ روپے رکھنی پڑے۔ کیونکہ یہ میرے زیادہ تر پڑھنے والوں کی قوتِ خرید سے باہر ہوں گی۔ نہیں— خدارا! ایسا کوئی مشورہ نہ دیجیے کہ میری کتابیں صرف لائبریریوں ہی تک محدود ہو کر رہ جائیں—!

ابنِ صفی
۲۳
۱۰
۷۳

اسٹیمر پاپ اے اے تے کے ساحل سے جا لگا— چاروں طرف چمکیلی دھوپ پھیلی ہوئی تھی۔ ڈیڈلی فراگ کیبن کا دروازہ کھول کر عرشے پر نظر دوڑانے لگا——

اس کی فطری جھلاہٹ اب پوری طرح بیدار ہو چکی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ جیسے پہلے سامنے پڑنے والے کو چبا ہی کھائے گا۔... لیکن وہ ایسا نہ کر سکا.... نہ جانے کیوں اُس احمق اور بھولے بھالے آدمی پر اُسے رحم آنے لگتا تھا—

ٹالابوآ کے خادمِ خصوصی نے اُسے جھک کر تعظیم دی—!

"اندر چلو" فراگ ایک طرف ہٹتا ہوا بولا۔ "میں کچھ دیر بعد اُتروں گا—"

"آپ مرضی کے مالک ہیں جناب" عمران نے مسمسی صورت بنا کر کہا—

"بیٹھ جاؤ" فراگ نے کرسی کی طرف اشارہ کیا—

"میں اس کی جرات کیسے کر سکتا ہوں جناب—"

"میری اجازت سے—" فراگ غرّایا—

وہ ایک اسٹول پر اس طرح بیٹھ گیا جیسے موقع ملتے ہی بھاگ کھڑا ہو گا—"

"میرے بارے میں تمہیں کیا بتایا گیا ہے؟" فراگ نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے

ہوتے سوال کیا۔

"یہی کہ آپ آنجہانی فرمانروا لوپارے پنجم کے پوتے ہیں۔ میرے مالک شہزادے ہربنڈا کے دوست۔"

"ہوں" فراگ دم بخود رہ گیا۔ وہ لوپوکا کے بارے میں سوچنے لگا۔ "دشمن ضرور تھا مگر دانا۔ محض اپنی مقصد براری سے کام رکھتا ہے۔ کسی کی تذلیل کا خواہاں نہیں رہتا۔"

"ڈھمپ لوپوکا کہاں ہے؟"

"یہ کیا چیز ہے عالی جاہ"! عمران نے بڑے ادب سے پوچھا۔

"چیز نہیں آدمی ہے! میرے ساتھ تھا۔"

"میرے لئے یہ نام نیا ہے عالیجاہ۔"

فراگ نے اس کا حلیہ بیان کیا۔

"نہیں جناب!" عمران مایوسانہ انداز میں سر ہلا کر بولا۔ "میں نہیں جانتا کبھی کوئی ایسا آدمی میری نظر سے نہیں گذرا۔"

"کیا تم فوری طور پر واپس جاؤ گے"؟

"جی ہاں۔"

"کیا دو چار دن میرے ساتھ قیام نہیں کر سکتے"؟

"شہزادی کی اجازت کے بغیر ناممکن ہے۔ ویسے تاہیتی دیکھنے کی بڑی خواہش تھی۔ عالیجاہ! کاش دو ہی دن یہاں گذار سکتا۔"

"حیرت ہے! بنکاٹا میں رہتے ہو اور تم نے تاہیتی نہیں دیکھا۔"

"زر خرید غلام یونہی زندگی بسر کرتے ہیں عالیجاہ! شہزادی ٹالابوآ نے مجھے میرے مفلوک الحال باپ سے خریدا تھا۔"

"میں چاہتا ہوں کہ تم کچھ دن میرے ساتھ قیام کرو۔۔۔۔ میں ٹالابوآ کو مطلع کر دوں گا۔۔۔۔ وہ کچھ نہیں کہے گی۔"

"آپ مالک ہیں" عمران خوش ہو کر بولا۔ اُس کی آنکھوں میں عجیب سی چمک سی لہرائی تھی۔

"تم میرے ساتھ ہی اُترو گے! یہاں اسٹیمر پر تو کسی کو جوابدہ نہیں ہے"!

"نہیں عالیجاہ! میں صرف آپ کے رحم و کرم پر ہوں۔"

"ٹھیک ہے۔ میں ٹالابوآ کو اطلاع بھجوا دوں گا"!

"جیسا آپ فرمائیں" عمران نے بڑے ادب سے کہا۔

تھوڑی دیر بعد وہ اسٹیمر سے اُترے تھے اور ایک ساحلی ہوٹل میں داخل ہو گئے تھے۔ فراگ نے کاؤنٹر سے کسی کو گاڑی کے لئے فون کیا۔۔۔ پھر اُسی میز کی طرف پلٹ آیا اور عمران کی طرف دیکھے بغیر پوچھا "کیا کھاؤ گے"؟

"جو مل جائے عالیجاہ"!

"اچھا، اچھا میں خود ہی تمہارے لئے انتخاب کروں گا۔! اور دیکھو اب میں شہزادہ نہیں ایک تاجر ہوں"!

"میں آپ کے خاندان کے افسوسناک حالات سے واقف ہوں" عمران نے مغموم لہجے میں کہا۔

"اُوہو! اِس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یہاں اب بھی میری ہی حکومت ہے۔۔۔۔ وہ تو میں اپنی اصلی شکل میں نہیں ہوں۔ ورنہ ہوٹل کا عملہ سر کے بل کھڑا ہو جاتا۔۔۔۔ شام کو میں تمہیں دکھا دوں گا۔"

"آپ اپنی اصلی شکل میں ہیں" عمران نے احمقانہ انداز میں پلکیں جھپکائیں!

فراگ نے بلند آہنگ قہقہہ لگا کر کہا "ہاں! یہ میک اپ ہے! میں ہربنڈا کو

بنکاٹا پہونچانے گیا تھا۔ اُس کے کچھ نامعلوم دشمن نہیں چاہتے تھے کہ وہ بنکاٹا کے ساحل پر قدم رکھ سکے! اسی لئے میں میک اَپ میں تھا کہ اُس کے دشمنوں کا پتہ لگا سکوں ـــــ"

"کس بادشاہ کے پوتے ہیں ـــ"؟ عمران نے ستائشی لہجے میں کہا۔

"تم انگریزی سمجھ سکتے ہو ـــ"؟

"نہیں عالیجاہ! فرانسیسی اور ہسپانوی کے علاوہ اور کوئی زبان نہیں جانتا ـــ"

اشارے سے ایک ویٹرس کو بُلا کر فراگ نے اپنا آرڈر پلیس کیا تھا۔

"اچھا! یہ تو بتاؤ . . . یہ ہربنڈا آیا کہاں سے ہے ـــ"؟ فراگ نے کچھ دیر بعد پُوچھا ـــــ

"مجھے اِس کا علم نہیں جناب! بس اتنا جانتا ہوں کہ طویل مدّت کی گمشدگی کے بعد تشریف لائے ہیں ـــ"

"اس کے باوجود بھی یقین نہیں کہ وہ شاہ بنکاٹا سے معافی مانگ لے ـــ"!

"مُعافی!" عمران نے حیرت ظاہر کی "میں نہیں سمجھا ـــ"

"پرنس ہربنڈا ضدی آدمی ہے، اور شاہ بنکاٹا بہرحال اسی کا باپ ہے! اگر ہربنڈا نے معافی نہ مانگی تو وہ بنکاٹا کو فرانس ہی کے حوالے کر دے گا ـــ"

"اوہ ـ تو کیا شاہ اور ولی عہد کے درمیان کوئی جھگڑا تھا۔" عمران نے اپنی حیرت کو بدستور قائم رکھتے ہوئے پُوچھا۔

"ہاں ـــ! اور بات بہت معمولی تھی۔ ہربنڈا نے بھینس کا دُودھ پینے سے انکار کر دیا تھا ـــ"!

"اگر اجازت ہو تو میں اِس بات پر ہنس لُوں ـــ" عمران نے احمقانہ انداز میں پُوچھا ـــــ

اور فراگ کو سچ مچ ہنسی آگئی ـــ

"باپ، بیٹے دونوں سنکی ہیں ـــ" اُس نے کہا۔

"آپ کہہ سکتے ہیں کہ اُن کی برابری کے ہیں ـــ"

"میں تمہیں پسند کرنے لگا ہوں . . . ـــ"!

کھانے کے دوران ہی میں ایک لمبی سی گاڑی ہوٹل کے سامنے آکھڑی ہوئی تھی . . . اور فراگ نے سوچا تھا کہ ہوٹل کے باتھ روم ہی میں اس میک آپ سے پیچھا چھڑا لینا چاہیئے۔ ورنہ اُس کے آدمی کیا سوچیں گے۔ کیونکہ اس سے پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا تھا ـــ لنگ چانگ سے تعلق رکھنے والے معمولی لوگ بھی کھُلّم کھُلّا سب کچھ کرتے پھرتے تھے۔ تو پھر بھلا وہ خود اس کے لئے کیا جواز رکھ سکتا تھا ـــ

پھر پندرہ منٹ کے اندر ہی اندر وہ اُس میک اپ سے پیچھا چھڑانے میں کامیاب ہو گیا جو ڈھمپ لولوکا نے اُس پر کیا تھا ـــ

لیکن جیسے ہی وہ باتھ رُوم سے برآمد ہوا پُورے ہوٹل میں سنسنی پھیل گئی۔ باتھ رُوم جانے سے پہلے اُس نے بل ادا کر دیا تھا اور عمران سے کہا تھا کہ وہ ڈائننگ ہال سے باہر نکل کر برآمدے میں اُس کا منتظر رہے ـــ

بہرحال گاڑی میں بیٹھتے وقت وہ ڈیڈلی فراگ تھا اور عمران اُس کی شکل دیکھ دیکھ کر خوف زدگی ظاہر کئے جا رہا تھا ـــ

"ڈرو نہیں ـ" فراگ اُس کا شانہ تھپک کر آہستہ سے بولا "تم مجھے اپنا دوست پاؤ گے ـ میں تمہیں پسند کرنے لگا ہوں ـــ"

* * *

"یہ بنکاٹا بھی بہت خوبصورت جزیرہ ہے۔" جیمسن نے ظفر سے کہا۔ وہ کھڑکی سے قریب کھڑا دُور کی سرسبز پہاڑیوں کو گھورے جا رہا تھا۔

انہیں پرنس کے محل میں کچھ کمرے دیئے گئے تھے۔ پچھلی سہ پہر کو وہ یہاں پہونچے تھے۔ شہزادے کی واپسی کی خوشی میں دارالحکومت کو شایانِ شان طریقے پر سجایا گیا تھا۔ لیکن نہ جانے کیوں خاص شاہی محل پر اُداسی طاری تھی۔ پچھلی شب پرنس کا محل بھی بقعۂ نور بنا ہوا تھا۔ لیکن شاہی محل کی ظاہری حالت میں کوئی فرق نہیں آیا تھا۔

"آخر آپ اتنے گم سُم کیوں نظر آرہے ہیں؟" جیمسن نے ظفر کی طرف مڑ کر کہا۔

"نہیں۔ ایسی تو کوئی بات نہیں۔"

"لوینیا تو یہاں پہونچنے کے بعد سے دِکھائی ہی نہیں دی۔"

"جہنم میں جائے۔"

"ایسا نہ کہیئے! اپنے بیان کے مطابق وہ یہاں واحد سفید فام لڑکی ہوگی۔"

"میرا مُوڈ ٹھیک نہیں ہے اس لئے بکواس بند کرو۔"

"مُوڈ خراب رکھنے کی چیز نہیں ہوتی یور ہائی نس.... ملی جلی نسلوں والی گندمی لڑکیاں بھی میں نے یہاں دیکھی ہیں۔ بڑی آنکھوں والیاں تو بس قیامت ہیں۔"

ظفر جھلّا کر کچھ کہنے ہی والا تھا کہ کسی نے دروازے پر دستک دی۔

"آجاؤ۔" جیمسن اُونچی آواز میں بولا۔

ایک سیاہ فام خادم نے کمرے میں داخل ہو کر ٹالابوآ کی طرف سے طلبی کا حکم سُنایا۔

اور پھر وہی اُنہیں ٹالاآ کی طرف لے چلا تھا۔

ٹالابوآ ایک بڑے کمرے میں ملی۔ لوینیا بھی وہاں موجود تھی۔ جیمسن نے ٹالابوآ کی نظر بچا کر اُسے آنکھ ماری اور وہ پچھاڑ کھانے والے انداز میں گھور کر رہ گئی!

"میں نے تمہیں ایک خاص کام کے لئے طلب کیا ہے۔" ٹالابوآ نے ظفر کو مخاطب کیا۔

"فرمائیے!"

"بیٹھ جاؤ۔" اُس نے سامنے والی کُرسیوں کی طرف اشارہ کیا۔

"شکریہ یور ہائی نس!"

وہ دونوں بیٹھ گئے۔

"اب تم دونوں ہی پرنس کے مزاج داں ہو... میرا اُن پر کوئی اختیار نہیں رہا۔"

ظفر اور جیمسن سنبھل کر بیٹھ گئے۔

ٹالابوآ کہتی رہی۔ "اپنی طویل گمشدگی سے پہلے وہ کم از کم میری کوئی بات نہیں ٹالتے تھے..... بہرحال تم دونوں انہیں اِس بات پر آمادہ کرنے کی کوشش کرو کہ وہ اپنے باپ سے معافی مانگ لیں۔"

"اُوہ۔ تو کیا پرنس کو ابھی تک معاف نہیں کیا گیا۔ اتنی طویل گمشدگی کے بعد بھی نہیں۔" ظفر کے لہجے میں حیرت تھی۔

"وہ صرف باپ ہی نہیں، بنکاٹا کے بادشاہ بھی ہیں۔" ٹالابوآ نے سرد لہجے میں کہا۔

"تصوّر بھی نہیں کیا جاسکتا کہ بھینس کا دُودھ اس حد تک مسئلہ بن جائیگا۔" جیمسن، ائی ہوئی آواز میں بولا۔

"غیر ضروری باتوں سے اجتناب کرو۔" لوینیا بول پڑی۔

"ٹھیک ہے۔" نالابوآ سر ہلا کر بولی۔ "اب ان باتوں میں کیا رکھا ہے۔ بہرحال تم پرنس کو آمادہ کرو۔۔۔۔ تمہاری جیبیں سونے کے سکوں سے بھر دی جائیں گی۔"

"ہم کوشش کریں گے یور ہائی نس۔"!

"بس۔۔۔ جاؤ۔"

وہ دونوں اُٹھ گئے۔ اُن کے ساتھ ہی لوبیتیا بھی اُٹھی تھی۔

"تمہاری موجودگی ضروری نہیں ہوگی۔" ظفر بولا۔

"کیوں۔"؟

"تمہیں دیکھ کر نہ جانے کیوں پرنس بھڑک اُٹھتے ہیں۔"

"ہاں، ہاں، تم یہیں ٹھہرو۔" نالابوآ نے لوبیتیا سے کہا۔

"جیسی آپ کی مرضی، یور ہائی نس۔"!

وہ دونوں کمرے سے نکل کر جوزف کی خواب گاہ کی طرف چل پڑے — وہ ابھی تک خواب گاہ سے برآمد نہیں ہوا تھا۔ اُس نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ وہ اپنے طور پر وقت گذارے گا — شاہی اوقاتِ کار اس پر مسلط نہ کئے جائیں۔

"کیا ہم اندر آ سکتے ہیں؟ یور ہائی نس۔" جیمسن دروازے پر پہونچ کر اونچی آواز میں بولا —

"ضرور۔۔۔ ضرور۔۔۔"! اندر سے جوزف کی چہکار سُنائی دی۔

وہ دونوں پردہ ہٹا کر خواب گاہ میں داخل ہوئے۔

جوزف مسہری سے اُٹھ گیا۔

"یہ ٹھاٹ ہیں بیٹے۔" جیمسن نے اردو میں کہا۔

"کیا بولتا بھائی۔۔۔ ہم پاگل ہو جائے گا۔ بیٹھو بیٹھو۔"

"آخر آپ اپنے باپ سے معافی کیوں نہیں مانگ لیتے۔ یور ہائی نس"! ظفر نے بڑے ادب سے کہا۔

"ہرگز نہیں"! جوزف دہاڑا۔ "مجھے پرواہ نہیں ہے۔ باپ معاف کرے یا نہ کرے، میں اپنے ماموں کے پاس چلا جاؤں گا۔"

"کیا مطلب۔"؟ جیمسن بوکھلا کر بولا۔ "یا تو سرے سے باپ ہی نہیں تھا یا اب کوئی ماموں بھی پیدا ہو گیا۔"

"ہاں۔۔۔۔ بالکل۔۔۔۔ اس محل میں قدم رکھتے ہی میری یادداشت واپس آگئی ہے — میں پرنس ہربنڈا ہوں —۔۔۔ اور میرا ماموں جزیرہ موکارد کا بادشاہ ہے۔۔۔ میں موکارد چلا جاؤں گا — اگر میرا باپ سیدھا نہ ہوگا۔"!

"حضور! آپ محض جینیس کی وجہ سے ناخلفی پر اُتر آتے ہیں —" ظفر نے کہا۔

جوزف اُن کے قریب پہونچ کر آہستہ سے بولا۔ "باس نے یہی کہا تھا، مجھے پریشان مت کرو۔۔۔ نہ میں نے اس باپ کی پہلے کبھی شکل دیکھی ہے۔ اور نہ موکارد والے ماموں کی۔"

"اوہ۔" جیمسن بُرا سا منہ بنا کر رہ گیا۔

"لیکن اگر باپ نے غصے میں قتل کر دینے کا حکم صادر فرما دیا تو۔۔۔؟ ظفر نے پُر تشویش لہجے میں پوچھا۔

"وہ اس کی ہمت نہیں کر سکتا۔ فرانس کا کٹھ پُتلی بادشاہ ہے۔ باس نے یہ بھی بتایا تھا۔"!

"پتا نہیں کیا چکر ہے۔"؟

"ہوگا کچھ۔" جوزف نے لاپرواہی سے شانوں کو جنبش دی! چند لمحے کچھ سوچ کر بولا۔ "لیکن یہاں میرے لئے خطرہ موجود ہے۔ تم دونوں اپنی آنکھیں کھلی رکھنا۔"!

”کیسا خطرہ—“؟

”مجھے قتل بھی کیا سکتا ہے—“!

”زیادہ چڑھ گئی ہے کیا—“؟ جیمسن بولا—” ابھی تو کہہ رہے تھے کہ وہ اس کی ہمت نہیں کر سکتا—“

”میں اپنے باپ کی بات نہیں کر رہا مسٹر! کچھ اور بھی لوگ میری زندگی کے خواہاں ہیں—“!

”لیکن بنگا! میں تو تمہیں کوئی خطرہ نہ ہونا چاہیے“!

”اگر ہو بھی تو کیا فرق پڑتا ہے! میں جنگل کا بیٹا ہوں مسٹر.. خطرات میرا کھیل ہیں—میں نے تو باس کا پیغام تم تک پہونچایا ہے—“

”اس سے زیادہ اور کچھ نہیں بتایا تھا—“!

”نہیں—“!

”کیا وہ یہیں موجود ہیں—“؟

”میں یہ بھی نہیں جانتا—“!

”خیر... خیر... اپنے ماموں کے پاس کب جانے کا ارادہ ہے—اور ہمیں بھی ساتھ لے چلو گے یا نہیں—“؟

”دیکھو، کیا ہوتا ہے—میں ابھی کچھ نہیں کہہ سکتا، ویسے تم ٹالابو آسے کہو کہ تم دونوں میرے ساتھ خواب گاہ ہی میں راتیں بسر کرو گے—“!

”یہ کیا بدمذاقی ہے—“ جیمسن اُسے گھورتا ہوا بولا—

”یہی مناسب ہے مسٹر! میں کہہ چکا ہوں کہ ایک سے زیادہ بیوی نہیں رکھ سکتا۔ صرف بوتل ہی میری بیوی ہے—“!

◆

عمران ابھی تک اندازہ نہیں کر پایا تھا کہ آخر فراگ اُس سے کیا چاہتا ہے۔ اُس کے ساتھ آج یہ اُس کا دوسرا دن تھا—فراگ اُسے اپنی اقامت گاہ میں لے گیا تھا جہاں سے اُس نے اُسے ٹالابو آ کے اسٹیمر تک پہونچایا تھا۔

فراگ کا رویہ اُس کے ساتھ دوستانہ تھا۔ ٹالابو آ کے غلام کی حیثیت سے ٹریٹ نہیں کر رہا تھا۔ .... اُس کی سال رواں کی محبوبہ ام بیگی ایک ہی دن میں اُس سے بے تکلف ہو گئی تھی—اُس کی احمقانہ باتوں پر بچوں کی طرح خوش ہوتی۔ گویا ایک کھلونا ہاتھ آیا تھا—

”احمق نظر آنے کے باوجود بھی تم خوبصورت لگتے ہو—“ وہ بات بات پر کہتی۔ اور عمران شرما سر جھکا لیتا—ام بیگی کی یہ بے باکیاں فراگ کی موجودگی میں بھی جاری رہتیں—اور وہ بھی اپنی فطرت کے خلاف کبھی ہنس دیتا اور کبھی صرف مسکرا کر رہ جاتا—

اِس وقت بھی اُم بیگی کی چھیڑ چھاڑ جاری تھی کہ دفعتہً فراگ نے سنجیدگی اختیار کر کے کہا—” اب تم جاؤ! ہم کچھ ضروری باتیں کریں گے—“

”ضروری باتوں میں کیا رکھا ہے! میں تمہیں گیتار پر ایک گیت کیوں نہ سناؤں—“

”جاؤ—“! فراگ جھنجھلا کر بولا—” میری مرضی کے خلاف کچھ کرتی ہو تو بند دیا

لگنے لگتی ہو۔"

وہ بُرا سا منہ بناتے وہاں سے چلی گئی۔

عمران سختی سے ہونٹ پر ہونٹ جمائے ٹھس بیٹھا رہا۔ فرانگ نے اُس سے کہا "یہ بڑی اچھی بات ہے کہ تم اسپینی سمجھ سکتے ہو۔"!

"میری مادری زبان ہے جناب! فرانسیسی تو سیکھنی پڑی تھی۔ آپ تو جانتے ہیں کہ بنکاما کی دوسری زبان یہی ہے۔"!

"میری بدقسمتی ہے کہ مجھے اسپینی نہیں آتی۔"

"آپ سیکھ سکتے ہیں جناب"!

"وقت لگے گا۔ اور میرے پاس وقت ہی تو نہیں ہے۔"!

"میں آپ کو سکھا سکتا ہوں، بہت تھوڑے وقت میں، مگر اس کے لیے آپ کو بنکاما میں قیام کرنا پڑے گا۔"

"اوہ۔ پھر دیکھیں گے۔ فی الحال میری ایک بات سنو! آج رات ہم ایک میٹنگ میں چلیں گے۔ وہ لوگ یا تو انگریزی بول سکتے ہیں یا اسپینی! میں ان سے انگریزی میں گفتگو کروں گا۔ اگر وہ آپس میں میرے خلاف کوئی بات کرنا چاہیں گے تو اسپینی میں کریں گے۔ تم اس طرف دھیان رکھنا۔"!

"بہت بہتر جناب!" عمران خوش ہو کر بولا۔ "میں کسی لومڑی کی طرح چوکنا رہوں گا۔ کیا وہ آپ کے دشمن ہیں جناب۔"؟

"میرے لئے شاید اتنے نہ ہوں جتنے ہر بنڈا کے لئے ہیں۔"!

"اوہ۔۔۔ تب تو میں اُن کی گردنیں توڑ دوں گا۔۔۔" عمران غصیلے لہجے میں بولا۔!

"طیش میں آنے کی ضرورت نہیں! دماغ کو ٹھنڈا رکھ کر ان کی آپس کی گفتگو

پر دھیان دینا۔"!

"ایسا ہی ہوگا جناب عالی۔"!

"یہ کتنا عجیب اتفاق ہے کہ تم اسپینی جانتے ہو! میرے پاس ایسا کوئی آدمی نہیں تھا۔ میں چاہتا ہوں کہ تم بھی مجھے پسند کرنے لگو تاکہ میں تمہیں ہر بنڈا سے حاصل کر لوں۔"!

"میری خوش قسمتی ہوگی جناب! کیونکہ آپ ایک زندہ دل مالک ہیں۔۔۔ جوانی میں جو بڑھاپا مجھ پر طاری ہو گیا ہے۔ اُس سے بھی نجات مل جائے گی۔"!

"بنکاما کے لوگ خشک مزاج ہیں۔" فرانگ مسکرا کر بولا۔ "ویسے تمہیں اسلحہ کے کھیل سے بھی کچھ دلچسپی ہے یا نہیں۔"؟

"تھوڑی بہت۔"

"نشانہ کیسا ہے۔"؟

"میرا خیال ہے کہ بُرا نہیں ہے۔"

"باڈی گارڈ کے فرائض انجام دے سکو گے۔"؟

"مجھے اس کا تجربہ ہے جناب! میں پرنسز کا باڈی گارڈ رہ چکا ہوں۔"

"وہ رسمی سی چیز ہے! کسی ایسے آدمی کے باڈی گارڈ بننے کی بات تھی جس کی زندگی ہر آن خطرے میں ہو۔"

"کیا وہ میٹنگ ایسی ہی ہوگی جناب۔"؟

"میرا خیال ہے کہ ایسی ہی ہوگی! اور میں اپنے ساتھ ایک سے زیادہ آدمی نہیں لے جا سکوں گا۔"!

"فکر نہ کیجئے! میں پہلے مروں گا، پھر آپ پر آنچ آئے گی۔"

"پھر بھی میں کس طرح یقین کروں۔"

"میرے پاس ریوالور نہیں ہے جناب۔"!

"اوہ۔ تو کیا تم ثبوت پیش کرنا چاہتے ہو۔ اچھا تو چلو پائیں باغ میں۔۔۔"

فراگ اُسے پائیں باغ میں لایا۔ اور ایک ریوالور دے کر بولا۔ "دکھاؤ کیا دکھانا چاہتے ہو۔"

"آپ ایک سکہ اچھالئے، زمین پر گرنے سے پہلے ہی اُڑا دوں گا۔"

فراگ نے مضحکہ اُڑانے کے سے انداز میں قہقہہ لگایا۔

"یقین کیجئے عالیجاہ۔"!

"ایسا کرتے کیسے دیکھا تھا۔"؟

"آپ سکہ اچھالئے جناب۔" عمران نے کسی قدر جھلاہٹ کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ "اگر پہلے ہی فائر میں نہ اڑا سکا تو دوسرا فائر اپنی کنپٹی پر کروں گا۔"

"اوہ۔ یہ بات ہے۔۔۔ اچھا تو سنبھالو۔"

فراگ نے جیب سے سکہ نکال کر اچھالا اور جیسے ہی وہ پھر نیچے کی طرف آنے لگا، فائر ہوا۔۔۔ گولی سکے ہی پر پڑی تھی۔

فراگ حیرت سے منہ کھولے کھڑا کا کھڑا رہ گیا۔

برآمدے سے ام بینی کی آواز آئی۔ "یہ کیا ہو رہا ہے۔"؟

"کچھ نہیں، بھاگ جاؤ۔" فراگ نے چونک کر کہا۔ پھر آگے بڑھ کر عمران کا شانہ تھپکتا ہوا بولا۔ "میں تمہیں کسی قیمت پر بھی اپنے ہاتھ سے نہیں جانے دوں گا۔"

ام بینی بھاگ جانے کی بجائے برآمدے سے اُتر کر اُن کی طرف بڑھتی آ رہی تھی۔ لیکن فراگ اس وقت شاید بہت اچھے موڈ میں تھا اس لئے عمران سے بولا۔

"میں دوسرا سکہ اچھالتا ہوں۔ اسے بھی دکھاؤ۔"

سکہ پھر اچھالا گیا اور اُس کا بھی وہی حشر ہوا جو پہلے کا ہوا تھا۔

"کمال ہے۔" فراگ بڑبڑایا۔ "میں سمجھا تھا شاید دوسرا نشانہ چوک جائے۔ اس کا یہ مطلب ہوا کہ تمہارے اعصاب بھی فولادی ہیں۔ ہیجان میں نہیں مبتلا ہوتے۔"!

"شکریہ جناب عالی!" عمران شرما کر بولا۔

"اور ایک سو سال پہلے کی لڑکیوں کی طرح شرمیلے بھی ہو۔" ام بینی ہنس کر بولی۔

عمران کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

"ارے تم آخر ہو کیا چیز۔"؟ فراگ اُس کے شانے پر ہاتھ مار کر بولا۔

"کک۔۔۔ کچھ نہیں جناب! جب کوئی میری تعریف کرتا ہے تو میں خود کو اُلو محسوس کرنے لگتا ہوں۔"!

شام کو وہ اُس نامعلوم مہم پر روانہ ہو گئے۔ جس کے لئے فراگ نے عمران کو اپنا ساتھی منتخب کیا تھا۔ عمران کے لئے تو وہ ایک نامعلوم سی مہم تھی۔!

گاڑی غالباً اُسی سڑک پر جا رہی تھی جس پر ایک بار پہلے بھی فراگ ہی کے ساتھ سفر کر چکا تھا۔ لیکن وہ اُس دن۔۔۔ خوفناک شکل والا ڈمپ لوپو کا تھا۔

سفر طویل ہی معلوم ہوتا تھا۔ کیونکہ اندھیرا پھیل جانے پر بھی اُس کا اختتام نہ ہو سکا۔!

قریباً ڈیڑھ گھنٹہ بعد اُن کی گاڑی جسے فراگ خود ہی ڈرائیو کر رہا تھا۔ ایک ساحلی گاؤں میں داخل ہوئی۔ اور عمران کو ایسا محسوس ہوا جیسے خوشبوؤں کے خزانے میں داخل ہو گیا ہو۔ بھانت بھانت کے پھولوں کی ملی جلی خوشبو فضا میں تھی

کرتی پھر رہی تھی۔ خوشبوؤں کے ساتھ ہی ٹرمپٹ اور ڈرم کی آوازیں بھی تھیں — عجیب سا نغماتی شور تھا —

"یہ کیا ہو رہا ہے؟" عمران نے فراگ سے پوچھا۔

"بھوتوں کا رقص! شاید پچھلی طرف میدان میں لڑکیاں ناچ رہی ہیں۔"

دفعتاً ایک جگہ فراگ نے گاڑی روک دی۔ اور کچھ فاصلے سے آواز آئی۔

"کون ہے؟"

سوال انگریزی زبان میں کیا گیا تھا۔

"جس کے تم منتظر ہو۔" فراگ غرایا۔

پھر ان پر ٹارچ کی روشنی پڑی تھی اور فراگ دہاڑا تھا۔ "یہ کیا بیہودگی ہے؟"

اس کی آنکھیں چندھیا گئی تھیں، عمران نے فرانسیسی میں پوچھا "کیا میں فائر کروں جناب عالی!"

"نہیں!"

ٹارچ کی روشنی ڈالنے والا تیزی سے ان کی طرف آیا تھا۔

"اوہو — آؤ میرے ساتھ" اس نے قریب پہونچ کر کہا۔

عمران اور فراگ ٹارچ کی روشنی میں اس کے ساتھ ایک طرف چل پڑے قریباً ڈیڑھ سو گز کے فاصلے پر ایک چھوٹی سی عمارت کے سامنے پھر رک گئے —

"اندر تشریف لے جائیے جناب!" اجنبی نے اس بار بڑے ادب سے کہا —

وہ اس کی شکل نہیں دیکھ سکے تھے کیونکہ عمارت کے آس پاس بھی اندھیرا ہی تھا!

اندر پہونچ کر وہ ایک کمرے میں آئے جہاں کئی کیروسین لیمپ روشن تھے —

ایک بڑی سی میز کے گرد کئی کرسیاں پڑی ہوئی تھیں۔ اجنبی نے ان سے بیٹھ جانے کی درخواست کی۔

پھر فراگ نے کہا۔ "گفتگو شروع کرنے سے پہلے یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ آیا آپ کا ساتھی بھی اس گفتگو میں شریک ہوگا؟"

"یہ فرانسیسی کے علاوہ اور کوئی زبان نہیں جانتا اس لئے اس کی موجودگی سے بھی کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ ایک آدمی ہر جگہ میرے ساتھ ہوتا ہے۔"

"ٹھیک ہے! مجھے کوئی اعتراض نہیں۔" اجنبی نے سر ہلا کر کہا۔

دفعتاً قدموں کی چاپ سنائی دی اور ایک آدمی کمرے میں داخل ہوا۔

"شام بخیر، معززین۔" اس نے ان دونوں کی طرف دیکھ کر کہا۔

جواب میں فراگ نے صرف سر کو جنبش دی تھی۔

پھر وہ دونوں ان کے مقابل بیٹھ گئے۔ اور نووارد نے فراگ سے پوچھا۔ "ہم اس معاملے کو سمجھنے سے قاصر ہیں آخر ہربنڈا بنکاک کیسے پہونچ گیا؟"

"میں کنگ چانگ کا نائب ہوں۔" فراگ غرایا۔ "اور یہ ضروری نہیں کہ باس اپنے کسی نائب کو اس حد تک آگاہ رکھے۔ پہلے اس نے حکم دیا تھا کہ ہربنڈا کو روکا جائے... پھر اچانک حکم دیا کہ جانے دیا جائے!"

"تم ہربنڈا کے اسٹیمر پر خود موجود تھے۔" کسی قدر تلخ لہجے میں کہا گیا۔

"یہ بکواس ہے!"

"ہم نے آواز ریکارڈ کی تھی۔ تم اپنے آدمیوں کو احکامات دے رہے تھے کہ ہربنڈا کے اسٹیمر کو صحیح و سلامت گزر جانے دیا جائے۔"

"یقیناً میں احکامات دے رہا تھا۔ لیکن یہ بکواس ہے کہ میں ہربنڈا کے اسٹیمر پر موجود تھا۔"

"آخر کنگ چانگ کے اِس طرح بدل جانے کی وجہ ۔"؟

"مسٹر! میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ وہ مالک ہے اور ہم سب حکم کے پابند! کس کے منہ میں دانت ہیں کہ اُس سے جرح کرے ۔"؟

"ہم اِس مسئلے پر اُس سے براہِ راست گفتگو کرنا چاہتے ہیں ۔"!

"وہ براہِ راست کسی سے بھی گفتگو نہیں کرتا۔"

"اُس کے احکامات تمہارے پاس کس طرح پہونچتے ہیں ۔"؟

"اپنی کھال میں رہو مسٹر ۔"!

"کیا مطلب ۔"؟

"اپنے کام سے کام رکھو! میں یہ کیوں بتاؤں کہ ہمارا طریق کار کیا ہے ۔"؟

"اوہ ۔ اچھا، اچھا ۔" وہ مسکرا کر بولا ۔" واقعی میرا یہ سوال نامناسب تھا۔ میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں ۔"

فراگ نے بُرا سا منہ بنا کر سر کو جنبش دی تھی اور نووارد دوسرے آدمی سے اسپینی میں کچھ کہنے لگا تھا۔

دُوسرا آدمی اُٹھ کر چلا گیا اور نووارد نے فراگ سے کہا ۔" دراصل ہم اُلجھن میں پڑ گئے ہیں! اِسی لئے میں تم سے کافی کے لیے بھی نہیں کہہ سکا تھا ۔"

"شکریہ! میں خواہش نہیں محسوس کر رہا ۔" فراگ خشک لہجے میں بولا۔

"بہرحال! ہم اپنی گفتگو دوستانہ ماحول میں جاری رکھیں گے ۔"!

"کیسی ۔؟ وہ تو ختم ہو چکی ۔" فراگ غرّایا۔

"قطعی نہیں! کنگ چانگ سے ہمارے تعلقات بہت پُرانے ہیں! تمہیں علم ہے کہ وہ معقول معاوضے پر ہماری مدد کرتا رہا ہے ۔"!

"میں جانتا ہوں ۔"!

"اِس لئے تمہیں یہ معلوم ہونا ہی چاہیئے کہ اُس نے اس بار ہمارا کام کیوں نہیں کیا ۔"؟

"تمہیں جلد ہی معلوم ہو جائے گا ۔"!

"وہ کس طرح . . ."؟

"تم پھر ہمارے طریق کار کو زیرِ بحث لانے کی کوشش کر رہے ہو ۔"!

"اوہ ۔ مجھے افسوس ہے ۔ لیکن آخر کب تک ہمیں اِس کی وجہ معلوم ہو سکے گی ۔"؟

وقت کا تعین نہیں کیا جا سکتا لیکن زیادہ دیر نہیں لگے گی ۔"

دوسرا آدمی پھر کمرے میں داخل ہوا۔ اِس بار اُس کے ہاتھوں پر کافی کی ٹرے تھی ۔!

ٹرے میز پر رکھ کر وہ دو پیالوں میں کافی انڈیلنے لگا ۔ اور پھر یہ پیالیاں فراگ اور عمران کے آگے کھسکا دی گئیں ۔

دفعتہً عمران اُٹھ کھڑا ہوا ۔ اُس کا ریوالور نکل آیا جس کا رُخ میزبانوں کی طرف تھا ۔

"اب تم ہی دونوں اس کافی کو پیئو گے ۔" اُس نے کہا ۔ اُس نے انہیں اسپینی میں مخاطب کیا تھا ۔

دونوں اُچھل پڑے ۔

"یہ کیا شروع کر دیا ۔" فراگ بھرائی ہوئی آواز میں بولا ۔

"ابھی معلوم ہو جائے گا جناب ۔" عمران نے فرانسیسی میں کہا ۔" انہیں یہ کافی پینی ہی پڑے گی ۔"

پھر اس نے ریوالور کو جنبش دے کر اُن دونوں کو مخاطب کیا ۔" موت سے

بہتر بیہوشی ہی رہے گی دوستو! پیالیاں اُٹھاؤ اور پی جاؤ، ورنہ کھوپڑیوں میں سوراخ ہو جائیں گے۔"

"یہ۔۔۔۔یہ۔۔۔کیا ہو رہا ہے۔"؟ فراگ کا مقابل ہکلایا۔

"میں اسپینی نہیں جانتا۔"! فراگ نے لاپرواہی سے شانوں کو جنبش دی۔ "یہ جو کچھ کہہ رہا ہے وہی کرو، ورنہ۔۔۔"؟

دونوں نے بے بسی سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور ہاتھ بڑھا کر پیالیاں اُٹھا لیں۔

"جلدی کرو۔" عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

انھوں نے بوکھلاتے ہوئے انداز میں پیالیاں خالی کر دی تھیں اور میز پر کہنیاں ٹیک کر ہانپنے لگے تھے۔ اُن کی آنکھیں آہستہ آہستہ بند ہوتی جا رہی تھیں اور پھر اُن کے سر میز پر ڈھلک آئے۔!

فراگ حیرت سے آنکھیں پھاڑے انھیں گھورے جا رہا تھا۔

"آپ انھیں دیکھئے۔" عمران نے فراگ سے کہا۔ "میں اندر جا کر دیکھتا ہوں کوئی اور بھی تو موجود نہیں ہے۔"

"تت۔۔۔تم تو کمال کے آدمی نکلے۔۔۔جاؤ دیکھو۔"

اندر کوئی بھی نہیں تھا۔ عمارت میں صرف یہی دو آدمی تھے، عمران پھر اسی کم

میں واپس آگیا۔

"غالباً ہمیں بیہوش کر کے یہ کہیں لے جانا چاہتے تھے، اسپینی میں اس نے ا

ہدایت دی تھی کہ کافی میں خواب آور دوا ملائی جائے۔" عمران نے بیہوش آدمیوں

پر تشویش نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"پرواہ مت کرو۔۔۔اب یہ ہمارے ساتھ جائیں گے۔" فراگ نے اُس کا شا

تھپک کر کہا۔!

وہ انھیں اُٹھا کر گاڑی تک لائے تھے اور پچھلی نشست پر بٹھا کر اُن کے ہاتھ اور پیر باندھ دیئے تھے۔

واپسی کے سفر کے دوران میں فراگ خاموش ہی رہا تھا۔۔۔ لیکن واپسی اُس عمارت میں نہیں ہوئی تھی جہاں فراگ مقیم تھا۔۔۔ بلکہ یہ عمارت وہی عمارت تھی، جہاں ظفر، جیمسن اور لوٹیشیا کو لے جایا گیا تھا۔

"میرے ساتھ آؤ۔" فراگ گاڑی سے اُترتا ہوا بولا۔ "میرے آدمی انھیں سنبھال لیں گے۔"

عمران اُس کے پیچھے چل پڑا۔ وہ ایک کمرے میں آئے جہاں ان دونوں کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا۔

فراگ نے فون کا ریسیور اُٹھا کر ایک بار ڈائیل کیا اور پھر کسی کو اُن بیہوش آدمیوں سے متعلق ہدایات دینے لگا۔

عمران اس کے پیچھے مؤدب کھڑا ہوا تھا۔ دفعتہً فراگ ریسیور رکھ کر اُس کی طرف مڑا۔

"بیٹھ جاؤ۔" اُس نے نرم لہجے میں کہا اور عمران اُس کا شکریہ ادا کر کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا۔

فراگ خاموشی سے اُسے گھورے جا رہا تھا، عمران کے چہرے پر اس وقت بلا کی حماقت طاری تھی۔!

"تم میری توقعات سے بڑھ کر نکلے۔۔۔ بلا کی قوتِ فیصلہ رکھتے ہو۔" کوا! دوسرا ہوتا تو پہلے مجھے موقع کی نزاکت سے آگاہ کرتا، اور اس کے بعد میرے مشورے کا انتظار کرتا۔"!

"تو کیا مجھ سے حماقت سرزد ہوتی ہے جناب عالی ـ"! عمران خوفزدہ لہجے میں ہکلایا۔

"ہرگز نہیں! تم نے وہی کیا ہے جو ایسے حالات میں خود میں بھی کرتا ـ"!

"شکریہ جناب ـ"

"پھر دوسری خصوصیت یہ ظاہر ہوتی ہے کہ تُم نے ابھی مجھ سے اِس معاملے کے متعلق کچھ بھی نہیں پوچھا ـ"

"میں صرف اپنے کام سے کام رکھتا ہوں جناب، آپ نے مجھ سے جس کے بارے میں کہا تھا میں نے صرف اُسی پر نظر رکھی تھی ـ"

"انمول چیز ہو، اگر میرے ساتھ رہنا منظور کرو تو تمہیں تاہیتی کا شہزادہ بنا دوں گا ـ"!

"مجھے تو منظور ہے جناب! لیکن میں پرنسز ٹالابوآ کا زرخرید بھی ہوں ـ"

"جتنے میں اُس نے تمہیں خریدا تھا اُس کی دس گنا رقم میں اُسے ادا کر سکتا ہوں ـ"

"بس تو پھر آپ ہی طے کر لیجئے! مجھے تو تاہیتی پسند آیا ہے! بنکاک میں بڑی گھٹن تھی ـ"!

* * *

رات کے دس بجے ظفر اور جیمسن جوزف کی خوابگاہ میں رمی کھیل رہے تھے خود جوزف کو تاش کے کھیلوں سے کوئی دلچسپی نہیں تھی لہٰذا وہ دور بیٹھا ایک ایک گھونٹ کر کے بوتل ہی سے پی رہا تھا۔

ٹالابوآ کی وجہ سے دوسروں کے سامنے گلاس یا جام استعمال کرتا تھا ـــ اُس جیسے بلانوش کے لئے تو بیرل ہی سے مُنہ لگا دینا بھی پُوری پُوری آسودگی کا باعث نہ بن سکتا۔

"تم لوگ زندگی میں یکسانیت کا رونا رویا کرتے تھے ـ"! دفعتہً جوزف بھرّائی ہوئی آواز میں بولا۔

"ہاں! بور ہائی نس . . ."! جیمسن نے پتّوں پر سے نظر ہٹائے بغیر کہا۔

"اب بتاؤ! کیسی رہی ـ"؟

"ٹھیک ہی رہی سوائے اِس کے کہ چاروں طرف آپ ہی کی شکل کی عورتیں دکھائی دیتی ہیں ـ"!

جوزف کچھ کہنے ہی والا تھا کہ کسی نے دروازے پر دستک دی۔

"آ جاؤ ـ" جوزف غرّایا۔ وہ جانتا تھا کہ ٹالابوآ کے علاوہ اور کوئی دروازہ بجانے کی جرأت نہیں کر سکتا۔!

اندازہ غلط نہیں تھا۔ دوسرے ہی لمحے میں ٹالابوآ اندر داخل ہوئی اور دروازے کے قریب ہی رُک کر جیمسن اور ظفر کو گھورنے لگی جو تاش کے پتّے ہاتھوں سے رکھ کر اُٹھ کھڑے ہوئے تھے۔

"تم دونوں اِس وقت یہاں کیا کر رہے ہو ـ"؟ وہ بالآخر خوشگوار لہجے میں

بولی —

"ہز ہائی نس کا اِصرار ہے کہ اِسی کمرے میں رات بسر کریں —"!

"کیا یہ مناسب ہوگا —؟" ٹالا بوآ جوزف سے مخاطب ہوئی —

"اِس سے زیادہ مناسب اور کچھ ہو ہی نہیں سکتا —" جوزف نے لاپرواہی سے کہا۔ "دیکھو مجھے بہت زیادہ پریشان مت کرو... میری یادداشت واپس آگئی ہے۔ اور مجھے سب کچھ جانا پہچانا لگ رہا ہے —"!

"اوہ... نہیں —" ٹالا بوآ خوش ہو کر بولی —

"یقین کرو — اگر تم لوگ مجھے زیادہ پریشان کروگے تو میں اپنے ماموں کے پاس چلا جاؤں گا —"

"ن... نہیں —"!

"میں نے تہیہ کر لیا ہے۔ اگر مجھے باپ سے مُعافی مانگنے پر مجبور کیا گیا تو میں ہوکارو چلا جاؤں گا —"!

"تم بالکل نہیں بدلے ہز بنڈا —"!

"بس جاؤ — اگر بنکاٹا کے تاج و تخت کو سلامت رکھنا چاہتی ہو تو مجھ سے مت اُلجھو —"!

ٹالا بوآ نے بے بسی سے ظفر اور جیمسن کی طرف دیکھا —

"ہم بھی سمجھاتے ہیں یور ہائی نس —!" ظفر جلدی سے بولا —

"دیکھو ہز بنڈا ڈیئر —!" وہ بیحد نرم لہجے میں بولی۔ "میرا خیال ہے کہ تم تکالیف سے بھرپور اتنا عرصہ گذارنے کے باوجود بھی نہیں بدلے —"

"اب تو میں اور بھی زیادہ سخت ہو گیا ہوں —"!

"ایسی صورت میں تمہارا ماموں بھی تمہیں برداشت نہ کر سکے گا —"!

"میں اُسے بھی دیکھ لوں گا —"!

"تو پھر ہم نے اتنی مصیبت خواہ مخواہ جھیلی ہے —" ٹالا بوآ نے پُرتفکر لہجے میں کہا — پھر چونک کر بولی۔ "ہاں! وہ کہاں گیا جسے تم اپنا باس کہتے ہو —؟"

"میں نہیں جانتا! مرضی کے مالک ہیں جہاں جی چاہے گا جائیں گے —"!

"یہ نہیں ہو سکتا! اُسے ہمیں اپنی نقل و حرکت سے آگاہ رکھنا پڑے گا —"

"اگر اب کبھی تمہارے ہاتھ لگ سکے تو ضرور آگاہ رکھیں گے —" جوزف خشک لہجے میں بولا —

"اِسی میں اُس کی عافیت ہے! اور تم دونوں بھی سُن لو —" ٹالا بوآ نے ظفر اور جیمسن کی طرف دیکھ کر کہا۔ "میرے علم میں لائے بغیر تم بھی محلات کی حدود سے باہر قدم نہیں رکھو گے۔ یہ جزائر اجنبیوں کے لئے بسا اوقات جہنم بن جاتے ہیں —"

"ایسا ہی ہوگا... یور ہائی نس... ہم آپ کی اجازت حاصل کئے بغیر کچھ نہ کریں گے —"

"اچھا اب تم جا کر آرام کرو —!" جوزف ٹالا بوآ کو مخاطب کر کے ہاتھ ہلاتا ہوا بولا۔ "تمہیں بھی آرام کی ضرورت ہے، بہت تھک گئی ہو —"!

"میں جا رہی ہوں —" ٹالا بوآ نے ناخوشگوار لہجے میں کہا اور پھر ظفر سے بولی۔ "تم میرے ساتھ آؤ....!"

ظفر احتراماً جھکا اور اُس کے پیچھے چلنے لگا۔ خوابگاہ سے باہر نکل کر وہ اُس کی طرف مُڑی، ظفر رُک گیا —

"اب میں تمہیں اپنے اعتماد میں لینا چاہتی ہوں —"!

"عزت افزائی کا شکریہ! یور ہائی نس —"!

"آؤ —" کہتی ہوئی وہ پھر آگے بڑھ گئی —

کچھ دیر بعد وہ محل کے ایک دُور افتادہ کمرے میں بیٹھے گفتگو کر رہے تھے —

"تم لوگوں کے ساتھ پرنس کا رویّہ کیسا رہا ہے —" ٹالالوآ نے ظفر سے پوچھا۔

"بہت اچھا ہے یور ہائی نس —"

"میں یہاں کی بات نہیں کر رہی، اپنے مُلک کی بات کرو —"

"وہاں بھی مناسب ہی تھا —"

"کیا وہ تم لوگوں کے ساتھ شرارتیں نہیں کرتا تھا —"

"ہرگز نہیں! پرنس بیحد سنجیدہ تھے! بے ضرورت زبان تک نہیں ہلاتے تھے —"!

"ہوں! تو اب سُنو! بھینس کے دُودھ والی بات میں صداقت نہیں تھی —"!

"میں نہیں سمجھا یور ہائی نس —"!

"شاہ بنکاٹا کسی اور وجہ سے ناراض ہوئے تھے اور اور وہ بگڑ کر روپوش ہو گیا تھا —"

"کیا وجہ تھی —"!

"میں تمہیں اس لیے بتا رہی ہوں کہ تم اُس پر نظر رکھو اور اُسے بھٹکنے مت دو! میں نے محسوس کیا ہے کہ وہ تم دونوں سے نہیں اُلجھتا —"

"ہاں! وہ کسی حد تک ہماری بات مان لیتے ہیں —"!

"تم یہ تو جانتے ہی ہو گے کہ شاہ بنکاٹا فرانس کے زیردست ہیں اور بشرط وفاداری یہ بادشاہت قائم رہے گی —"

"مجھے علم ہے یور ہائی نس —"!

"یہ اُس وقت کی بات ہے جب ہربنڈا روپوش ہوا تھا — یہاں سیاسی بیداری کی ابتدا ہوئی تھی — بنکاٹا کے عوام فرانس کے تسلّط سے پیچھا چھڑانا چاہتے تھے۔ ظاہر ہے کہ شاہی خاندان کے لیے یہ چیز خطرناک تھی، یہاں آئے دن مظاہرے ہونے لگے۔ احتجاجی جلوسوں کی بھرمار ہو گئی — پھر کچھ لوگ لاقانونیت پر بھی اُتر آئے۔ توڑ پھوڑ مچاتے، پولیس گولیاں چلاتی، جیل جاتے اور کچھ دنوں کے لیے سکون ہو جاتا...

پھر اچانک ایک دن ایک بالکل ہی نئے قسم کا احتجاجی مظاہرہ دیکھنے میں آیا — لوگ سارے کپڑے اُتار کر بالکل ننگ دھڑنگ گھروں سے نکل آئے اور جلوس کی شکل میں شاہی محل کی طرف بڑھنے لگے۔ پولیس بوکھلا گئی۔ کسی کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا کیا جائے۔ وہ بالکل خاموش تھے۔ نہ اُنھوں نے توڑ پھوڑ مچائی اور نہ کسی قسم کا ہنگامہ برپا کیا۔ ہمارے تعزیری قوانین کے مطابق کسی پبلک مقام پر برہنہ ہو جانے کی سزا ایک ہفتے سے زیادہ نہیں — اس کے بعد ایک دن یہ دیکھنے میں آیا کہ لوگ شہر کی سب سے زیادہ بارونق شاہراہوں پر بیٹھے رفع حاجت کر رہے ہیں — یہ بھی احتجاجی مظاہرہ ہی تھا۔ جس پر معمولی جرمانے کے علاوہ کوئی سزا نہیں دی جاتی —" ٹالالوآ خاموش ہو کر دوسری طرف دیکھنے لگی اور ظفر بھرائی ہوئی آواز میں بولا "واقعی حکومت بڑی دشواریوں میں پڑ گئی ہو گی —"!

"اور اب تمہیں بتاؤں کہ یہ ہربنڈا کی شرارت تھی"!

"نہیں —" ظفر کے لہجے میں حیرت تھی!

"یقین کرو —" وہ چوری چھپے عوامی لیڈر بنتا جا رہا تھا۔ اور شرپسندوں کو ایسی ایسی تدبیریں سمجھاتا تھا کہ پولیس بے دست و پا ہو کر رہ جاتی تھی —"!

"کمال ہے — گویا وہ خود اپنے پیروں پر کلہاڑی مار رہے تھے —"!

"شاہ کو خبر ہوئی — انھوں نے اُسے طلب کر کے ڈانٹا ڈپٹا — معافی نامہ طلب کیا کہ آئندہ ایسا نہیں کرے گا — ہربنڈا نے معافی مانگنے سے انکار کر دیا اور پھر اُس دن کے بعد سے ہم اُس کی شکل دیکھنے کو ترس گئے تھے — ابھی پچھلے دو ماہ قبل کی

بات ہے کہ تمہارے ملک کے فرانسیسی سفیر کے توسط سے ہمیں یہ بات معلوم ہوئی کہ ہرینڈا کہاں ہے“!

”اچھا، اگر اب بھی پرنس نے شاہ سے معافی نہ مانگی تو کیا ہوگا“؟

”میں اسکا تصور بھی نہیں کر سکتی، ہو سکتا ہے وہ اُس شخص کی بات مان لے جسے اپنا باس کہتا ہے“!

”کیا آپ کو علم ہے کہ باس کہاں ہے“؟

”میں نہیں جانتی! وہ ہمیں بنکاٹا کے ساحل پر اُتار کر غائب ہو گیا تھا“

”باس کے بغیر کام نہیں چلے گا“! ظفر طویل سانس لے کر بولا۔

”تو پھر اُسے تلاش کرو“

”ہمارے بس سے باہر ہے، جب خود ہی مناسب سمجھے گا ہم سے آملے گا ویسے آپ یہ تو بتا ہی سکیں گی کہ بنکاٹا میں پرنس کو کس قسم کے خطرات پیش آ سکتے ہیں“۔

”کسی قسم کے بھی نہیں“!

”حیرت ہے! حالانکہ پرنس ہمیں اپنی خوابگاہ میں اسی لئے روکے رکھنا چاہتے ہیں کہ کسی قسم کا خطرہ محسوس کر رہے ہیں“!

”اس پر مجھے بھی حیرت ہے چلو میں پوچھتی ہوں“!

”نہیں یور ہائی نس! چونکہ آپ نے مجھے اپنے اعتماد میں لیا ہے اسی لئے میں نے بھی یہ بات کہہ دی ورنہ پرنس نے سختی سے منع کر دیا تھا“

”بڑی عجیب بات ہے“! ٹالا لو آ بے بسی سے بولی۔

کچھ دیر خاموشی رہی پھر ظفر بولا ”کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ موکارڈ کا بادشاہ بنکاٹا کو بھی اپنے قبضے میں لینے کے لیے پرنس کی زندگی کا خواہاں ہو جائے“!

”ہرگز نہیں۔ کبھی نہیں۔ ایسی کوئی بات کسی کے سامنے زبان سے نہ نکالنا

خونی رشتوں کی تقدیس کے منافی ہے۔ وہ پرنس کا ماموں ہے! ان اطراف میں حکومت کے لئے رشتے دار ایک دوسرے کا خون نہیں بہاتے۔ اور رشتوں کا احترام اس طرح کیا جاتا ہے کہ ان پر ملکی قوانین بھی اثر انداز نہیں ہوتے“!

”میں نہیں سمجھا یور ہائی نس“!

”اسے یوں سمجھو کہ پچھلے سال موکارڈ میں قانون بن گیا ہے کہ کوئی غیر ملکی موکارڈ کے ساحل پر قدم نہیں رکھ سکتا! آس پاس کے جزیروں کے لوگوں پر بھی یہ قانون لاگو ہوتا ہے۔ لیکن ہرینڈا جب چاہے موکارڈ جا سکتا ہے! یہی نہیں بلکہ جتنے آدمی چاہے اپنے ساتھ لے جا سکتا ہے۔ اُس پر اس قانون کا اطلاق نہیں ہوگا“!

”اوہ“ ظفر پُر تفکر انداز میں اپنی بائیں کنپٹی سہلانے لگا! پھر تھوڑی دیر بعد بولا ”اچھا تو پھر اس ہنگامے کا کیا مقصد تھا، آخر کنگ چانگ کیوں نہیں چاہتا تھا کہ پرنس بنکاٹا پہونچیں۔ اور غالباً آپ نے ہمیں یہی سمجھانے کی کوشش کی تھی کہ موکارڈ کا بادشاہ اس سازش کی پُشت پر ہو سکتا ہے“!

”اس سلسلے میں تو تیتبا نے مجھ سے جو کچھ کہا تھا وہی میں نے تم لوگوں کے ذہن نشین کرانے کی کوشش کی تھی! اس نے یہ کہا تھا کہ کنگ چانگ کے آدمی پرنس سے اُلجھیں گے“!

”آخر کیوں“؟

”وجہ وہ بھی نہیں بتا سکی تھی! اُسے اپنے بڑے آفیسر کی طرف سے صرف اتنی ہی ہدایت ملی تھی! وجہ شاید اُسے بھی نہیں بتائی گئی“۔

”اچھا تو پھر آپ اُنہیں اپنے ماموں کے پاس جانے سے کیوں باز رکھنا چاہتی ہیں“!

“ذرا عقل استعمال کرو۔ خدا خدا کرکے تو بنکاک پہونچے ہیں۔ اب یہاں سے کہیں اور جانے کی سوجھی تو نہ جانے کیا حشر ہو”!

“اوہ! اچھا سمجھ گیا، میں کوشش کروں گا کہ پرنس شاہ سے معافی مانگ لیں”!

“اتنا بڑا انعام دوں گی کہ تم تصور بھی نہیں کرسکتے”۔

“اوکے یور ہائی نس”!

* * *

عمران سر کے بل کھڑا تھا اور ام بینی اُسے حیرت سے دیکھے جارہی تھی، وہ اُسے بیوقوف اور سنجیدہ سمجھتی تھی۔ اس لئے اِس کے اس فعل کو شرارت پر محمول کرنے کے لئے بھی تیار نہیں تھی۔

اُسے اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے ام بینی نے کھنکتا ہوا سا قہقہہ لگایا تھا۔ عمران بوکھلائے ہوئے انداز میں سیدھا ہوگیا۔

اُس کے چہرے پر ندامت کے آثار دیکھ کر وہ پھر ہنس پڑی۔

“مم... میں عبادت کر رہا تھا مادام” عمران ہکلایا۔

“یہ عبادت تھی” وہ ہنستی رہی۔

“عبادت ہی ہے”!

“کس مذہب سے تعلق رکھتے ہو”؟

“یہ نہ بتا سکوں گا... میں معافی چاہتا ہوں”!

“کوئی پوشیدہ مذہب ہے”؟

عمران سر کو اثباتی جنبش دیتا ہوا بولا “اس مذہب کا اوّلین اصول یہ ہے چونکہ

آدمی سر کے بل پیدا ہوتا ہے اس لئے اُسے سر کے بل کھڑا رہنا چاہیئے”!

“تو پھر کھڑے رہو کس نے منع ہے”!

“خواتین کی موجودگی میں ناممکن ہے”!

“کتنی دیر یہ عبادت جاری رہے گی۔ مجھے تم سے کچھ گفتگو کرنی تھی”!

“بس ختم ہی سمجھئے، کیا باس ابھی سو رہے ہیں”؟

“نہیں! بہت سویرے کہیں چلا گیا ہے”!

“تو پھر فرمایئے”؟

“ناشتے کی میز پر— میرے ساتھ آؤ” کہتی ہوئی وہ آگے بڑھ گئی۔

عمران نے ہونٹ بھینچ کر سر کو جنبش دی اور اُس کے پیچھے چلنے لگا۔ ڈائننگ روم میں پہونچ کر وہ اُس طرف مڑی تھی۔

“بیٹھ جاؤ”

“بہت بہتر” عمران پر پھر بوکھلاہٹ طاری ہوگئی۔

“تم ابھی تک میری سمجھ میں نہیں آسکے” وہ اُس کے مقابل بیٹھتی ہوئی بولی۔

“گگ۔ کوئی بات نہیں ہے مادام! میں اپنی ماں سے بہت ڈرتا تھا۔ اس لئے عورتیں مجھے خوفناک معلوم ہوتی ہیں”!

وہ اُسے غور سے دیکھنے لگی۔ پھر بولی “یہاں آنے سے پہلے کہاں تھے”؟

“اپنے گھر میں”!

“تمہارا گھر کہاں ہے”؟

“بات دراصل یہ ہے مادام! کہ باس کی اجازت کے بغیر میں اپنے بارے میں آپ کو کچھ بھی نہیں بتا سکوں گا”

“اوہو— تو کیا اُس نے منع کر دیا ہے”؟

"جی ہاں! خصوصیت سے آپ کی بات نہیں ہے! کسی کو بھی کچھ نہ بتاؤں، باس کی ہدایت ہے—"!

"خیر... خیر... ناشتہ کرو—" وہ ناخوشگوار لہجے میں بولی۔

"شکریہ مادام—"!

"میرا نام ام بینی ہے—"

"اچھا..."! عمران کے لہجے میں حیرت تھی۔

"میں نے تمہیں پہلے بھی بتایا تھا... کیا تم بھول گئے—"؟

"بھول جانے کے مرض میں مبتلا ہوں—"

"کیا تم فرانگ کو بہت دنوں سے جانتے ہو—"؟

عمران کچھ نہ بولا۔ سر جھکائے خاموشی سے ناشتہ کرتا رہا۔ وہ اُسے غصیلی نظروں سے گھورے جا رہی تھی۔ دفعتہً تیز لہجے میں بولی— "یہ پہلا موقع ہے کہ وہ مجھے کسی خوبصورت جوان کے ساتھ تنہا چھوڑ گیا ہے—"

"یہ تو بہت برا کیا اُنھوں نے—" عمران چھری کانٹا چھوڑ کر بولا۔

"کیوں—"؟

"اس لئے کہ آپ مجھ جیسے اُلو کو خوبصورت قرار دے رہی ہیں—"!

"کیا تمہیں کبھی کسی لڑکی نے نہیں چاہا—"

"میں نے عرض کیا تھا کہ مجھے عورتوں سے خوف معلوم ہوتا ہے—"

"ہر عورت ماں نہیں ہوتی—"

"کسی نہ کسی کی تو ہوتی ہی ہے—"!

"میں نہیں ہوں—"

"تب تو بڑی خوشی ہوئی آپ سے مل کر—" عمران سچ مچ خوش ہو کر بولا۔

"کیا واقعی گدھے ہو—"

"جی ہاں—" عمران نے یک بیک اُداس ہو جانے کی ایکٹنگ کی! اور پھر کھانے میں مشغول ہو گیا—!

"فرانگ کے ساتھ تم مارے جاؤ گے—"! تھوڑی دیر بعد وہ آہستہ سے بولی۔

"کک... کیوں—"؟ عمران چونک پڑا—

"وہ کنگ چانگ کا معتوب ہے—"

"مم... میں نہیں سمجھا مادام—"!

"وہ خود ہی کنگ چانگ بن بیٹھنا چاہتا تھا—پہلی غلطی تھی—اس لئے کنگ چانگ نے تھوڑی سی سزا دے کر معاف کر دیا—اور سنو، میں اُن پانچ خوش نصیبوں میں سے ہوں جنہوں نے کنگ چانگ کو دیکھا ہے—"

"اچھا—"؟ عمران نے حیرت ظاہر کی۔

"یقین کرو— لیکن تم اس کا تذکرہ کسی سے نہیں کرو گے—"!

عمران نے سعادت مندانہ انداز میں سر کو تفہیمی جنبش دی! پھر بولا—

"وہ کیسا ہے—"!

"بے حد خوفناک شکل والا ہے! کم از کم میں تو اُس سے آنکھیں نہیں ملا سکی تھی—"!

"آپ نے بہت اچھا کیا، مجھے آگاہ کر دیا، میں تصور بھی نہیں کر سکتا کہ کنگ چانگ کا کوئی نائب خود کنگ چانگ بن بیٹھنے کی کوشش کرے گا—"!

"اِسی لئے تو پوچھ رہی تھی کہ تم پہلے کہاں تھے—"؟

"اِس سے کیا فائدہ ہوگا—"!

"یہ تو میں نہیں جانتی— تمہارا اشارہ بڑے غضب کا ہے—"

"یہ بات تو ہے" عمران نے پُرتشویش لہجے میں کہا۔

"کیا وہ کسی خاص آدمی کو قتل کرانا چاہتا ہے"؟

"اب میری زبان بند رہے گی مادام"!

"بیوقوف آدمی! میں تم سے صرف بے تکلف ہونا چاہتی ہوں.... کچھ اُگلوا لینا مقصد نہیں ہے"!

"تو یہ آپ نے پہلے کیوں نہیں بتایا تھا" عمران نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر اُس کے سر پر چپت رسید کر دی۔

"یہ کیا بیہودگی ہے"!

"بے تکلفی ہے"

وہ کھسیانی سی ہنسی کے ساتھ بولی "سچ مچ بالکل گدھے ہو"!

"پتا نہیں! آپ کیا چاہتی ہیں"؟ عمران نے مایوسی سے کہا۔

"میں سمجھ گئی"!

"کیا سمجھ گئیں"؟

"وہ اِسی لئے تمہیں یہاں چھوڑ گیا ہے"

عمران ہونقوں کی طرح منہ کھولے اُس کی طرف دیکھتا رہا۔

"ناشتہ کرو" وہ غصیلے لہجے میں بولی۔ اور عمران جلدی جلدی کافی پینے لگا۔ اُم بینی چند لمحے اُسے گھورتی رہی پھر اُٹھ کر چلی گئی۔ عمران نے خالی کپ میں دوبارہ کافی اُنڈیلی اور ٹانگیں ہلا ہلا کر نہایت اطمینان سے چسکیاں لیتا رہا۔

وہ اِس سے بے خبر نہیں تھا کہ فراگ پُشت والے دروازے میں کھڑا اُسے گھورے جا رہا ہے۔

فراگ بے آواز چلتا ہوا اُس کے قریب پہونچ گیا! لیکن وہ انجان ہی بنا رہا۔

ایسا لگتا تھا جیسے کافی نہیں افیون پی رہا ہو... دُنیا و مافیہا سے بے خبر!

دفعتہً فراگ نے اُس کی کرسی کے پائے میں زوردار ٹھوکر ماری اور عمران اُچھل کر الگ ہٹ گیا، ورنہ ٹوٹی ہوئی کرسی کے ساتھ خود بھی فرش پر آ رہتا۔

"مم... میرا قصور... جناب عالی"! عمران نے خوفزدہ لہجے میں پوچھا۔

"لڑکی کو بہکا رہے تھے... ذلیل آدمی" فراگ دہاڑا۔

"نن نہیں تو..."!

"جھوٹے ہو! میں نے خود دیکھا تھا تم اُس کے سر پر ہاتھ پھیر رہے تھے"!

"جج... جناب عالی... وہ تو میں نے چپت رسید کی تھی"؟

"خاموش رہو! اگر تمہیں پناہ نہ دی ہوتی تو قتل کر دیتا... چلے جاؤ یہاں سے اور کبھی اپنی شکل نہ دکھانا"

اِتنے میں اُم بینی بھی آ گئی۔ شائد اُس کی دہاڑ ہی سن کر آئی تھی۔

"اور کُتیا! تم بھی نکل جاؤ یہاں سے" وہ اُس پر اُلٹ پڑا۔

"تم ہوش میں ہو یا نہیں"!

"جاؤ" فراگ حلق پھاڑ کر دہاڑا "دونوں فوراً نکل جاؤ۔ میں نے آج تک کسی عورت کو بھی قتل نہیں کیا"

"اگر آپ فرمائیں تو میں قتل کر دوں" عمران نے بڑے ادب سے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ نکل جاؤ یہاں سے! میں تاہتی میں تم دونوں کا وجود برداشت نہیں کر سکوں گا لہٰذا شام ہونے سے پہلے ہی جدھر سینگ سمائیں چلتے بنو"!

"وہ تو میں جانتی ہی تھی" اُم بینی تلخ لہجے میں بولی "میرا بھی وہی حشر ہوگا جو دوسری لڑکیوں کا ہوتا رہا ہے"!

"میں کچھ سننا نہیں چاہتا — نکل جاؤ —"!

"اچھا... اچھا..." وہ عمران کا ہاتھ پکڑ کر بولی اور پھر اُسے دروازے کی طرف کھینچنے لگی۔

"ارے... ارے —" عمران نے بوکھلا کر اُس سے ہاتھ چھڑا لیا۔

"جاؤ..." فراگ دونوں ہاتھ اُٹھا کر دہاڑا۔

پھر ذرا ہی سی دیر میں وہ دونوں عمارت کے باہر نظر آئے۔!

"دیکھا تم نے... دیکھ لیا —" اُم بینی عمران کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی بولی۔

"مم... میں پاگل ہو جاؤں گا —"!

"آخر بات کیا ہوئی تھی —"؟

"کہہ رہا تھا کہ تم اُم بینی کو بہکا رہے تھے... اُس کا سر سہلا رہے تھے —"!

"سب بکواس ہے! وہ بہت دنوں سے چھٹکارا پانے کا بہانہ تلاش کر رہا تھا"

"تم سے —" عمران نے متحیرانہ لہجے میں سوال کیا۔

"ہاں! وہ ایسا ہی ہے — ابتدا میں یہی معلوم ہوتا ہے کہ تمہارے بغیر زندہ نہ رہ سکے گا... لیکن پھر کچھ دنوں کے بعد اس طرح بدل جاتا ہے جیسے کبھی کی جان پہچان بھی نہ رہی ہو —"!

"سچ کا مینڈک ہے! مگر مجھے تو بتایا گیا تھا کہ وہ پرمارے پنجم کا پوتا ہے —"

"شائد اُسے اپنے باپ کا نام تک نہ معلوم ہو —" اُم بینی تلخ سی ہنسی کے ساتھ بولی۔

"بڑی عجیب بات ہے —"؟

"ختم کرو یہ باتیں... اب یہ سوچو کہ جانا کہاں ہے! ورنہ سچ مچ شام ہو جانے کے بعد ہم قتل کر دیئے جائیں گے —"!

"کیا تاہیتی سے باہر جانے کا اجازت نامہ ہے تمہارے پاس —"؟

"وہ تو ہمیشہ رکھتی ہوں، مجھے سیر سپاٹے کا بہت شوق ہے —"

"اچھا تو بس پھر ہم شام سے پہلے ہی نکل چلیں گے —"!

"لیکن کہاں —"؟

"بنکاٹا —"!

"کیا تم وہیں رہتے ہو —"؟

"فکر نہ کرو، سب ٹھیک ہو جائے گا —"!

"بڑی عجیب بات ہے... شائد وہ فرانسیسی لڑکی بھی بنکاٹا ہی میں رہتی ہے جس کے سلسلے میں لنگ چانگ نے اُسے سزا دی تھی —"!

"جہنم میں جائیں لنگ چانگ اور مینڈک دونوں — تم مجھ سے بے تکلف ہونا چاہتی تھیں... اب ہو جاؤ —"!

اُم بینی ہنس پڑی اور پھر بولی "مجھے ایسے لوگ پسند ہیں جنہیں کسی بات کی بھی پرواہ نہ ہوتی ہو"

"مجھے کیا پرواہ ہو سکتی ہے! میرا تعلق بنکاٹا کے شاہی محل سے ہے —"!

"نہیں —" اُم بینی اظہارِ مسرت کے طور پر اُچھل پڑی۔

"ہاں... ہاں... پرنسز ٹالا بوآ کا پرسنل سیکرٹری ہوں، اب تمہیں سب کچھ بتا دوں گا فراگ سے اب میرا کوئی تعلق نہیں رہا — اچھا ہی ہوا جو ایسے پاگل آدمی سے پیچھا چھوٹ گیا —"!

"سوال تو یہ ہے کہ تم ایسی پوزیشن کے مالک ہونے کے باوجود بھی فراگ جیسے بدمعاش سے کیوں تعلق رکھنا چاہتے تھے —"؟

"اُس نے خود ہی تعلق پیدا کیا تھا کہتا تھا کہ تمہیں پرنسز ٹالا بوآ سے مانگ لوں گا —"

”اور ذرا سی بات پر ایسی ناقدری کر بیٹھا“

”ارے پچھلی رات اگر میں نہ ہوتا تو مارا جاتا گینڈے کا بچہ“!

”کیا مطلب“؟

”یہ نہیں بتاؤں گا۔۔۔ اب کھسکو یہاں سے! کوئی اور ٹھکانا نہیں ہے تمہارا“؟

”اب تم بڑی بے تکلفی سے باتیں کر رہے ہو“!

”پہلے تم باس کی محبوبہ تھیں، اِس لئے احترام کرتا تھا تمہارا“

”اور اب دونوں ہی ذلیل ہو گئے ہیں“ وہ ہنس کر بولی۔

”تمہیں افسوس نہیں ہوا“؟ عمران نے حیرت سے پوچھا۔

”قطعی نہیں! اُسے خود نے چھوڑتی تو دُوسری دُنیا کا سفر کرنا پڑتا“!

”اب کہاں جاؤ گی“؟

”کیا تم اپنے ساتھ نہ لے جاؤ گے، ابھی تو کہہ رہے تھے“

”ہاں۔۔۔ ہاں۔۔۔ لیکن تم وہاں رہو گی کہاں“؟

”تمہارے ساتھ“ وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی مسکرائی۔

”مم۔۔۔ مگر مجھے عورتوں کا کوئی تجربہ نہیں ہے“

”اب ہو جائے گا! اتنا تجربہ کار بنا دوں گی کہ لڑکیاں اُلّو سمجھنا چھوڑ دیں گی“

”میں اُلّو ہی بھلا! مجھے مُعاف کرو“

”اچھا تو پھر مجھے گولی مار کر سمندر میں پھینک دو“

”خیر۔۔۔ خیر۔۔۔ سوچوں گا“!

وہ عمارت سے بہت دُور نکل آئے تھے! دفعتہً اُم بینی کراہ کر بولی ——

”اب تو پیدل نہیں چلا جاتا“

”آؤ! میری پُشت پر سوار ہو جاؤ! عمران سنجیدگی سے بولا۔

”بیوقوفی کی باتیں نہ کرو۔ کہیں بیٹھنا چاہیئے“!

”تم کسی ایسی جگہ سے واقف ہو تو مجھے لے چلو، میں تاہیتی میں اجنبی ہوں“

”پہلے کبھی نہیں آئے“؟ اُم بینی نے حیرت سے پُوچھا۔

”جھُوٹ کیوں بولوں گا“؟ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

اچانک داہنی جانب کسی تیز رفتار گاڑی کے بریک چرچرائے اور وہ اُچھل کر دوسری طرف ہٹ گئے۔ گاڑی رُک چکی تھی۔ اگلی سیٹ پر دو آدمی بیٹھے نظر آئے۔ جوان کے لئے اجنبی نہیں تھے۔

”باس نے تمہیں واپس بُلایا ہے“ اُن میں سے ایک نے اِن دونوں کو مخاطب کیا۔!

عمران نے اُم بینی کی طرف دیکھا۔ وہ سختی سے ہونٹ بھینچے کھڑی تھی۔

”ہم واپس نہیں جائیں گے“ عمران نے جواب دیا۔

”کیوں شامت آئی ہے“ اُس نے ہنس کر کہا۔

”گفتگو کا یہ انداز مجھے پسند نہیں ہے“

”بکواس مت کرو، باس کے حکم کی تعمیل زبردستی بھی کرائی جا سکتی ہے“

”چلے چلو“ اُم بینی خوفزدہ لہجے میں بولی۔

”تم جانا چاہو تو جا سکتی ہو، میں نے اُس سے بھی زیادہ بڑے بڑے مینڈک دیکھے ہیں“!

وہ دونوں گاڑی سے اُتر کر عمران پر جھپٹ پڑے! اُم بینی چیختی ہوئی پیچھے ہٹ گئی تھی۔ لیکن اُس نے اُن دونوں کو لڑکھڑاتے ہوئے دیکھا۔ عمران کا داہنا ہاتھ صرف دو بار تیزی سے حرکت میں آیا تھا۔۔۔ ایک تو گر ہی گیا تھا۔ دوسرے نے بڑی پھرتی سے چاقو کھول لیا۔!

"یہ کھلونا جیب میں رکھ لو۔۔۔ ورنہ سچ مچ زخمی ہو جاؤ گے۔" عمران نے پُرسکون انداز میں کہا۔

"تمہیں چلنا پڑے گا۔" وہ چاقو کا پھل نچا کر بولا۔

"یہ تو چاقو ہے، توپ بھی مجھے واپس نہیں لے جا سکتی۔"

"جھگڑا مت کرو، چلے چلو۔" اُم بینی روہانسی ہو کر بولی۔

"اب تو تمہیں بھی نہیں جانے دوں گا، مجھے غصہ آ گیا ہے۔"

چاقو والے نے اُس پر چھلانگ لگائی اور بائیں جانب سے دوسرا آدمی بھی جھپٹ پڑا۔ لیکن ہوا یہ کہ اُس کا چاقو اُسی کے ساتھی کے داہنے پہلو میں اُتر گیا۔ زخمی کی کراہ دِل لرزا دینے والی تھی۔!

عمران دُور کھڑا کہہ رہا تھا۔ "میں نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ چاقو رکھ لو۔"

حملہ آور اپنے زخمی ساتھی کے قریب دوزانو ہو کر چاقو اُس کے پہلو سے نکالنے لگا تھا۔

عمران نے جھپٹ کر اُم بینی کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اور گاڑی کی طرف دوڑ لگائی۔

"ارے۔۔۔ ارے۔۔۔ مجھے چھوڑ دو۔" وہ بالکل ایسے ہی انداز میں بولی جیسے گالی دے رہی ہو۔

لیکن اتنی دیر میں عمران اُسے پچھلی سیٹ پر دھکیل چکا تھا! پھر گاڑی اسٹارٹ کی اور اُم بینی کے احتجاج کے باوجود اُسے تیز رفتاری سے آگے بڑھاتا چلا گیا۔

"اب سچ مچ مارے جائیں گے۔" اُم بینی دانت پیس کر بولی۔

"اچھا! تو کیا وہ چاقو سے میری پیٹھ کھجانے آئے تھے۔"؟

"خیر۔۔۔ خیر۔۔۔ تم دیکھ ہی لو گے۔"!

"میں نے اُن پر حملہ نہیں کیا تھا۔"!

"میں سب کچھ دیکھ رہی تھی پھُرتیلے بندر۔۔۔ تم نے ایسی ہی حرکت کی تھی کہ رابرٹو کا چاقو ریکسر کے پیٹ میں اُتر جاتا۔"

"کیا تم چاہتی تھیں کہ وہ میرے سینے میں اُتر جاتا۔"؟

"کچھ بھی نہ ہوتا۔" وہ جھلا کر بولی۔

"تمہاری بات میری سمجھ میں نہیں آتی۔"؟

"اب کہاں جا رہے ہو۔"؟

"جہاں قسمت لے جائے۔ ایندھن کا میٹر بتا رہا ہے کہ ٹنکی بھری ہے۔"

"میری مانو تو چُپ چاپ واپس چلو۔"!

"خاموش بیٹھی رہو عقلمند لڑکی! ورنہ میری کسی حماقت کا شکار ہو جاؤ گی۔"

گاڑی سنسان سڑک پر فراٹے بھر رہی تھی! اُم بینی کے چہرے پر دہشت زدگی کے آثار گہرے ہوتے چلے گئے اور بالآخر وہ ہکلائی۔ "ب۔۔ بہت بُرا ہوا۔"

"تم تو اس طرح رہ رہ کر اُگل رہی ہو جیسے حقیقتاً قصہ کچھ اور ہی رہا ہو۔"؟

"اچھا! میری ایک بات مان لو۔" اُم بینی کپکپاتی ہوئی آواز میں بولی۔

"کچھ کہو بھی تو۔"؟

"ان ساری گاڑیوں میں سمت نما برقی آلات لگے ہوتے ہیں جدھر بھی جائیں گے اُسے خبر ہو جائے گی۔ لہٰذا کہیں رُک کر چیک کر لو۔"!

"یہ ہوئی ہے کام کی بات۔" عمران نے کہا اور گاڑی کو سڑک سے اُتار کر چٹانوں کے درمیان موڑ دیا۔

اُم بینی کا خیال غلط نہیں تھا۔ پچھلے مڈگارڈ کے نیچے سمت نما الیکٹرونک بگ مل گیا۔ عمران نے اُسے نکال کر پوری طاقت سے دُور تک بکھری ہوئی چٹانوں کے درمیان پھینک دیا۔!

تین چار میل تک اُسی سڑک پر سفر جاری رکھنے کے بعد ایک جگہ پھر عمران نے گاڑی سڑک سے اُتاری اور ایک کچے راستے پر موڑ دی۔

”آخر سوچا کیا ہے تم نے؟“ اُم بینی کچھ دیر بعد بولی۔

”یہی کہ تمہیں بحفاظت یہاں سے نکال لے جاؤں!“

”جو مجھے اب بھی ناممکن نظر آرہا ہے۔“

”دیکھو کیا ہوتا ہے!“

”اگر تم فراگ سے معافی مانگ لیتے تو بات اتنی نہ بڑھتی۔“

”کس بات کی معافی مانگ لیتا؟“

”میں کیا جانوں؟“

”بس تو پھر خاموش بیٹھی رہو! پتا نہیں تم کیا چیز ہو؟ خوش خوش وہاں سے رُخصت ہوئی تھیں... اور ایک گاڑی بھی ہاتھ آگئی ہے تو اس طرح بور کر رہی ہو! کیا تم نے تھک جانے کی شکایت نہیں کی تھی؟“

”اوہ... اوہ... اُسے بھول جاؤ! سب کچھ ختم ہو گیا!“

”بس تو پھر تم بھی خاموش بیٹھی رہو۔“

”مجھے حق حاصل ہے کہ تم سے پوچھوں۔“

”ضرور پوچھو! لیکن سوال جغرافیہ سے متعلق نہیں ہونا چاہیئے۔ اللہ کی دُنیا ہے۔ جہاں چاہے پہاڑ بنائے جہاں چاہے دریا بہائے، ہم کون ہوتے ہیں اس سلسلے میں جھک مارنے والے... خطِ استوا کی تلاش میں ساری دُنیا چھان ماری لیکن مجھے تو کہیں نہ دکھائی دیا... جھلاہٹ میں جغرافیہ کے ایک پروفیسر کی پٹائی کر دی تھی، ہاں!“

”میں نے اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لی ہیں تم بکواس کئے جاؤ!“

عمران نے گاڑی روک دی اور مُڑ کر اُسے گھورنے لگا۔

”اس طرح کیا دیکھ رہے ہو؟“ وہ گڑبڑا کر بولی۔

”یہی کہ تم کس رفتار سے جھوٹ بول سکتی ہو۔“

”کک۔ کیا مطلب؟“

”مجھے عورتوں سے بات کرنے کی تمیز نہیں! میں صرف انکا مصرف جانتا ہوں!“

”یہ تو بالکل ہی بکواس ہے؟“ وہ ہنس پڑی۔

”میرے نزدیک عورت کا مصرف اس کے علاوہ اور کچھ نہیں کہ اُسے کسی درخت سے اُلٹا لٹکا کر خود نو دو گیارہ ہو جاؤ، اُترو گاڑی سے!“

”نہیں... نہیں“ وہ خوفزدہ لہجے میں بولی ”تم مجھے یہاں تنہا نہیں چھوڑ سکتے۔“

”اچھا تو پھر اپنی زبان بند رکھو!“

”جہنم میں جاؤ۔ اب میں نہیں بولوں گی“ وہ پھر تیز ہو گئی۔

گاڑی ناہموار راستے پر اُچھلتی، کودتی دوڑی جا رہی تھی!... اُم بینی نے خاموشی اختیار کر لی۔

دوپہر کا سورج آگ برسا رہا ہوتا اگر یہ چٹانیں سبزے سے ڈھکی ہوئی نہ ہوتیں۔ چوڑے پتوں والی اُونچی اُونچی جھاڑیوں سے چھن کر آنے والی دھوپ زیادہ تکلیف دہ نہیں تھی۔

بالآخر ایک جگہ عمران نے گاڑی روک دی اور مُڑ کر دیکھا تو اُم بینی سیٹ پر پڑی خراٹے لے رہی تھی۔

گاڑی سے اُتر کر اُس نے پچھلی سیٹ کا دروازہ کھولا ہی تھا کہ کسی جانب سے ایک فائر ہوا گولی گاڑی کے پچھلے دروازے سے ٹکرائی تھی۔ وہ بڑی پھرتی سے زمین پر لیٹ گیا!

"کک... کیا ہو رہا ہے"؟ ام بینی بیدار ہو کر چیخی۔

"چُپ چاپ پڑی رہو! ورنہ کھوپڑی میں سوراخ ہو جائے گا۔ انھوں نے ہمیں آیا ہے۔"

دوسرے فائر سے سمت کا اندازہ ہو جانے کے بعد عمران نے بھی ایک فائر کیا۔

"خداوندا رحم۔"! اُم بینی منمنائی۔

"ضرور رحم۔"! لیکن تم چُپ چاپ پڑی رہو۔" عمران کہہ کر پھرتی سے پیچھے کھسکا ہی تھا کہ ٹھیک اُسی جگہ کی مٹی اُڑ گئی۔۔۔ یہ دوسری طرف سے تیسرا فائر تھا۔

اِس بار سمت کے ساتھ ہی حملہ آور کی صحیح پوزیشن کا بھی احساس ہو گیا۔ عمران گاڑی کی دوسری طرف پہونچ چکا تھا۔

ٹریگر پر جمی ہوئی انگلی ایک بار پھر حرکت میں آئی۔ فائر کی آواز کے ساتھ ہی ایک طویل کراہ بھی فضا میں اُبھری تھی۔ پھر ایسا معلوم ہوا جیسے کوئی وزنی چیز نشیب میں لڑھک رہی ہو۔!

"کک... کیا ہوا۔" اُم بینی پھر بولی۔

"تمہاری زبان بند رکھنے کے لیے بھی ایک فائر کرنا پڑے گا۔"

"نن... نہیں۔"!

عمران گاڑی کی اوٹ سے نکل کر اُس طرف چل پڑا جدھر سے کسی وزنی چیز کے گرنے کی آواز آئی تھی۔

تھوڑے ہی فاصلے پر اُس کا شکار اوندھا پڑا نظر آیا۔ گولی بایاں جبڑا توڑتی ہوئی دوسری طرف نکل گئی تھی۔"!

عمران پھر گاڑی کی طرف پلٹ آیا... اُم بینی کو نیچے اُتارنے میں خاصی دُشواری پیش آئی تھی۔ وہ کسی خوفزدہ پرندے کی طرح کانپ رہی تھی۔

"چلو دیکھو! وہ کون ہے"؟ عمران اُسے لاش کی طرف دھکیلتا ہوا بولا۔

اُم بینی نے لاعلمی ظاہر کی! اس سے پہلے اُسے نہیں دیکھا تھا۔!

"اس کے بیشمار آدمی پاپ اِے اِے تے کے چپے چپے پر موجود ہیں" اُس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ "اس کی تلاشی لو... اگر اس کے پاس سے مخصوص ساخت والا ٹرانسمیٹر برآمد ہو گیا تو پھر بتاؤں گی۔"!

جامہ تلاشی پر جیبی ٹرانسمیٹر برآمد ہوا تھا... رائفل کے کارتوسوں کی پیٹی بھی عمران نے کھول لی... لیکن رائفل کا کہیں پتا نہ تھا۔

"اب کھڑے کیا سوچ رہے ہو، یہ مصیبت صرف گاڑی کی وجہ سے نازل ہوئی تھی! اُس نے ٹرانسمیٹر پر اپنے آدمیوں کو آگاہ کر دیا ہو گا۔"

"گاڑی یہیں چھوڑ جائیں گے۔"

"آخر جانا کہاں ہے۔"!

"مجھے اُس جگہ کا نام معلوم نہیں! لیکن یہاں سے زیادہ دُور نہیں ہے۔"!

گاڑی کے پہیوں کی ہوا نکال کر عمران آگے بڑھ گیا! اُم بینی اُس کے پیچھے چل رہی تھی۔

کچھ دیر بعد وہ نشیب میں اُترنے لگے۔ سامنے حدِ نظر تک سمندر پھیلا ہوا تھا۔

"میرا ہاتھ چھوڑ دو... تم بہت تیز چل رہے ہو! تمہارا ساتھ نہیں دے سکتی۔" اُم بینی نے ہانپتے ہوئے کہا۔

عمران نے اُس کا ہاتھ چھوڑ دیا اور تیزی سے نشیب میں اُترتا رہا۔

دونوں قیدی کرسیوں سے بندھے ہوئے تھے اور فراگ اُن سے کچھ فاصلے پر کھڑا! اس طرح گھور رہا تھا جیسے دُوسرے ہی لمحے میں اُن کے لئے سزائے موت تجویز کردے گا۔ قیدی پُرسکون نظر آرہے تھے۔ ایسا لگتا تھا جیسے انھیں اس واقعے پر ذرہ برابر بھی تشویش نہ ہو—

"کیا تم اپنی زبانیں نہیں کھولو گے—"؟ فراگ کچھ دیر بعد بولا۔

"اپنا وقت ضائع نہ کرو—" اُن میں سے ایک نے کہا۔ "تم ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے—"

"یقیناً! میں اُس وقت تک تمہیں زندہ رکھوں گا جب تک تم اپنی زبان نہیں کھولتے—"

"کوشش جاری رکھو—"! دُوسرے نے مضحکہ اُڑانے کے سے انداز میں کہا۔

"بتاؤ—موکارو میں کیا ہو رہا ہے"! فراگ دہاڑا۔ اور وہ دونوں ہنسنے لگے! پھر اُن میں سے ایک بولا۔ "ڈکراتے رہو بھینسے کی طرح—"!

فراگ نے سختی سے ہونٹ بھینچ لئے اور آہستہ آہستہ چلتا ہوا اُس کے قریب پہونچا پھر دونوں ہاتھوں سے اُس کا سر تھام کر زور سے جھٹکا دیا۔ عجیب سی آواز قیدی کے حلق سے نکلی تھی اور اُس کا سر معمول سے زیادہ گھوم گیا تھا آنکھیں حلقوں سے اُبل پڑی تھیں۔

فراگ نے ہاتھ ہٹائے ہی تھے کہ اُس کا سر سینے پر ڈھلک آیا۔

اُس کے ساتھی نے اُسے خوفزدہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔ "یہ کیا ہوا—"؟

"وہی جو گردن کی ہڈی ٹوٹ جانے پر ہوتا ہے—" فراگ نے بڑے اطمینان سے جواب دیا—!

"نہیں—"! دُوسرا قیدی چیخا—

"ہمیشہ کے لئے اس کی زبان بند ہوگئی ہے، مجھے بھینسا کہا تھا بدتمیز نے—"!

دُوسرے قیدی کا چہرہ زرد پڑگیا—!

"تت... تم نے اُسے مار ڈالا—" قیدی کی آواز کانپ رہی تھی—

"تمہیں بھی اسی طرح مار ڈالوں گا... ورنہ بتاؤ کہ مجھے بیہوش کرکے کہاں لے جاتے"!

"مم... موکارو—"!

"کیوں—"؟

"ہمیں یہی حکم ملا تھا! اگر تم کنگ چانگ کے غیر متوقع رویئے کی وضاحت نہ کر سکو... تو تمہیں کسی نہ کسی طرح موکارو پہونچا دیا جائے—"

"کس نے حکم دیا تھا—"؟

"موکارو کے بادشاہ نے—"!

"بکواس ہے! موکارو کا بادشاہ ایسا کوئی حکم نہیں دے سکتا—"!

"ہم اس سے زیادہ اور کچھ نہیں جانتے—"

"تم لوگ بھی تو غیر ملکی ہو! پھر موکارو میں کس طرح مقیم ہو—"!

"پُرانے باشندوں میں ہمارا شمار ہے! نئے لوگوں کے داخلے پر پابندی لگائی گئی ہے—"!

"سُنو! اگر تم نے اپنے سرغنہ کا نام نہ بتایا تو تمہارا بھی یہی حشر ہوگا—"!

"سس... سرغنہ..."!

"ہاں—ہاں—! موکارو کے بادشاہ کے نام پر وہاں کچھ ہو رہا ہے—"؟

"مم.. میں کچھ نہیں جانتا! یقین کرو—"!

"تم دونوں کو کس سے احکامات ملتے ہیں—"؟

"آنریبل سے—"!

"اوہ . . . وہ منحوس جاپانی—"!

"وہ آج کل چیف منسٹر ہیں—"

"میں کسی بہت بڑی سازش کی بُو سونگھ رہا ہوں—" فراگ آہستہ سے بڑبڑایا—

"میں کچھ نہیں جانتا آنریبل فراگ—"!

"اب یقین آگیا کہ اس سے زیادہ نہ جانتے ہوگے—"! فراگ نے کہا اور اُس کی کرسی میں ٹھوکر ماری۔ وہ کرسی سمیت بائیں پہلو کے بل فرش پر گر کر کراہا تھا—

فراگ کمرے سے نکلا چلا آیا تھا۔ مڑ کر دیکھنے کی بھی زحمت گوارا نہیں کی تھی کہ قیدی پر کیا گذری—!

نشست کے کمرے میں دو آدمی اس کے منتظر تھے—

"کیا خبر ہے—"؟ فراگ اُن کی طرف دیکھے بغیر غرّایا—

"کچھ دُور تعاقب کرنے کے بعد اشارے موصول ہونا اچانک بند ہوگئے—ایک طرح سے ہم نے سُراغ کھو ہی دیا تھا . . . لیکن . . ."!

"لیکن . . . لیکن . . . کیا لگا رکھی ہے جلدی سے بکو"! فراگ آنکھیں نکال کر بولا—

"کچھ دیر بعد ٹرانسمیٹر پر اطلاع ملی کہ اسپاٹ فورٹین پر گاڑی دیکھی گئی ہے—اطلاع دینے والا گاڑی کو روکنے کی کوشش کر رہا تھا۔ لیکن پھر اُس کی طرف سے کوئی اطلاع نہ ملنے پر ہم اسپاٹ فورٹین پر پہونچے . . . وہاں گاڑی بھی موجود تھی اور ہمارے ایک آدمی کی لاش بھی—"!

"اُن دونوں کی بات کرو حرام خور۔ لاش سے مجھے کوئی دلچسپی نہیں—"

"گاڑی خالی تھی . . . اور وہ دونوں غائب—"!

"جہنّم میں جاؤ—" فراگ پیر پٹخ کر دہاڑا—

دونوں سر جھکائے کھڑے رہے—

"دفع ہو جاؤ—" فراگ کچھ دیر بعد ہاتھ ہلا کر بولا! وہ کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔ وہ دونوں احتراماً جھکے اور باہر نکل گئے—

یہ وہی عمارت تھی جہاں پچھلی رات وہ دونوں قیدی لائے گئے تھے—! فراگ نے ایک آرام کرسی پر نیم دراز ہو کر آنکھیں بند کر لیں—

کچھ دیر تک بے حس و حرکت پڑا رہا پھر چونک کر سیدھا ہو بیٹھا۔ بائیں جانب ہاتھ بڑھا کر انٹرکوم کے بٹن پر انگلی رکھتے ہوئے بھرّائی ہوئی آواز میں بولا— "للی باروے کو بھیجو—"!

"یس باس—"! دوسری طرف سے آواز آئی—

وہ پھر آرام سے لیٹ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک دلکش لڑکی گیٹار لئے کمرے میں داخل ہوئی—

"للی—"! وہ بھرّائی ہوئی آواز میں بولا—

"یس باس—"

کوئی خوبصورت سا گیت—"!

لڑکی نے گیٹار کی لے پر ایک نغمہ چھیڑ دیا . . . وہ بہت اچھا گاتی تھی . . . چھوٹے سے قد کی ایک بھولی بھالی سی لڑکی تھی . . . آنکھیں بہت خوبصورت تھیں غالباً اُن کی دلکشی کا سبب وہ غم آلود سی نرماہٹ تھی جو پلکیں اُٹھاتے وقت کچھ اور واضح ہو جاتی تھی . . . فراگ جو اُسے بہت غور سے دیکھ رہا تھا اچانک بہت زور سے دہاڑا— "بند کر دے—"!

لڑکی سہم کر خاموش ہو گئی فراگ ہاتھ اُٹھا کر چیخا— "یہ تو گاتے گاتے ناک کیوں سکوڑنے لگتی ہے—"!

"مم... مجھے تو پتہ نہیں چلتا باس۔" وہ خوفزدہ لہجے میں بولی۔

"چل پھر سے شروع کر پتا چل جائے گا۔"!

سہمی سہمی سی مسکراہٹ کے ساتھ اُس نے پھر گیت شروع کیا۔!

"یہ... یہ... پھر وہی..."! فراگ جھلا کر کھڑا ہو گیا۔!

"عادت ہے باس۔"!

"عادت کی بچی! میں تیری ناک ہی نکلوا دوں گا چہرے سے! ابھی اور اسی وقت!"

اُس نے جھپٹ کر للی کا ہاتھ پکڑا، اور کھینچتا ہوا باہر لے چلا... گیٹار اُس کے ہاتھ سے گر گیا تھا... اور وہ کسی باز کے پنجے میں پھنسی ہوئی ننھی سی چڑیا کی طرح ہانپ رہی تھی۔!

"مم... معاف کر دو باس... میں کوشش کروں گی... کہ یہ عادت چھوٹ جائے۔" فراگ رُک گیا۔ اور اُسے گھورتا ہوا بولا۔ "دل چاہتا ہے کہ خود ہی تیری ناک کاٹ دوں۔"!

"رحم باس۔ میں کوشش کروں گی۔"! وہ رو پڑی۔

"اچھی بات ہے... معاف کئے دیتا ہوں، مگر ایک شرط پر۔"؟

"میں تو تمہاری زر خرید ہوں جو حکم دو گے، کروں گی۔"!

"اچھا چل۔" فراگ آگے بڑھتا ہوا بولا۔

وہ اُسے اُس کمرے میں لایا جہاں ایک قیدی کی لاش تھی اور دوسرا کرسی سمیت فرش پر پڑا ہوا تھا۔

فراگ نے آگے بڑھ کر گری ہوئی کرسی سیدھی کر دی۔ قیدی بڑی طرح ہانپ رہا تھا۔ فراگ نے اُس کا گال تھپتھپا کر قہقہہ لگایا۔

"تمہارا یہ حشر نہیں ہو گا۔" اُس نے لاش کی طرف ہاتھ اُٹھا کر کہا۔ "ادھر دیکھو! میری طرف، ٹھیک! اب اِس لڑکی کی طرف دیکھو۔"!

قیدی مخبوط الحواسوں کی طرح اُس کی طرف دیکھے جا رہا تھا۔!

"کیا خیال ہے لڑکی کے بارے میں۔؟ یہ تمہیں کیسی لگتی ہے۔"؟

"مم... مجھے۔"! قیدی بالآخر خشک ہونٹوں پر زبان پھیر کر ہکلایا۔

"ہاں۔ ہاں تمہیں۔"!

"اچھی ہے! بہت اچھی ہے۔" وہ بوکھلا کر بولا۔

"اگر تمہیں مل جائے تو کیسی رہے۔"! فراگ اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر مسکرایا۔

"لل... لیکن... میں تو مر رہا ہوں آنریبل فراگ۔"!

"یہ تمہیں زندہ کر دے گی... یہ دیکھو۔"! فراگ نے لڑکی کو اُٹھا کر قیدی کی گود میں بٹھاتے ہوئے کہا۔

پھر مقامی زبان سے لڑکی سے بھی کچھ کہا تھا! لڑکی نے قیدی کے گلے میں باہیں ڈال دیں... بڑی مضحکہ خیز سچوئشن تھی۔ وہ کرسی پر رسیوں میں جکڑا ہوا تھا۔ اور لڑکی اُس سے اظہارِ عشق کر رہی تھی۔

وہ بے بسی سے ہنس پڑا۔

"کیوں... کیا بات ہے۔"؟ فراگ نے چہک کر پوچھا۔

"گگ... گدگدی... ہی ہی ہی... آنریبل ہی ہی فراگ ہی ہی ہی۔"!

وہ ہنس رہا تھا اور تھوڑے ہی فاصلے پر اُس کے ساتھی کی گردن ٹوٹی لاش موجود تھی۔!

"ہی ہی ہی... یہ نہیں... دیکھو! یہ مت کرو... ہی ہی ہی ہی۔"!

فراگ بھی اُس کی ہنسی میں شریک ہو گیا تھا! پھر اُس نے کہا۔ "تم دونوں باضابطہ طور پر تو موکارد سے روانہ ہو نہ سکے ہو گے۔"!

"نہیں یور آنر... ہی ہی ہی... وہ ایک پوشیدہ راستہ ہے! ہی ہی ہی... اچھی لڑکی! بس کرو... ہی ہی ہی ہی"!

"ساکاوا اور اُس کے خاص آدمیوں کے علاوہ اور کوئی اُس سے واقف نہ ہوگا۔ کیوں"؟ فراگ نے پُوچھا

"یہی بات ہے... یور آنر... ہی ہی ہی ہی... لڑکی لڑکی... ہی ہی ہی ہی بس مجھ پر رحم کرو... اَرے... اَرے! خدا کی پناہ... حد ہو گئی... لڑکی لڑکی... ہی ہی ہی ہی"!

"تم مجھے وہ راستہ بتا دو گے"!

"بتا دوں گا۔ یور آنر... اُف فوہ... لڑکی"!

* * *

اُم بینی کو ہوش آیا تو بڑی دیر تک اندازہ ہی نہ کر سکی کہ وہ کہاں ہے۔ چاروں طرف زرد روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ شاید چمکدار زرد سمندر تھا جس میں تیرتی چلی جا رہی تھی۔

پھر آہستہ آہستہ ذہن صاف ہوتا گیا۔ وہ کسی لانچ کے چھوٹے سے کیبن میں لیٹی ہوئی تھی۔

بوکھلا کر اُٹھ بیٹھی۔ آخر وہ اِس لانچ میں کیسے پہونچی۔؟... وہ تو عمران کے ساتھ ساحلی نشیب میں اُتر رہی تھی... پھر اُسے یاد آیا کہ وہ تھک کر ایک جگہ بیٹھے بھی تو تھے... اور اُس کی زبان قینچی کی طرح چل رہی تھی۔ آخر تنگ آ کر عمران نے اُس کی دونوں کنپٹیاں دبائی تھیں اور وہ شاید بیہوش ہو گئی تھی!

یقیناً بیہوش ہو گئی تھی، ورنہ اس کے بعد کی باتیں بھی تو یاد آتیں... لیکن آخر عمران نے اُس کے ساتھ ایسا برتاؤ کیوں کیا تھا؟ دُشمن ہی سہی لیکن فراگ کی طرح ظالم تو نہیں معلوم ہوتا۔ لیکن وہ خود بھی تو اُس کا دماغ چاٹے جا رہی تھی۔ جو کچھ بھی وہ اُس وقت کر رہا تھا اس کے علاوہ چارہ بھی کیا تھا۔ فراگ کے ہاتھوں مرنا کون پسند کرتا۔؟

وہ چونک کر اُٹھ بیٹھی۔ کسی نے کیبن کے دروازے کا ہینڈل گھمایا تھا اور پھر دروازہ کھلتے ہی اُس کے دیوتا کوچ کر گئے۔ سامنے خوفناک شکل والا لنگ چانگ کھڑا تھا۔ وہی لنگ چانگ جو ایک بار اُس کی موجودگی میں ڈیڈلی فراگ کو باندھے گیا تھا۔

"یہ کس قسم کا کھیل ہو رہا تھا لڑکی"؟ اُس نے قہر آلود لہجے میں سوال کیا۔

"حضور... جناب عالی... میں بالکل بے قصور ہوں! فراگ پاگل ہو گیا ہے"۔

"کیا پھر کوئی حماقت کر بیٹھا ہے"؟

"جی حضور!... وہ تو حماقتوں کا پُتلا ہے۔ پتا نہیں کہاں سے پرنس ٹالا بوآ کا معتمد خصوصی ہاتھ لگ گیا تھا۔ مجھ سے کہا کہ میں تمہیں اُس کے ساتھ متہم کر کے دونوں کو گھر سے نکال دوں گا تم اُس کے ساتھ نکل جانا... اور وہاں میری منتظر رہنا"۔

"واقعی! اُس کی نیت خراب ہو گئی ہے"۔ لنگ چانگ بڑبڑایا۔ "مجھ سے بہتیری باتیں چھپانے لگا ہے۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ اُس نے موکارو کے دو آدمی پکڑ لئے ہیں"؟

"وہی واقعہ تو فساد کی جڑ بنا ہے یور آنر۔ وہ دونوں فراگ کو بیہوش کر کے کہیں لے جانا چاہتے تھے۔ فراگ کو اسپینی نہیں آتی۔ لیکن ٹالا بوآ کا ملازم اسپینی ہی ہے اُس نے اُسے بروقت آگاہ کر دیا۔ اور وہ دونوں پکڑے گئے۔ فراگ موکارو جانا چاہتا ہے۔ اپنی دانست میں وہ پرنس ہرینڈا کے ساتھ ہی موکارو کے ساحل پر

قدم رکھ سکے گا۔ لہٰذا وہ اب ہربنڈا کو بنکاٹا سے اغوا کرنا چاہتا ہے۔ اسی لئے مجھے پہلے ہی سے بھجوا دینا چاہتا تھا۔۔ میں شاہی محل میں قیام کرتی۔ اور پھر عمران کے ذریعے ہربنڈا پر قابو پانے کی کوشش کرتی۔ اب فراگ کا پاگل پن بھی سُن لیجئے۔ جب ایک بات طے ہو گئی تھی تو ہمیں گھر سے نکالا جا چکا تھا تو پھر واپس بلانے کی کیا ضرورت تھی۔"!

"کیا مطلب ہے"؟

ام بینی نے فرار کی پوری کہانی دہرائی "کنگ چانگ" کی آنکھیں کسی گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد اُس نے کہا "تو یہ ٹالالباآ کا ملازم ہے جو تمہیں اُٹھائے ہوئے تھا"

"مجھے تو ہوش ہی نہیں تھا جناب عالی"!

"ہاں! وہ تمہیں اُٹھائے ہوئے ساحل کی طرف بڑھ رہا تھا کہ۔۔۔ میری کشتی اُدھر سے گذری۔ میں عرشے پر دوربین لئے کھڑا تھا۔ ! میں نے تمہیں پہچان لیا۔ ایک بار پہلے بھی دیکھ چکا تھا نا۔۔۔ وہ آدمی بھی کشتی ہی پر موجود ہے لیکن اُس نے اپنے بارے میں کچھ بتانے سے انکار کر دیا ہے۔ ویسے تمہیں اپنی بیوی بتاتا ہے۔ کہہ رہا تھا کہ مرگی کی مریضہ ہے، دورہ پڑ گیا تھا"!

"مردود کہیں کا"!

"لیکن میری خواہش ہے کہ تم یہ ڈرامہ جاری رکھو! اب تم یہ کام فراگ کے لئے نہیں بلکہ براہِ راست میرے لئے کرو گی"!

"آپ کی خدمت کرنا اپنی خوش نصیبی سمجھوں گی جناب"!

"میں تم دونوں کو بنکاٹا کے ساحل پر اُتار دوں گا"!

"پھر مجھے کیا کرنا ہو گا"؟

"فراگ کی بجائے میری منتظر رہنا شاہی محل میں"!

"بہت بہتر جناب عالی! اب میں خود کو بالکل محفوظ سمجھ رہی ہوں"

"شاباش! مجھے ایسے ہی یقین اور اعتماد کی ضرورت ہے۔ اور فراگ کی تو اب میں کھال کھینچ لوں گا"!

ام بینی کچھ نہ بولی۔ کنگ چانگ نے کہا "تھوڑی دیر بعد میں اُسے تمہارے پاس ہی بھجوا دوں گا! کھیل جاری رکھو"!

"بہت بہتر جناب عالی"!

وہ چلا گیا اور ام بینی اپنے دل کی۔۔۔۔۔ بڑھتی ہوئی دھڑکنوں پر قابو پانے کی کوشش کرنے لگی۔

پندرہ بیس منٹ بعد عمران کی شکل دکھائی دی۔ چہرہ ہونقوں کا سا ہو رہا تھا۔ آتے ہی بولا "دیکھو! میں نے اُنھیں بتایا ہے کہ تم میری بیوی ہو اور مرگی کی مریضہ ہو! میرے بیان کی تردید نہ ہونے پائے۔ وہ ازراہِ ہمدردی ہمیں بنکاٹا میں اُتار دیں گے"!

ام بینی ہنس پڑی اور اُس کے چہرے کی طرف ہاتھ اُٹھا کر بولی "شکل دیکھو شوہر کی"!

"کک۔۔۔ کیوں۔۔۔ شکل کو کیا ہوا ہے"؟

"ایسا لگتا ہے جیسے کسی گدھے کو باندھ کر ڈنڈوں سے پیٹا گیا ہو"!

"بدتمیزی کرو گی تو جا کر کہہ دوں گا"!

"کیا کہہ دو گے"؟

"یہی کہ بیوی نہیں ہے مجھے بہلا پھسلا کر نکال لائی تھی"!

وہ ہنس پڑی اور پھر یک بیک سنجیدہ ہو کر غرائی "تم نے میری کنپٹیاں

دبا کر مجھے بیہوش کیوں کر دیا تھا! اگر مر جاتی تو۔۔۔“؟

”مر جاتیں تو مجھے دکھاوے کے لئے رونا بھی پڑتا، اور مجھے ٹھیک سے رونا نہیں آتا۔ بڑی دُشواری میں پڑ جاتا۔“

”مجھے تو تم بھی فراگ کی طرح پاگل معلوم ہوتے ہو۔“

”وہ پاگل نہیں بڑا عقلمند ہے کہ خود پیچھا چھڑا کر تمہیں میرے سر منڈھ دیا۔ اب خدا کرے تم کشتی کے مالک کو پسند آ جاؤ اور وہ تمہیں مجھ سے چھین لے بدصورت ضرور ہے لیکن دِل کا بُرا نہیں۔“

”کون ہے۔۔۔“؟

”میں نہیں جانتا! نام پوچھا تھا، کہنے لگا تمہیں اس سے کیا سروکار، بہر حال تم دونوں کو بحفاظت بنکاک پہنچا دیا جائے گا۔“!

”کہیں اُس سے بھی نہ اُلجھ بیٹھنا۔“!

عمران نے اپنے دونوں کان پکڑے اور پھر گالوں پر تھپڑ لگانے لگا۔

”تمہارے یہی معصوم انداز تو مجھے بے چین کر دیتے ہیں۔“! وہ ہنس کر بولی۔

”وہ سب ٹھیک ہے! لیکن میں پرنسز کو تمہارے بارے میں کیا بتاؤں گا۔“؟

”اُس سے بھی کہہ دینا بیوی ہے، تاہیتی میں شادی کر لی تھی۔“!

”نہیں۔۔۔ نہیں! میں پرنسز سے جھوٹ نہیں بول سکتا۔“!

”میں سمجھتی ہوں! ہربنڈا کی عدم موجودگی میں اُس نے تم جیسے درجنوں پالے ہوں گے۔۔۔“!

”سُن اے بیوقوف لڑکی! میں تیری گردن مروڑ دوں گا۔ اگر تُو نے پرنسز کے تقدس پر حملہ کیا۔“!

”بس بگڑ گئے۔ میں تو صرف اندازہ لگانا چاہتی تھی کہ محل میں تمہاری کیا

حیثیت ہے۔۔۔“؟

”ملا لابوآ کا ایک ادنیٰ زر خرید غلام ہوں۔“

”خیر۔۔۔ تم کچھ بھی ہو! میں تو تمہاری محبت میں پاگل ہوتی جا رہی ہوں۔“

”تمہیں بھی دیکھ لوں گا۔“؟ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”کیا مطلب۔۔۔“؟

”مجھے لفظ ’محبت‘ گالی معلوم ہونے لگا ہے۔“

”کیسی بیوقوفی کی باتیں کر رہے ہو، چلو ادھر آؤ میرے پاس بیٹھو۔“!

”سچ مچ شادی تو نہیں ہوئی۔“

”اچھا دفع ہو جاؤ گدھے کہیں کے۔“ وہ چڑھ گئی۔

دوسرے دن سہ پہر کو لانچ بنکاک کے ایسے ساحل سے جا لگی تھی جہاں دُور دُور تک کوئی کشتی نہیں دِکھائی دیتی تھی۔ وہ دونوں لانچ سے اُتار دیئے گئے۔! لانچ پھر وہاں سے کہیں اور روانہ ہو گئی تھی۔ ام بینی نے مایوسی سے چاروں طرف نظر دوڑائی اور مضمحل سی آواز میں بولی ”پھر وہی مصیبت! شاید پیدل ہی چلنا پڑے گا۔“

”ہرگز نہیں۔ لانچ سے وائرلیس کے ذریعے بنکاک اطلاع بھجوا دی گئی تھی۔۔ بڑے اچھے لوگ تھے بیچارے۔“!

”تو پھر اب کیا ہو گا۔۔۔“؟

”تھوڑی دیر بعد ایک گاڑی آئے گی اور ہمیں شہر پہنچا دے گی۔“

پھر شاید پندرہ منٹ گذرے ہوں گے کہ ایک چمچماتی ہوئی لمبی سی کار وہاں رُکی جسے ایک باوردی فوجی ڈرائیو کر رہا تھا اور برابر والی سیٹ پر چمین موجود تھا۔ اُس نے ام بینی کو آنکھیں پھاڑ کر دیکھا اور عمران کی طرف دیکھ کر

مسکرانے لگا۔

"آپ کی تعریف حضور والا—"؟ اُس نے عمران کو اُردو میں مخاطب کیا۔

"انعام الرحمٰن—"!

"میں نہیں سمجھا—؟"

"نام نہیں ہے! مطلب تھا رحم کرنے والے کی طرف سے انعام—" عمران نے ام بینی کے لئے گاڑی کی پچھلی نشست کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

"تت تم کس زبان میں گفت گو کر رہے تھے—"؟ ام بینی نے اُس سے پوچھا۔

"اسپینی میں—"

"یہ ڈاڑھی والا کون ہے—"؟

"پرنس کا باڈی گارڈ! کچھ دیر زبان کو آرام بھی کرنے دو—"!

گاڑی واپسی کے لیے مُڑی۔

"کیا میں بھی اِن خاتون سے فرانسیسی میں گفتگو کرسکتا ہوں یور میجسٹی!" جیمسن نے عمران سے پوچھا۔

"نہیں... نہیں... تمہیں زکام ہوجائے گا! بہت ٹھنڈے مزاج کی ہے—"!

* * *

ظفر اور جیمسن متحیر تھے! حیرت کی بات بھی تھی! عورت کے نام سے بدکنے والا جوزف ام بینی سے اس طرح گفتگو کرتا تھا— جیسے قربان ہوا جارہا ہو... ایسے مواقع پر وہ اُن دونوں کو شہزادوں ہی کی سی شان سے ڈانٹ ڈپٹ کر

کمرے سے باہر نکال دیا کرتا تھا۔

ٹالابوآنے بھی بالآخر اس کا نوٹس لیا اور اُن دونوں کو طلب کرکے بے حد غصیلے لہجے میں بولی— "یہ تمہارا باس کون سی بلا اُٹھا لایا ہے آخر اس کا مقصد کیا ہے—"؟

"باس کہہ رہا تھا کہ وہ اُس کی منگیتر ہے—" ظفر نے بڑے ادب سے جواب دیا۔

"لیکن وہ تو پرنس پر دھاوا بول بیٹھی ہے—"!

"ہم ایسا نہیں سمجھتے یور ہائی نس! باس ہی کے حکم کے مطابق وہ صرف پرنس کا دل بہلاتی ہے! باس کا خیال ہے کہ اس طرح پرنس کے مزاج میں نرمی پیدا کرکے اُنھیں شاہ سے معافی مانگنے پر آمادہ کیا جاسکتا ہے—"!

"لیکن میرا خیال ہے کہ اس کوشش میں شاید میں ہی ڈوب جاؤں—" ٹالابوآنے ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔

"مایوسی کی باتیں نہ کیجئے یور ہائی نس—"!

"آخر اب تمہارا باس کہاں غائب ہوگیا—"؟

"اُنھیں خدشہ ہے کہ کہیں لنگ چانگ پھر کوئی شرارت نہ کرے۔ اس لئے وہ محل سے دُور ہی رہ کر نگرانی کر رہے ہیں—"

"کیا لوتیسا بھی اُس کے ساتھ گئی ہے؟ کل سے نہیں دکھائی دی—"

"اُس کے بارے میں ہمیں کوئی علم نہیں—"!

"خدا ہی جانے کیا ہو رہا ہے—"؟

"آپ بے فکر رہیئے! بہتر ہی ہوگا—"

"ہر بنڈا تو ایسا نہیں تھا—"!

"واقعی وہ ایسے نہیں ہیں! حقیقت تو یہ ہے کہ ہمیں بھی اصل معاملے کا

علم نہیں ہے — ورنہ ہم آپ کو مطمئن کر دیتے۔“

”اچھا جاؤ — میں اب آرام کرنا چاہتی ہوں“ وہ تھکی تھکی سی آواز میں بولی۔

دوسری طرف ام بینی اب براہِ راست ”کنگ چانگ“ کے احکامات وصول کر رہی تھی! اور انھیں احکامات کے مطابق اپنی دانست میں جوزف اور عمران پر اپنی گرفت مضبوط کرتی جا رہی تھی۔

یہاں اُسے ایک فرانسیسی لڑکی لوتیا بھی دکھائی دی تھی جو عموماً عمران سے چھیڑ چھاڑ کرتی رہتی تھی — نہ جانے کیوں ام بینی کو اُس پر بہت غصہ آتا تھا — اِس وقت بھی جب وہ جوزف کے کمرے میں جا رہی تھی لوتیا سے مڈبھیڑ ہو گئی — وہ تو نکلی چلی گئی ہوتی لیکن لوتیا ہی نے اُس کا راستہ روکا تھا —

”یہ بیوقوف آدمی تمہیں کہاں سے پکڑ لایا ہے؟“ اُس نے مضحکانہ انداز میں ام بینی سے پوچھا —

”ہوش کی دوا کرو، وہ میرا شوہر ہے —“

”لیکن میں نے محسوس کیا کہ وہ تم سے بھاگا بھاگا پھرتا ہے“

”شائد بنکاک کا یہی رواج ہے!“ ام بینی نے تلخ لہجے میں کہا ”یہی چیز میں پرنس اور پرنسز کے درمیان بھی محسوس کرتی ہوں“

”کچھ بھی ہو! تمہارا مصرف میری سمجھ میں نہیں آسکا“! لوتیا نے برا سا منہ بنا کر کہا —

”ہٹو سامنے سے مجھے جانے دو“! ام بینی کو غصہ آ گیا —

لوتیا نے شانے سکوڑے اور راستے سے ہٹ گئی، ٹھیک اُسی وقت عمران ایک کمرے سے برآمد ہوا، اور لوتیا چہک کر بولی ”تم جتنے خوش مزاج ہو اتنی

ہی نکچڑھی بیوی تم نے تلاش کی ہے؟“

”آج کل کنٹراسٹ ہی کا فیشن چل رہا ہے“ عمران نے لاپرواہی سے کہا۔ ام بینی اُن کی گفتگو سننے کے لیے نہیں رکی تھی —

”سوال یہ ہے کہ اس لڑکی کا مصرف کیا ہے؟“ لوتیا عمران کو گھورتی ہوئی بولی —!

”گلے پڑ گئی ہے تو کیا کروں — کوڑے کے ڈھیر پر تو پھینکی نہیں جا سکتی ہے! آدمی کا بچہ ہے..... تم فکر نہ کرو مصرف نکال لینا میرا کام ہے“!

”ٹالالوا اس کی وجہ سے بہت پریشان ہے . . . اور وہ کلوٹا یا تو اتنا خشک مزاج تھا یا اٹھارویں صدی کے عشاق کی طرح عقل سے خارج ہوا جا رہا ہے“!

”وہ بھی آدمی کا بچہ ہے“!

”تم کیا بلا ہو؟“ وہ جھنجھلا گئی —

”اپنے بارے میں یقین کے ساتھ کچھ نہیں کہہ سکتا“!

”اگر لڑکی اپنے لئے پسند کی تھی تو اُس کلوٹے کے حوالے کیوں کر دی؟“

”ماموزئیل لوتیا . . . میں نے اتنا طویل سفر عشق کرنے کے لیے نہیں کیا ہے . . . میرے ملک میں قدم قدم پر اس کے مواقع موجود ہیں —“

لوتیا کچھ کہنے ہی والی تھی کہ جوزف دہاڑتا ہوا اپنے کمرے سے نکلا اور عمران کو دیکھ کر ٹھٹھک گیا! اُس کے پیچھے ام بینی تھی —

”یہ . . . یہ . . .“! جوزف عمران کی طرف ہاتھ اُٹھا کر ہکلایا ”مجھے آخر پاگل ہو جانے پر کیوں مجبور کیا جا رہا ہے؟“

”کیا ہوا، یور ہائی نس“! عمران نے آگے بڑھ کر کہا —

"کیا یہ لڑکی اسی لئے لائی گئی ہے کہ مجھے بہکائے"!

"یہ آپ کیا فرما رہے ہیں"؟

"یہ بھی یہی کہہ رہی ہے کہ اپنے باپ سے معافی مانگ لوں"!

"ہر شریف آدمی یہی کہے گا"!

"یہ ناممکن ہے"! جوزف دہاڑا "اس سے بہتر تو یہ ہوگا کہ میں سمندر میں چھلانگ لگا دوں"!

"نہیں یور ہائی نس! میں کبھی نہ چاہوں گا کہ بحرالکاہل بحرِ اسود بن جائے"!

"میں نے آگاہ کر دیا ہے"! جوزف ہاتھ اُٹھا کر دہاڑا۔

پھر تو اچھا خاصا ہنگامہ برپا ہو گیا تھا۔ محل کے ہر فرد کو یہ بات معلوم ہو گئی کہ ہرینڈا اپنے باپ سے معافی نہیں مانگے گا۔

دو گھنٹے بعد ٹالا لوآ نے انتہائی سراسیمگی کے عالم میں عمران کو بتایا کہ یہ خبر شاہ بنکاٹانگ جا پہونچی ہے۔

"میں اپنے طور پر پرنس کو سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی" وہ روہانسی ہو کر بولی "کسی کو بھی علم نہیں تھا کہ ہرینڈا بادشاہ سے معافی نہ مانگنے پر اصرار کر رہا ہے"!

"تت... تو... پھر اب کیا ہوگا"؟ عمران خوفزدہ لہجے میں ہکلایا۔

"شاہی خاندان میں نافرمانی کی سزا اذیت ناک موت ہے! تم دیکھ لینا، کچھ دیر بعد شاہی مہلت نامہ پہونچ جائے گا"

"یہ کیا ہوتا ہے"؟

"وقت کا تعین کر دیا جائے گا! اگر اُس مدت میں ہرینڈا نے معافی نہ مانگی تو پھر... خدا جانے کیا ہو؟ سمجھاؤ ہرینڈا کو"!

"میرا خیال ہے کہ آپ پرنس کو مر ہی جانے دیجئے"

"اپنی زبان کو لگام دو" ٹالا لوآ تیز لہجے میں بولی۔

"یور ہائی نس۔ بکری انڈے دے سکتی ہے لیکن وہ اپنی بات سے نہیں ہٹ سکتے"!

اتنے میں لوتیسا بھی آگئی اور اُسے بھی مشاورت میں شریک کر لیا گیا... اُس نے پر تشویش لہجے میں کہا "یہ تو بہت بُرا ہوا یور ہائی نس... اب کیا ہوگا۔ بنکاٹا فرانس کے زیر نگیں ہے لیکن بادشاہ اپنے خاندان کے سلسلے میں ذاتی قوانین نافذ کر سکتا ہے۔ اس میں سزائے موت بھی شامل ہے، فرانس کی حکومت اس میں دخل اندازی نہیں کر سکے گی۔

"تو پھر خدارا.... اُسے یہاں سے نکال لے جاؤ..." ٹالا لوآ گڑگڑائی —

"تم ہی لوگ لائے تھے... لہٰذا اُس کی حفاظت کی ذمہ داری بھی لو"!

"ہاں... آں"! عمران پُر تفکر لہجے میں بولا "اس کے بارے میں سوچا جا سکتا ہے"

"جو کچھ بھی سوچنا ہے۔ جلدی سوچو"!

"مہلت نامہ اور وارننگ آجانے دیجئے... اُسی کی مناسبت سے کام کیا جائے گا" عمران بولا۔

"اچھا... اچھا... میری تو عقل ہی خبط ہو کر رہ گئی ہے"!

عمران اور لوتیسا باہر نکلے، وہ اُسے عجیب سی نظروں سے گھورے جا رہی تھی۔ دفعتہً بولی "اوپر سے اُلّو اور اندر سے بالکل لومڑی ہو"!

"کیوں؟ کیوں؟ میں نے کیا کیا ہے"؟

"بالآخر اُسی کی زبان سے کہلوایا کہ ہرینڈا کو یہاں سے نکال لے جاؤ"

"اُس کے تعاون کے بغیر نکال لے جانا آسان نہ ہوتا—"

"لیکن وہ اس پر ہرگز تیار نہ ہوگی کہ تم اُسے فرار کرا دو لے جاؤ"!

"اُسے ظاہر کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے؟"

لوتیسا چند لمحے کچھ سوچتی رہی پھر بولی "مناسب یہ ہوگا کہ اُس سے پوچھ ہی لیا جائے۔ شاید وہ خود ہی کوئی جگہ بتا سکے! اس طرح ہم اُس جگہ کے بہانے نہایت اطمینان سے پرنس کو موکاروے جا سکیں گے"

"تمہاری تجویز اچھی معلوم ہوتی ہے" عمران بولا۔

"شکریہ!" وہ مسکرائی "شاید پہلی بار تم کسی امر پر مجھ سے متفق ہوتے ہو!"

"اتفاق ہے" عمران نے ٹھنڈی سانس لی۔

"اُس لڑکی میں کیا رکھا ہے؟"

"ہائیں۔ تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے کہاں سے کہاں پہنچ گئیں!"

"میں آدمی بھی تو ہوں۔ ۔ ۔ ۔ احساسات و جذبات سے یکسر عاری تو نہیں!"

"میں صرف فرائض کی ادائیگی کی مشین ہوں! احساسات و جذبات ہی نے دنیا کو تباہی کے کنارے لا کھڑا کیا ہے!"

"کیا بات ہوئی؟"

"کچھ بھی نہیں۔ جاؤ اپنا کام دیکھو! اسٹیمر کے کپتان سے کہو کہ ہر وقت روانگی کے لیے تیار رہے!"

"اچھا۔ ۔ ۔ اچھا۔ ۔ ۔" وہ بُرا سا منہ بنا کر بولی اور آگے بڑھ گئی۔

* * *

چاندنی رات تھی! اور سمندر معمول کے مطابق پر سکون تھا! فراگ کی لانچ موکاروے سے قریب تر ہوتی جا رہی تھی لیکن اُس کا رُخ بندرگارہ کی طرف نہیں تھا۔

لانچ کیا تھی، ایک پر تکلف عشرت گاہ تھی! اس وقت فراگ کے کیبن میں جشن برپا تھا۔ للی ہاروے گا رہی تھی اور فراگ کا غیر ملکی قیدی گیت کی لے پر تھرک رہا تھا۔ فراگ کی آنکھوں میں شرارت آمیز چمک لہرا رہی تھی۔

"بس کرو، بیٹھ جاؤ!" وہ ہاتھ ہلا کر قیدی سے بولا "تھک جاؤ گے بہت کام کرنا ہے"

"جو حکم یور آنر۔ ۔ ۔!" قیدی نے کہا اور فراگ کے سامنے بیٹھ گیا۔

"للی! تم بھی خاموش ہو جاؤ"

"اوکے باس!" اُس نے کہا اور گیٹار ایک طرف رکھ دیا۔

"تم جا سکتی ہو! اب ہم باتیں کریں گے" فراگ بولا۔

للی احتراماً خم ہوئی اور گیٹار وہیں چھوڑ کر کیبن سے باہر نکل گئی۔

فراگ قیدی کو گھورنے والی نظروں سے دیکھے جا رہا تھا۔

"اگر تم نے مجھ سے کوئی چال چلنے کی کوشش کی تو بھگتو گے" وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا آہستہ سے بولا۔

"سوال ہی نہیں پیدا ہوتا یور آنر۔ ۔ ۔ میں آپ کا احسان مند ہوں، آپ نے مجھے ویسی ہی لڑکی بخش دی ہے جیسی میں چاہتا تھا"

"یقیناً للی اب تمہاری ہے! لیکن کام کے اختتام تک وہ لانچ ہی پر رہے گی۔

ہمارے ساتھ نہیں جائے گی"!

"گگ . . . کیوں"؟

"میں احمق نہیں ہوں! شائد تمہاری نیت میں فتور آ جائے! پہلے کام! پھر انعام"!

"اگر آپ کو مجھ پر اعتماد نہیں ہے تو یہی سہی" قیدی نے کہا "لیکن ایک بار پھر آپ کو آگاہ کر دوں کہ دھوئیں کے اُس حصار کو پار کرنا ممکن نہ ہو گا"

"دراصل اِس وقت میں اُسی کے بارے میں تفصیل سے معلوم کرنا چاہتا ہوں"!

"لیکن میں کیا عرض کروں، یور آنر . . . میں اِس راستے موکارو سے باہر ضرور نکلا تھا لیکن مجھے اس کا ہوش نہیں کہ دُھوئیں کی دیواریں میں نے کیسے پار کی تھیں"؟

"کیا بات ہوئی"؟

"گھر پر بیہوش ہوا، اور آنکھیں اُس چٹان پر کھُلیں جس سے ایک لانچ لگی کھڑی تھی"!

"پہلی بار ایسا ہوا ہے"؟

"نہیں! بارہا میں دوسرے کاموں کے سلسلے میں اسی طرح موکارو سے باہر جا چکا ہوں"؟

"اب! اِس وقت کیا صُورت ہو گی۔ کیا وہاں کوئی تمہارا منتظر ہو گا"؟

"نہیں! ہم اُس چٹان پر اُتر کر صبح تک انتظار کریں گے! کوئی آئے گا۔ ہم وہیں ناشتہ کریں گے اور پھر . . . دھوئیں کی دیوار کس طرح پار کریں گے۔ یہ خدا ہی بہتر جانتا ہے! ہمیں تو ہوش ہو گا نہیں"؟

"تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ ناشتے میں خواب آور دوا دی جائے گی"!

"آنریبل فراگ! یہ میں اُس وقت کی بات کر رہا ہوں جب معینہ وقت کے مطابق ہم اُس چٹان پر پہونچتے۔ اب کیا ہو گا؟ یہ میں نہیں جانتا! مجھے وہاں پہونچنے میں دو دن کی دیر ہو گئی ہے۔"

"کیا پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا"؟

"نہیں جناب! ہم جس کام کے لیے گئے۔ پہلے سے معین کئے ہوئے وقت پر واپس پہونچ گئے۔ اِسی لئے میں یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتا کہ اب مجھ پر کیا گذرے گی"؟

"تم نے یہ سب کچھ پہلے ہی کیوں نہیں بتا دیا تھا"؟

"اگر بتاتا تو آپ یہی سمجھتے کہ مکاری کر رہا ہوں! آپ کو اصل حالات سے آگاہ نہیں کرنا چاہتا . . . اور آنریبل فراگ! میری گردن بھی ٹوٹ جاتی"

"خیر . . . میں دیکھوں گا! اب یہاں سے کتنا فاصلہ ہو گا"؟

"دو یا ڈھائی میل"

"بس! اب ہم ہی دونوں یہاں سے ایک چھوٹی کشتی پر وہاں چلیں گے"!

"یہ خودکشی ہو گی جناب"!

"بکواس مت کرو"

"میں پھر کہتا ہوں کہ یہ خودکشی ہو گی"

"میں صرف راستہ دیکھنا چاہتا ہوں، اتنا احمق نہیں ہوں کہ تمہارے ساتھ اُس چٹان تک چلا جاؤں گا"

"آپ نے مجھے ایک بہت بڑی اُلجھن سے بچا لیا آنریبل فراگ" قیدی نے طویل سانس لی!

"میں کسی معاملے کو اپنے طور پر سمجھے بغیر کوئی قدم نہیں اُٹھاتا۔"

قریباً پندرہ یا بیس منٹ بعد ایک چھوٹی موٹر بوٹ پانی میں اُتار دی گئی تھی۔ اُس پر فراگ اور قیدی کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا۔ قیدی کی بتائی ہوئی سمت کشتی کا رُخ موڑ دیا گیا! خود فراگ ہی اُسے کنٹرول کر رہا تھا۔

تھوڑی دیر بعد اُونچی اُونچی چٹانیں دکھائی دینے لگیں . . . لیکن اتنے فاصلے سے اُن کی ساخت کا اندازہ کرنا دشوار تھا۔

"یہ چٹانیں ناقابلِ عبور ہیں . . . سوائے اُس شگاف کے جس کے ذریعے سمندر کا پانی دُور تک اندر چلا گیا ہے۔" قیدی کہہ رہا تھا۔ "اور وہ شگاف بھی ایسی جگہ ہے جسے عام طور پر نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔"!

فراگ کچھ نہ بولا! چٹانوں سے کچھ فاصلے پر اُس نے انجن بند کر دیا تھا۔ اور دو پتوار نکال لئے تھے۔ اور اَب وہ خود ہی کشتی کھے رہا تھا۔

"آپ بہت محتاط ہیں! آنریبل فراگ۔"! قیدی نے کہا۔

فراگ ہنس کر بولا۔ "اِسی لئے کنگ چانگ کا نائب اوّل کہلاتا ہوں۔" مجھے یقین ہے کہ راستہ دیکھ لینے کے بعد آپ اِس مُہم کو کسی مناسب وقت پر اُٹھا رکھیں گے۔"

"تاکہ تم کچھ دن اور عیش کر لو، کیوں؟"

"م۔ مطلب یہ کہ میں اَب اُن لوگوں میں واپس نہیں جانا چاہتا۔"!

فراگ کچھ کہنے ہی والا تھا کہ اچانک کشتی کسی چیز سے ٹکرائی۔

"خدا کی پناہ۔ یہ کیا ہوا۔"؟ قیدی بوکھلا کر بولا۔

کشتی کے گرد سمندر کی سطح سے سیاہ رنگ کا ایک دائرہ بلند ہو رہا تھا۔

فراگ پتوار چھوڑ کر اُٹھ کھڑا ہوا۔ لیکن وہ دائرہ اتنی دیر میں اُس کے قد سے

بہت اُونچا جا چکا تھا۔

ذرا ہی سی دیر میں ایسا لگنے لگا جیسے وہ کشتی سمیت کسی گہرے کنوئیں میں مقید ہو کر رہ گئے ہوں۔

"یہ کیا ہے۔"؟ فراگ حلق پھاڑ کر دہاڑا۔

"کنگ چانگ کے عقلمند نائب اوّل کے لئے لمحۂ فکریہ!" قریب ہی سے باریک سی آواز آئی۔

"یہ کون بولا تھا۔"؟ فراگ نے پلٹ کر قیدی کا گریبان پکڑ لیا۔

"م۔ میں نہیں جانتا۔ آواز ہی میں نے بھی سُنی ہے۔"

"تم کون ہو۔؟ سامنے آؤ۔ چھُپ کر اِس طرح بے بس کرنا بزدلی ہے۔"

"یہاں بہادری کے مظاہرے پر تمغے نہیں تقسیم کئے جا رہے۔ اب تم ہمارے قیدی ہو۔"

فراگ نے ٹارچ روشن کر لی تھی۔ دفعتہً اُس نے اندازہ لگا لیا کہ وہ آواز قیدی ہی کے پاس سے آ رہی ہے۔ شائد اُسی وقت قیدی کو بھی اس کا احساس ہوا تھا۔ وہ خوفزدہ انداز میں چونک پڑا۔

"تم کیا چاہتے ہو۔"؟ فراگ نے قیدی کا گریبان چھوڑتے ہوئے کہا۔!

"تمہاری گرفتاری۔"! آواز آئی۔ اور فراگ نے دُوسرے ہاتھ سے قیدی کے کوٹ کے درمیانی بٹن کی طرف اشارہ کیا۔ آواز اُسی بٹن سے آئی تھی۔

قیدی بوکھلا کر کچھ کہنے ہی والا تھا کہ فراگ نے اُس کے مُنہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ "میں کیا . . . کوئی بھی نہیں جانتا کہ کنگ چانگ کون ہے؟ اور کہاں رہتا ہے۔" فراگ نے اُونچی آواز میں کہا۔ "میری گرفتاری سے تم کوئی فائدہ

نہ اُٹھا سکو گے۔"

"یہ دیکھنا ہمارا کام ہے۔۔۔!"

"اچھی بات ہے دیکھنا۔" فراگ غرّایا اور ایک بار پھر قیدی کا گریبان تھام لیا۔

"مم۔۔۔ میں۔۔۔ جناب بالکل نہیں جانتا تھا۔۔۔ یہ۔۔۔ یہ۔۔۔" قیدی نے بٹن کی طرف اشارہ کیا۔

"ہاں! مسٹر فراگ!" بٹن سے آواز آئی "اگر ان لوگوں کو اس کا علم ہو جائے تو پھر ہم ان کی حماقتوں سے آگاہ کیسے ہو سکیں گے۔"

کشتی دائرے میں آہستہ آہستہ چکر لگا رہی تھی۔ اِس دائرے کا قطر بیس پچیس فٹ ضرور رہا ہوگا۔ اور بلندی اُن کی پہونچ سے باہر تھی۔

"سوال تو یہ ہے کہ تم کنگ چانگ سے کیا معلوم کرنا چاہتے ہو"؟ فراگ نے پوچھا۔

"یہی کہ اُس نے تمہیں بعد میں یہ حکم کیوں دیا تھا کہ ہربنڈا کو نکل جانے دیا جائے۔"!

"مرضی کا مالک ہے۔"

"ہم بتائیں گے اُسے! اُس معمولی سے بدمعاش کی ہماری نظروں میں کیا وقعت ہو سکتی ہے۔"!

"بیوقوفی کی باتیں نہ کرو۔ اگر وقعت نہ ہوتی تو تم اُس سے مدد کیوں طلب کرتے۔"؟

"اِس قسم کے معمولی کاموں کے لیے ہمارے پاس وقت نہیں ہے۔"

"اور شائد تم یہ بھی نہ جانتے ہو کہ ہربنڈا کو کس نے تلاش کیا ہے۔"؟

فراگ نے مضحکہ اُڑانے والے انداز میں کہا۔

"کیا تم جانتے ہو"؟

"یقیناً! کنگ چانگ کا نائبِ اوّل اگر اتنا بھی نہ جانے تو اُس کے وجود کا فائدہ ہی کیا۔"؟

"کون ہے اُس کی پُشت پر"؟

"تم مجھے اس طرح بے بس کر کے مجھ سے کچھ بھی نہ معلوم کر سکو گے۔"!

"اگر تم یہ جانتے ہو کہ اس سازش کی پُشت پر کون ہے تو ہم تم سے معزز مہمانوں جیسا سلوک کریں گے۔ خوش آمدید"!

"یہ کنواں ہٹا دو۔"

"ہم اپنے طور پر تمہارا استقبال کریں گے۔ ہمیں مشورہ نہ دو۔" بٹن سے آواز آئی۔۔۔ قیدی نڈھال سا ہو کر گر پڑا تھا اور اُس کے جسم پر رعشہ طاری تھا۔

* * *

ٹالابوآ نے انھیں فرار میں مدد دی تھی اِس لئے کہیں روکے جانے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا تھا۔۔۔ وہ بندرگاہ پر آ پہونچے۔۔۔ اسٹیمر خصوصی ڈاگ پر لنگر انداز تھا۔

ٹالابوآ نے اِس کا فیصلہ عمران اور لوبیتسا پر چھوڑ دیا تھا کہ وہ پرنس کو کہاں لے جائیں گے۔؟

ظفر، جیمسن، اُم بینی، اور جوزف اسٹیمر پر پہونچ گئے، لیکن عمران اور لوبیتسا کا کہیں پتا نہ تھا۔

اُم بینی کو اندرونی حالات کا علم نہیں تھا۔ وہ تو یہی سمجھتی تھی کہ جوزف اُس کے ورغلانے ہی پر بنکاٹا سے نکل چلنے پر آمادہ ہو گیا ہے اور اُسی کے حکم پر عمران بھی ساتھ دے رہا ہے۔

وہ سائے کی طرح جوزف کے ساتھ لگی رہی۔ اسٹیمر کے کیبن میں بھی موجود تھی۔

"تم دونوں آرام کرنا چاہو تو جا سکتے ہو۔" اُس نے ظفر اور جیمسن کو مخاطب کر کے کہا۔

"باڈی گارڈز آرام نہیں کیا کرتے۔" ظفر بولا۔

"فکرمند ہونے کی ضرورت نہیں، میں یہاں موجود رہوں گی۔"

"تمہاری موجودگی ہی تو فکرمندی کا باعث ہے!" جیمسن مسکرا کر بولا۔ "ہز ہائی نس پر بیہوشی کے دورے پڑنے لگتے ہیں، اگر کسی عورت کے ساتھ تنہا چھوڑ دیئے جائیں۔"!

اُم بینی نے جوزف کی طرف دیکھا اور اُس نے دانت نکال دیئے۔ پھر سر کو اثباتی جنبش دے کر گویا جیمسن کے بیان کی تائید کی تھی۔!

"تو پھر میں کہاں جاؤں۔"؟ اُم بینی جھنجھلا کر بولی۔ "عمران کہاں ہے۔"؟

"چلو، میں تمہیں تمہارا کیبن دکھا دوں۔" جیمسن نے کہا۔

"تمہارے ساتھ تو ہرگز نہیں جاؤں گی۔"!

"ٹھیک ہے! تمہیں میرے علاوہ اور کسی پر بھی اعتماد نہیں کرنا چاہیئے"! دروازے کی طرف سے آواز آئی۔

وہ چونک کر مُڑے۔ عمران سامنے کھڑا... اس طرح ایک ایک کی شکل دیکھے جا رہا تھا جیسے وہاں اُس کے خلاف کوئی سازش کی جا رہی ہو۔"!

"تم کہاں تھے۔"؟ اُم بینی نے غصیلے لہجے میں پوچھا۔

"چلو... چلو... پرنس کو آرام کی ضرورت ہے۔" عمران اُس کے سوال کو نظر انداز کر کے بولا۔

اسٹیمر حرکت میں آ گیا تھا۔ اُم بینی بڑبڑاتی ہوئی عمران کے ساتھ ہو لی۔ وہ اُسے ایک کیبن میں لایا... اور کیبن کا دروازہ بند کر کے اُس کی طرف مُڑا...

"اس طرح کیا دیکھ رہے ہو۔"؟

"تم اب بھی فراگ ہی کے لئے کام کر رہی ہو۔" عمران اُسے گھورتا ہوا بولا۔!

"کک... کیوں۔"؟

"میں یہی محسوس کر رہا ہوں، اسٹیمر پر قدم رکھتے ہی ہماری حیثیت قیدیوں کی سی ہو گئی ہے۔"

"میں کچھ نہیں جانتی۔"؟

"بنکاٹا سے نکل چلنے کی ترغیب تم ہی دیتی رہی تھیں۔"!

"محض اس لئے کہ اپنے بیان کے مطابق تم بنکاٹا ہی تک محدود رہے ہو۔ ذرا دنیا دیکھو! آہا یہ تو بھول ہی گئی... لوبیٹا کہاں ہے۔"؟

"پتا نہیں۔"!

"کیا وہ ساتھ نہیں ہے۔"؟

"اُس سے اس کے متعلق کوئی گفتگو نہیں ہوئی تھی۔"!

اُم بینی نے طویل سانس لی اُس کی آنکھوں سے آسودگی اور سکون مترشح ہونے لگا تھا۔!

"بہت دلچسپ لڑکی تھی۔" عمران مسکرا کر بولا۔

"بات کرنے تک کی تمیز تو تھی نہیں ـــ"!

"ہاں، یہ بات تو ہے... مُرغی کو عالی جناب کہتی تھی ـــ"!

"وہ آخر ہے کہاں ـــ"؟

"محل میں ہوگی ـــ"

"زیادہ تر تمہارے ساتھ رہتی تھی ـــ"!

"اگر تم میرے ساتھ اسی طرح رہو تو مار کر بھگا تو نہیں دونگا، لیکن سوال یہ ہے کہ اب ہم کہاں جا رہے ہیں ـــ"؟ عمران نے اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا ـــ

"تم کہاں جانا چاہتے ہو ـــ"؟

"شکیری... لیکن یہ اسٹیمر ـــ"!

"کیوں... اس اسٹیمر کو کیا ہوا ـــ"؟

"اس پر ہم لوگوں اور عملے کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے ـــ"!

"تو اس سے کیا ہوتا ہے ـــ"؟

"ارے یہ بنکاٹا کا سرکاری اسٹیمر بھی نہیں ہے ـــ"!

"واقعی ـــ"؟ اُم بینی اُچھل پڑی ـــ

عمران نے مایوسانہ انداز میں سر کو جنبش دے کر کہا "اسٹیمر کا عملہ کپتان سمیت کسی سوال کا جواب ہی نہیں دیتا ـــ"!

اُم بینی پُر تفکر انداز میں اُسے دیکھے جا رہی تھی ـــ دفعتہً خوفزدہ لہجے میں بولی "کہیں ہم کنگ چانگ کی گرفت میں تو نہیں آگئے ـــ"؟

"اچھا تو پھر سُنو! تم ریڈیو رُوم سے فراگ کو پُکارو گی ـــ"

"کیا مطلب ـــ"؟ وہ چونک کر بولی "یہ تم کیا کہہ رہے ہو ـــ"؟

"میں بالکل ٹھیک کہہ رہا ہوں ـــ اگر ہم کنگ چانگ کی گرفت میں آگئے ہیں تو تم اسی طرح اپنی جان بچا سکتی ہو... اور شائد ہمیں بھی بچا لو ـــ"!

"لیکن! میں فراگ سے کہوں گی کیا ـــ"؟

"یہی کہ اس وقت تم ہم لوگوں سمیت ایک اسٹیمر میں موجود ہو اور یہ اسٹیمر ساحل بنکاٹا سے جنوب کی طرف روانہ ہوا ہے... پرنس ہربنڈا ہم لوگوں کو نہ جانے کہاں لے جا رہا ہے ـــ"؟

* * *

فراگ کے فرشتوں کو بھی علم نہ ہو سکا کہ وہ اُس عمارت میں کیونکر پہونچا تھا ـــ ویسے اُس نے اندازہ لگا لیا تھا کہ وہ موکارو کے دارالحکومت پپسو میں ہے ـــ! کم از کم موکارو کے سارے آباد حصّے اُس کے دیکھے ہوتے تھے.... پردیسیوں کا داخلہ تو کچھ عرصے سے ممنوع قرار دے دیا گیا تھا ـــ پپسو میں کنگ چانگ کی تنظیم سے متعلق بھی کچھ لوگ رہتے تھے ـــ

اس چھوٹی سی عمارت میں اس کے علاوہ دو ملازم بھی تھے اِن میں سے ایک باورچی تھا اور دوسرا مختلف خدمات انجام دیتا تھا ـــ

فراگ کی آنکھ اسی عمارت... کے ایک کمرے میں کھُلی تھی ـــ اور اُس وقت سے اب تک چھ گھنٹے اسی عمارت میں گذرے تھے ـــ جن حالات کا وہ شکار ہوا تھا اُن کا تقاضہ یہی تھا کہ خاموشی سے سب کچھ دیکھتا رہے ـــ اُس نے اِن دونوں ملازمین سے بھی کسی قسم کی پُوچھ گچھ نہیں کی تھی ـــ

اُسے اِس کا علم بھی نہیں تھا کہ سمندر میں اُس آہنی حِصار میں پھنس جانے کے بعد سے اب تک کتنا عرصہ گزر رہا تھا... یا اُس کے ساتھی قیدی کا کیا حشر ہوا!

تھا۔ ۔ ۔ کسی نامعلوم آدمی کی آواز سُنتے سُنتے اچانک اُس نے تیز قسم کی میٹھی سی بُو محسوس کی تھی اور اُس کا سر چکرا گیا تھا۔ اُس کے بعد وہ کس طرح اُس حصار سے نکل کر اس عمارت تک پہونچا تھا اُسے یاد نہ آسکا۔

کوئی بڑا چکر ہے۔ ۔ ۔ وہ سوچ رہا تھا۔ لیکن ہوسکتا ہے کہ کنگ چانگ کے نام پر وہ بخش دیا جائے۔ وہ لوگ فی الحال تو یہی معلوم کرنا چاہتے تھے کہ ہونڈا کی پشت پر کون ہے؟ اور کنگ چانگ نے خلاف توقع اسے بنکاک کیوں پہونچ جانے دیا تھا۔ اس کے پاس اِن دونوں سوالات کے جواب موجود تھے۔

دوپہر کے کھانے کے بعد وہ کچھ دیر آرام کرنے کو سوچ ہی رہا تھا کہ خادم نے کسی کی آمد کی اطلاع دی۔ جسے وہ نشست کے کمرے میں بٹھا آیا تھا۔

فراگ شاہانہ انداز میں چلتا ہوا کمرے میں داخل ہوا۔ ۔ ۔ اجنبی اُسے دیکھ کر احتراماً کھڑا ہوگیا۔

”آپ آنریبل ساکاوا کے مہمان ہیں!“ اُس نے بڑے ادب سے کہا۔

”خوشی ہوئی۔“ فراگ خشک لہجے میں بولا۔

”پرائم منسٹر آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔“!

”ابھی۔ ۔ ۔ ؟“ فراگ نے سوال کیا۔

”وہ آپ کے منتظر ہیں۔“!

”چلو۔“ فراگ دروازے کی طرف بڑھتا ہوا بولا۔

باہر ایک لمبی سی کار کھڑی تھی! اجنبی نے فراگ کے لئے پچھلی نشست کا دروازہ کھولا اور خود ڈرائیور کے برابر جا بیٹھا۔

پندرہ یا بیس منٹ بعد گاڑی ایک عظیم الشان عمارت کے احاطے میں

داخل ہوئی۔ یہ غالباً وزیراعظم ساکاوا کی رہائش گاہ تھی۔

”کُتیا کا بچہ!“ فراگ نے دِل ہی دِل میں کہا اور نچلا ہونٹ دانتوں میں دبا کر رہ گیا۔ تین سال پہلے ساکاوا موکارو کی پولیس کا سربراہ تھا۔ کنگ چانگ کی تنظیم سے اکثر اُلجھتا رہتا تھا۔ بہرحال وہ اچانک ہی پرائم منسٹر نامزد کر دیا گیا تھا۔

چھوٹے قد اور گٹھیلے جسم والے اس جاپانی نے فراگ کا استقبال بڑے پُرجوش انداز میں کیا۔ چھوٹی چھوٹی تیز چمکیلی آنکھیں کسی لومڑی کی یاد دلا رہی تھیں۔

”خوش آمدید، مسٹر فراگ!“

”شکریہ۔“ فراگ نے مصافحہ کرتے ہوئے زبردستی مسکرانے کی کوشش کی تھی۔

”بیٹھو۔“ ساکاوا نے کُرسی کی طرف اشارہ کیا۔ ”میرے اُن دونوں آدمیوں نے تمہارے ساتھ مناسب برتاؤ نہیں کیا تھا۔“

”میں اِس سلسلے میں کیا کہہ سکتا ہوں، یور آنر۔ ۔ ۔“!

”تم قابل معافی ہو! انہیں محتاط رہنا چاہیئے تھا۔ ۔ ۔ خیر ہم جلد سے جلد اصل معاملے کی طرف آتے جاتے ہیں!“

”میں جوابدہی کو تیار ہوں! اور اپنی اس فروگذاشت کی بنا پر کنگ چانگ کے ہاتھوں سزا بھی پا چکا ہوں!“

”مجھے علم ہے۔“ ساکاوا مسکرایا۔

”پھر آخر مجھے کیوں پریشان کیا گیا۔“؟

”محض یہ معلوم کرنے کے لئے کہ کنگ چانگ نے معقول رقم وصول کر لینے کے بعد بھی دھوکا کیوں دیا۔“

”کنگ چانگ نے دھوکا نہیں دیا بلکہ میں نے دھوکا کھایا تھا۔“

"وہ کس طرح مسٹر فراگ —؟"

"کنگ چانگ کے ہاتھوں سزا یابی کے بعد میری ذہنی حالت ٹھیک نہیں تھی! دیوانہ وار گاڑی چلا رہا تھا، اچانک ایک حادثہ ہوتے ہوتے بچ گیا۔ لیکن لڑکی پھر بھی صدمے کی وجہ سے بیہوش ہو گئی تھی اُس کے ساتھ والا مرد بیحد نروس نظر آ رہا تھا۔ میں نے اُسے دلاسا دیا اور پیشکش کی کہ وہ جہاں کہے انھیں پہونچا دیا جائے بہر حال اُنھیں ایک اسٹیمر پر پہونچانا پڑا۔۔۔ اور وہیں سے میرے لئے دشواریاں پیدا ہونے لگیں! میں قیدی بنا لیا گیا۔۔۔ اور پھر تھوڑی ہی دیر بعد مجھے معلوم ہوا کہ ہربنڈا اُسی اسٹیمر پر بنکاٹا جائے گا۔۔۔ رفتہ رفتہ ساری باتیں کھل کر سامنے آگئیں۔۔۔ وہ لڑکی ایدلی دے ساواں تھی جو لوپیتا بھی کہلاتی ہے! فرانس کی سیکرٹ سروس سے اُس کا تعلق ہے۔۔۔۔ اور اُس کے ساتھ والا مرد جمیکن سیکرٹ سروس کا چیف ڈھمپ لوپوکا تھا—"!

"یہ میرے لئے نیا نام ہے مسٹر فراگ۔۔۔ ایدلی دے ساواں سے تو واقف ہوں—"

"میرا خیال ہے کہ ہربنڈا کو انہی دونوں نے تلاش کیا ہے—"!

"یہ بڑی قیمتی اطلاع ہے مسٹر فراگ—" ساکاوا مضطربانہ انداز میں ہاتھ ملتا ہوا بولا—"میں پچھلے سارے واقعات بھلا دینے پر تیار ہوں۔۔۔ تم بدستور میرے مہمان رہو گے۔۔۔ ہاں۔۔۔ یہ اُم بینی کون ہے—"؟

"کیوں—"؟ فراگ چونک پڑا—

"پچھلی رات سے تمہیں وائرلیس پر کال کئے جا رہی ہے—"!

"اُوہو— کیا اُس کا کوئی پیغام ریکارڈ کیا گیا ہے—"!

"ہاں— اُس کی ہر کال ریکارڈ کی گئی ہے—"

"میں سُننا چاہتا ہوں—" فراگ مضطربانہ انداز میں اُٹھ گیا۔

"بیٹھو۔۔۔ بیٹھو۔۔۔ میں یہیں منگواتا ہوں—" ساکاوا نے میز پر رکھی ہوئی گھنٹی بجائی—!

ایک باوردی خادم کمرے میں داخل ہو کر خم ہوا۔

"وہ ٹیپ ریکارڈر لاؤ—" ساکاوا نے اُس سے کہا۔

خادم واپس چلا گیا۔۔۔ فراگ کا چہرہ سُرخ ہو گیا تھا۔ اور وہ اپنا نچلا ہونٹ دانتوں میں دبائے ہوئے تھا۔

ٹیپ ریکارڈ آیا۔۔۔ اور فراگ اُم بینی کی آواز سُننے لگا جو اُسے کال کر رہی تھی—"ہلو! ڈیڈلی فراگ! ہیلو۔۔۔ اُم بینی کالنگ۔۔۔ ہیلو۔۔۔ فراگ ہیلو۔۔۔ اُم بینی کالنگ۔۔۔ تنظیم سے تعلق رکھنے والا کوئی بھی فرد میری آواز سُن رہا ہو تو آنریبل ڈیڈلی فراگ کو مطلع کر دے۔۔۔ اُم بینی اپنے مشن میں کامیاب ہو گئی ہے۔۔۔ تمام متعلقہ لوگ اسٹیمر پر موجود ہیں۔ اور اسٹیمر جنوب کی طرف بڑھ رہا ہے۔۔۔ اوور اینڈ آل—"!

بار بار یہی پیغام ریکارڈ کیا گیا تھا۔۔۔ فراگ اُٹھ کر ٹہلنے لگا۔ ساکاوا اُسے غور سے دیکھ رہا تھا۔۔۔ دفعتہً فراگ رُک کر اُس کی طرف مُڑا، اور بولا—

"میں نے اُم بینی کو بنکاٹا بھجوایا تھا کہ کسی طرح ہربنڈا کو بنکاٹا سے نکال لائے۔ جنوب کی طرف آنے کا مطلب یہ ہوا کہ اسٹیمر موکاردو ہی کی طرف آ رہا ہے—"

"خبر اچھی ہے! لیکن ہربنڈا کا اغوا۔ میں اس لئے چاہتا تھا کہ وہ موکاردو نہ آنے پائے—"!

"بہر حال کنگ چانگ کا وعدہ پورا ہو رہا ہے۔ مرینڈا آپ کے حوالے کر دیا جائے گا۔"

"اب ہم خود ہی دیکھ لیں گے مسٹر فراگ تمہیں تکلیف کرنے کی ضرورت نہیں" ساکاوا کا لہجہ خشک تھا۔

فراگ کچھ نہ بولا۔ ایک بار پھر وہ غیر مطمئن ہو گیا تھا۔ ساکاوا کی شریر طبیعت سے وہ بخوبی واقف تھا، اُسے بدلتے دیر ہی نہیں لگتی تھی۔

ساکاوا نے ہاتھ بڑھا کر فون کا ریسیور اُٹھایا۔۔ اور ماؤتھ پیس میں بولا "آجاؤ" اُس کے لہجے نے فراگ کو چوکنا کر دیا۔ وہ کسی خطرے کی بُو سونگھ رہا تھا۔۔۔ لیکن خاموش بیٹھا کسی بھی سچویشن سے نپٹنے کے لئے ذہنی طور پر تیاری کرتا رہا۔۔۔

تھوڑی دیر بعد پانچ مسلح آدمی کمرے میں داخل ہوئے اور ساکاوا نے کڑک کر کہا "اس کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال کرے دو"

فراگ نے ساکاوا کو غور سے دیکھا اور اپنے دونوں ہاتھ آگے بڑھا دیئے لیکن جیسے ہی ایک آدمی ہتھکڑیاں لے کر اُس کے قریب پہونچا اس نے پھرتی سے اُس کے ہولسٹر پر ہاتھ ڈال دیا۔ اور بائیں ہاتھ سے اُس کے پیٹ پر زوردار مکا رسید کیا۔

"آنریبل ڈرٹی ڈاگ"! وہ ریوالور کا رُخ ساکاوا کی طرف کرتا ہوا غرّایا۔ "اگر کسی نے مجھے ہاتھ بھی لگایا تو تم کتے ہی کی موت مر جاؤ گے"

چوٹ کھانے والا اپنے ساتھیوں پر جا پڑا اور پھر اُن میں سے دو کو اپنے ساتھ لیتا ہوا فرش پر ڈھیر ہو گیا۔

یہ سب کچھ چشم زدن میں ہوا تھا۔ ساکاوا نے اپنے ہاتھ اوپر اُٹھا دیئے۔

اور آنے والوں سے بولا "تم سب باہر جاؤ"!

"نہیں ٹھہرو! تم سب میرے ساتھ ہی باہر چلو گے، چلو مسٹر ساکاوا! ان لوگوں کے پاس کھڑے ہو جاؤ۔ اے! تم سب بھی اپنے ہاتھ اوپر اُٹھاؤ"!

اُنھوں نے بے چوں چرا تعمیل کی! ساکاوا اپنے آدمیوں کے قریب جا کھڑا ہوا۔۔۔ فراگ تیزی سے میز کی طرف بڑھا اور انسٹرومنٹس کے تار کھینچ کر الگ دیئے۔ پھر ریوالور کو جنبش دے کر بولا "اب تم سب میز کے قریب آجاؤ"

ساکاوا دانت پیستا ہوا آگے بڑھا۔۔۔ اُس کے پیچھے وہ پانچوں بھی تھے!

"بیٹھ جاؤ۔ لیکن تمہارے ہاتھ سروں پر ہونے چاہئیں"! فراگ غرّایا۔ خاموشی سے اُس کی تنبیہ کے مطابق تعمیل کی گئی۔

فراگ کی نظر اُن پر تھی اور وہ بائیں ہاتھ سے اپنے کوٹ کا کالر ٹٹول رہا تھا! دیکھتے ہی دیکھتے اُس نے کالر سے سوئٹر بننے کی سلائی سے مُشابہ کوئی چیز کھینچ کر نکالی اور اُن لوگوں کی طرف اُچھال دی۔۔۔ فرش پر گرتے ہی وہ ہلکی سی آواز کے ساتھ پھٹی تھی اور سُرمئی رنگ کا غبار فضا میں بُلند ہونے لگا تھا۔

فراگ تیزی سے باہر نکلا اور دروازہ بولٹ کر دیا۔ اندر سے اُن کے کھانسیوں کی آوازیں آرہی تھیں!

ریوالور والا ہاتھ اُس نے پتلون کی جیب میں ڈالا اور نہایت اطمینان سے باہر نکلا چلا آیا۔

لوگوں نے اُسے دیکھا تو، لیکن خصوصی توجہ کا شائبہ تک اُن کی آنکھوں میں نہیں تھا!

احاطے میں وہ گاڑی موجود تھی جس پر وہ یہاں لایا گیا تھا۔ ڈرائیور بھی قریب ہی کھڑا نظر آیا۔ فراگ کو دیکھتے ہی وہ پچھلی نشست کی طرف جھپٹا تھا۔ دروازہ کھول کر ایک طرف ادب سے کھڑا ہو گیا۔ فراگ نے گاڑی پر بیٹھ کر سر کو جنبش دی! ڈرائیور دروازہ بند کر کے اگلی سیٹ پر جا بیٹھا! گاڑی اسٹارٹ ہو کر پھاٹک کی طرف بڑھ گئی۔

فراگ کے اطمینان میں ذرہ برابر بھی فرق نہیں آیا تھا غالباً اس بنا پر ڈرائیور اُس کو اُسی سمت لے چلا تھا۔ جدھر سے لایا تھا۔

"پہلے مونی اُوز کی طرف چلو" فراگ نے کچھ فاصلہ طے ہو جانے کے بعد کہا۔

"بہت بہتر جناب" ڈرائیور بولا۔

مونی اُوز یہاں کی ایک ساحلی تفریح گاہ تھی۔

"ڈرائیور تیز چلو... جلد ہی واپس بھی آنا ہے"

"بہت بہتر جناب"

"تم ایک مشاق ڈرائیور معلوم ہوتے ہو" فراگ نے کچھ دیر بعد کہا۔

"شکریہ جناب... آنریبل پرائم منسٹر تیز رفتاری کے عاشق ہیں"

"میں جانتا ہوں! ہماری دوستی بیس سال پرانی ہے۔ آج میں بھی تمہاری مشاقی دیکھنا چاہتا ہوں... کالے ٹیکرے پر چڑھا سکو گے۔؟"

"کوشش کروں گا جناب! اس سے پہلے کبھی اتفاق نہیں ہوا"

"کامیاب ہو گئے تو انعام دوں گا"!

"شکریہ جناب"!

"میں اپنی بھاری جسامت کی بنا پر آج تک اُوپر نہیں پہنچ سکا"

"میں ضرور لے چلوں گا جناب"

مونی اُوز کی سب سے اُونچی چٹان کالے ٹیکرے کے نام سے موسوم تھی اور اس تفریح گاہ کا یہ حصہ عموماً دُور دُور تک سُنسان ہی پڑا رہتا تھا کبھی کبھی صرف ایڈونچر کے شائق اس کی طرف توجہ دیتے تھے۔

چٹان کے اُوپر پہونچنے میں سچ مچ ڈرائیور نے مشاقی کا ثبوت دیا۔ کئی بار ایسا محسوس ہوا تھا جیسے گاڑی پھسل کر کسی کھڈ میں جا پڑے گی!

فراگ خود ہی دروازہ کھول کر گاڑی سے اُترتا ہوا بولا "واقعی تم باکمال آدمی ہو۔ تمہیں انعام بھی دوں گا اور تمہاری سفارش بھی کروں گا میرے قریب آؤ"

ڈرائیور گاڑی سے اُتر کر اُس کے قریب پہونچا۔ فراگ کا بایاں ہاتھ کوٹ کی اندرونی جیب میں تھا۔ بالکل ایسا ہی معلوم ہو رہا تھا جیسے پرس نکال کر کوئی بھاری رقم ڈرائیور کی ہتھیلی پر رکھ دے گا۔ لیکن اچانک اُس کا داہنا ہاتھ ڈرائیور کی کنپٹی پر پڑا اور وہ داہنے پہلو کے بل گر کر بے حس و حرکت ہو گیا۔ فراگ کے ہونٹوں پر زہریلی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی۔

اُس نے بیہوش ڈرائیور کو گاڑی میں ڈالا اور گاڑی کو نیوٹرل گیئر میں ڈال کر دھکا دے دیا۔

قریباً تین سو فٹ کی اونچائی سے گاڑی سمندر میں جا پڑی۔!

اسٹیمر کی رفتار زیادہ تیز نہیں تھی۔ بالکل ایسا ہی لگتا تھا جیسے وہ کسی تفریحی سفر پر نکلا ہو۔

عمران اور اُم بینی ریڈیو روم میں تھے! اُم بینی وقفے وقفے سے فراگ کو کال کر رہی تھی لیکن ابھی تک جواب نہیں ملا تھا۔

"حیرت ہے۔" عمران سر ہلا کر بولا۔ "اتنی بڑی تنظیم ہے اور کسی کے کان پر جوں نہیں رینگتی۔"

"یہ بات نہیں ہے! اگر خاص طور پر فراگ کو کال نہ کر رہی ہوتی تو کہیں نہ کہیں سے ضرور جواب ملتا۔"

"پرنس بہت خوش ہیں۔"! عمران کچھ دیر خاموش رہ کر بولا۔

"اوہ... یہ تو بھول ہی گئی تھی... یہ چوا کوادی کس قسم کی سزا ہوتی ہے۔"

"تم نہ سنو تو بہتر ہے! انتہائی غیر رومانی اور جمالیاتی حس کو ٹھیس پہونچانے والی سزا ہے۔"! یا تو آدمی گڑگڑا کر معافی مانگ لیتا ہے۔ یا اٹھارہ گھنٹے بعد سفر آخرت اختیار کرتا ہے۔ بہرحال مجھے خوشی ہے کہ پرنس بنکاٹا سے بھاگ نکلے ورنہ چوا کوادی کے شکار ہو جاتے۔"

"واقعی بہت ضدی آدمی ہے۔"! اُم بینی نے کہا۔ کچھ اور کہنے والی تھی کہ اچانک ٹرانسمیٹر پر اُس کے نام کی کال سنائی دینے لگی۔

"اوہ... فراگ۔"! اُم بینی اُچھل پڑی۔ "وہ خود ہی بول رہا ہے۔"

"اُم بینی... اُم بینی... فراگ کالنگ۔"!

"اُم بینی... میرے پیارے..."! وہ چہکی۔

"کہاں سے بول رہی ہو...؟ کوڈ ورڈ میں بتاؤ... رد کی کوڈ...!"

اُم بینی نے سنبھل سنبھل کر بولنا شروع کیا... لیکن عمران کو ایسا ہی لگ رہا تھا جیسے کوئی نفاست پسند اور شائستہ کتا ٹھہر ٹھہر کر بھونک رہی ہو ایک بات بھی پلے نہ پڑ سکی۔ پھر دوسری طرف سے فراگ کی آواز سنائی دی... وہ بھی اسی طرح کچھ کہہ رہا تھا۔

دو منٹ بعد آوازوں کا یہ تبادلہ ختم ہوا اور اُم بینی عمران کی طرف مڑ کر پُرجوش انداز میں بولی۔ "ہم خطرے میں ہیں۔ اُس نے کہا ہے کہ جہاں بھی ہو وہیں سے اسٹیمر کا رخ جنوب مشرق کی طرف موڑ دو۔"

"وجہ...؟"

"بحث نہ کرو... پہلے کیپٹن کو ہدایت دو... پھر سب کچھ بتاؤں گی... جلدی کرو۔"

عمران ریڈیو روم سے نکل گیا... اُم بینی مضطربانہ انداز میں ٹہلتی رہی۔ "کنگ چانگ" سے اُسے پہلے ہی ہدایت مل چکی تھی کہ وہ اُس سے اپنی ملاقات فراگ پر منکشف نہ ہونے دے۔ اُس پر یہی ظاہر کرتی رہے کہ اُس کی بے اعتمادی کے باوجود بھی وہ اُسی کی وفادار رہی ہے۔ اُسی کی ہدایات پر عمل کرتی رہی ہے۔

دفعتہً اُس نے محسوس کیا کہ اسٹیمر سمت بدل رہا ہے! اطمینان کی جھلک اُس کی آنکھوں میں دکھائی دی تھی۔

پھر عمران واپس آگیا اور ہونقوں کی طرح اُس کی شکل دیکھنے لگا۔

"بہت بڑا خطرہ.... اموکارو کا پرائم منسٹر نہیں چاہتا کہ ہرہنڈا اموکارو کے ساحل پر قدم رکھے... اُس کے آدمی ہمیں گھیرنے کی کوشش کریں گے!"

"خود فراگ بھی تو یہی چاہتا تھا کہ پرنس تاہیتی سے آگے نہ بڑھ سکیں مجھے پرنسز نے بتایا تھا۔" عمران بولا۔

"تب اور بات تھی! اب موکارڈو والوں سے ہماری کھٹک گئی ہے! فراگ اب پرنس کے تحفظ کا خواہاں ہے"!

"موکارڈو کے بادشاہ کو کیا ہو گیا ہے... کیا وہ اپنی بہن کے بیٹے سے دشمنی کرے گا... ان خاندانوں کی یہ روایت تو نہیں رہی ہے"!

"میں اس سے متعلق کچھ نہیں جانتی۔"

"میرا خیال ہے کہ ہم واقعی کنگ چانگ کے چکر میں پڑ گئے ہیں" عمران طویل سانس لے کر بولا "اب اسٹیمر کا عملہ بھی ہمارے کہنے کے مطابق کام کر رہا ہے۔ جیسے ہی میں نے کپتان سے اسٹیمر کا رُخ موڑنے کو کہا اُس نے بے چون و چرا تعمیل کی ہے"!

"دیکھو! کیا ہوتا ہے۔" ام بینی نے پُرتشویش لہجے میں کہا۔

"فراگ آخر کہاں سے بول رہا تھا"

"اُس نے یہ نہیں بتایا... لیکن یہ ضرور کہا تھا کہ جلد ہی ملاقات ہوگی"!

"اچھا ہے... تم سے پیچھا تو چھوٹے"!

ام بینی یک بیک سنجیدہ نظر آنے لگی۔ اُس کی آنکھوں میں مایوسی صاف پڑھی جا سکتی تھی۔

"کیا میں تمہیں اتنی ہی بُری لگتی ہوں"؟ اُس نے بھرائی ہوئی آواز میں پوچھا!

"نہیں تو... اچھی خاصی لگتی ہو"

"تو پھر مجھ سے کیوں چھٹکارا پانا چاہتے ہو"!

"واہ! یہ بھی کوئی بات ہوئی کہ ہر اچھی چیز گردن میں لٹکالی جائے"

"تم نے دُوسروں کو یہ کیوں بتایا ہے کہ میں تمہاری بیوی ہوں"!

"اس کے بغیر تم محل میں قدم نہ رکھ سکتیں! اور اب تو ہم کھلے سمندر میں ہیں لہٰذا بیوی غرق شُد"!

"پتا نہیں تم سچ مچ احمق ہو یا حد درجہ کے سنگدل... عورتوں سے اس طرح گفتگو نہیں کی جاتی۔"

"کبھی عورت ہونے کا اتفاق نہیں ہوا، اس لئے قابلِ معافی ہوں"

"نہیں... میرا دل نہ دُکھایا کرو"!

"کیا واقعی تم فراگ سے میری گردن تُڑواؤ گی"! عمران اُسے گھورتا ہوا بولا۔

ام بینی کچھ نہ بولی۔ اُسے اس طرح دیکھتی رہی جیسے اُس سے رحم کی طالب ہو عمران بھی قبیلیوں کے سے انداز میں اُس کا مُنہ تکتا رہا۔

اچانک پرنس ہربنڈا کے نام کال شروع ہوئی۔ عمران نے ہونٹوں پر اُنگلی رکھ کر ام بینی کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

"پرنس ہربنڈا... موکارڈو کالنگ... پرنس ہربنڈا...!"

عمران نے آگے بڑھ کر سوئچ آف کر دیا۔ اور ام بینی سے بولا "میں اس کال کا جواب دُوں گا۔ تم دخل اندازی مت کرنا... وہ غالباً اسٹیمر کا نام اور نشان معلوم کرنا چاہتے ہیں"

"کوئی اُوٹ پٹانگ بات نہ کہہ دینا"

"اچھا تو تم اسی لئے میرے سر پر سوار ہو... صرف عورتوں سے بات کرنے کی تمیز نہیں ہے۔ ویسے بالکل ٹھیک ٹھاک ہوں.... تم اپنی چونچ بند رکھو"

ام بینی ہنس پڑی اور اُس کے چہرے کے قریب انگلی نچا کر بولی "بالکل روایتی شوہر معلوم ہو رہے ہو"!

عمران نے ٹرانسمیٹر کا سوئچ پھر آن کر دیا۔ کال برابر جاری تھی...!

“کون مخاطب ہے؟ . . . ہلو ہلو . . . پرنس کو کون کال کر رہا ہے”؟

“تم کون ہو”؟ دوسری طرف سے آواز آئی۔

“پرنس کا معتمد خصوصی . . . ! تم کون ہو”؟

“جہاز کا نام اور نشان بتاؤ . . . ہز میجسٹی بطورِ خاص استقبال کرنا چاہتے ہیں”

“سروانا آسٹرچ . . . !”

“کتنے میل پر ہو”؟

“بندرگاہ سے پندرہ میل کے فاصلے پر”

“اوور”

عمران سوئچ آف کرنے ہی والا تھا کہ فراگ کی آواز سنائی دی . . . شاید اپنی وہی اشاراتی زبان استعمال کر رہا تھا۔ جواب میں ام بینی بھی کچھ بولی تھی اور ٹرانسمیٹر کا سوئچ آف کرکے عمران کی طرف مڑی تھی۔

“فراگ کہہ رہا تھا کہ دشمنوں کو اطلاعات کیوں دی جا رہی ہیں جب کہ میں نے خطرے سے آگاہ کر دیا تھا” اُس نے عمران کو گھورتے ہوئے کہا۔

“ارے وہ زندگی بھر مینڈک ہی رہے گا”! عمران ہنس کر بولا “ہمارا اسٹیمر موکارو سے چالیس میل کے فاصلے پر جنوب مشرق میں مڑ گیا تھا۔ اور اسٹیمر کا نام اور نشان بھی میں نے غلط بتایا تھا۔ مینڈک سے زیادہ عقل رکھتا ہوں . . . آدمی ہوں”!

“میں خواہ مخواہ تمہارے لئے فکرمند رہتی ہوں” وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی مسکرائی۔ چند لمحے اسی طرح دیکھتی رہی پھر بولی “اب میں اُسے صحیح پوزیشن سے آگاہ کئے دیتی ہوں”!

“ضروری نہیں”

“کیا مطلب”؟

“اب میں کسی پر بھی اعتماد نہیں کر سکتا! پرنس ہربنڈا میری ذمہ داری ہے۔ پرنسز ٹالالوآ نے اُسے میرے سپرد کیا ہے”؟

“صرف تم سے یا پرنس کے باڈی گارڈز سے کیا ہو سکے گا! فراگ بہت طاقتور ہے”!

“گدھا ہے اوّل درجے کا! اگر میں نہ ہوتا تو موکارو والے اُسے کافی میں بیہوشی کی دوا دے کر اٹھا لے جاتے”!

“وہ احمق نہیں ہے۔ صرف تمہارا امتحان کرنا چاہتا تھا”

“میرا امتحان . . . ! میں تو اسکول لیونگ میں بھی فیل ہو گیا تھا”!

“بہر حال! فضول باتیں چھوڑو! میں اُسے تمہاری حکمتِ عملی سے آگاہ کرنے جا رہی ہوں”!

“گردن کٹواؤ گی میری”! عمران نے خوفزدگی کی اداکاری کرتے ہوئے کہا۔

“وہ مجھے زندہ نہیں چھوڑے گا”!

“مجھ پر اعتماد کرو”

“کیا یاد نہیں کیسی بے عزتی سے نکالی گئی تھیں”؟

ام بینی ہنس پڑی، پھر بولی “میں تمہیں سب کچھ بتا دوں گی لیکن ابھی اس کا وقت نہیں آیا . . . مجھ پر اعتماد کرو . . . فراگ تمہارا دشمن نہیں ہے . . . !”

“تو پھر وہ سب کچھ . . . ”؟

“اُسے بھول جاؤ . . . فراگ کی باتیں دیر سے سمجھ میں آتی ہیں! آخر کنگ چانگ کا نائب ٹھہرا”

"اچھا۔۔۔!" عمران مُردہ سی آواز میں بولا "جو دل چاہے کرو۔!"

ام بینی نے دوبارہ ٹرانسمیٹر کا سوئچ آن کیا اور فراگ کو کال کر کے گوڈورڈز میں صُورتِ حال سے آگاہ کرنے لگی۔۔۔ عمران سر جھکائے کھڑا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے اُس نے خود کو حالات کے رحم وکرم پر چھوڑ دیا ہو۔!

گفتگو ختم کر کے ام بینی نے ٹرانسمیٹر بند کر دیا اور عمران کا ہاتھ پکڑ کر کھینچتی ہوئی عرشے کی طرف لے چلی "تم خواہ مخواہ ڈرے جا رہے ہو" وہ اُس سے کہہ رہی تھی۔ "فراگ تم سے بہت خوش ہے! ابھی ابھی اُس نے کہا ہے کہ وہ تمہاری غلط فہمی دُور کر دے گا۔"!

"واقعی۔؟" عمران چہکا! "تو تم میری غلط فہمی ہو"

"اچھا۔۔۔ اچھا سالو۔۔۔ ایک دن تمہیں بھی ٹھیک کر دوں گی۔"

وہ ریلنگ کے پاس آ کھڑے ہوئے۔ حدِّ نظر تک چمکیلا سمندر پھیلا ہوا تھا سُورج غروب ہونے میں ابھی دو ڈھائی گھنٹے کی دیر تھی۔ عمران نے گلے میں لٹکی ہوئی دُوربین اٹھائی اور اطراف وجوانب میں نظر دوڑانے لگا۔

دفعتہً پُشت سے جیمسن کی آواز آئی۔ "ہم بھی آ جائیں جناب۔"!

"یہاں کیا رکھا ہے۔" عمران نے مُڑ کر جھلاہٹ کا مظاہرہ کیا۔

"پرنس تشویش میں مبتلا ہیں، اُن کے پاس صرف آدھی بوتل رہ گئی ہے۔"

"اُٹھا کر پھینک دو سمندر میں مردود کو۔" عمران نے اُردو میں کہا۔

"وہ آپ کی شادی پر بے حد خوش ہیں۔"

"فاقے کرے گا۔۔۔ ہر وقت پائی پائی کا حساب لیتی رہتی ہے۔!"

"ذرا دُوربین مجھے دینا۔" دفعتہً ام بینی بولی۔

"فکر نہ کرو۔۔ میں پہلے ہی دیکھ چکا ہوں۔۔۔ تین لانچیں ہیں۔"!

"اگر دشمنی کی ہوئیں تو۔۔۔۔؟"

"تب بھی پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔" عمران نے کہا اور جیمسن سے بولا۔ "تُم کیبن میں جاؤ، جوزف پر نظر رکھنا۔"

وہ چلا گیا۔۔۔ سامنے سے آنے والی لانچیں اب دُوربین کے بغیر بھی دکھائی دینے لگیں تھیں۔ دُوربین ام بینی کے ہاتھ میں تھی اور وہ انہیں دیکھے جا رہی تھی۔ دفعتہً پُر مسرت لہجے میں چیخی۔ "اپنی ہی کشتیاں ہیں۔"

"کیسے معلوم ہوا۔"؟

"ایک پر جھنڈا ابھی موجود ہے میں ریڈیو رُوم میں جا رہی ہوں۔"

"ارے۔۔۔ ارے۔۔۔ مجھے یہاں تنہا نہ چھوڑو۔۔۔" عمران اُس کے پیچھے دوڑتا ہوا بولا۔ لیکن وہ ریڈیو رُوم میں جانے کی بجائے کیپٹن کے کیبن کی طرف بڑھ گیا تھا۔

کیپٹن اُسے دیکھ کر اُٹھ گیا۔

"بیٹھو۔۔۔ بیٹھو۔۔۔" عمران ہاتھ ہلا کر بولا۔ اور جیبی ٹرانسمیٹر نکال کر اُس کا سوئچ آن کیا۔

اُم بینی کی آواز سُنائی دی۔ وہ آنے والی لانچوں سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ "ہیلو کے سی۔۔۔ ہیلو کے سی۔"

کے سی شاید کنگ چانگ کا مخفف تھا! پھر اُس نے دبی گوڈورڈز والی زبان سُنی! اور دوسری طرف سے ملنے والا جواب بھی سُنا! ایک بھاری مردانہ آواز تھی۔!

ٹرانسمیٹر جیب میں رکھ کر وہ آہستہ آہستہ کیپٹن کو کچھ ہدایات دینے لگا۔ ٹھیک اُسی وقت ام بینی کیبن میں داخل ہوئی۔ عمران اُن نے اُسے گھور کر دیکھا شاید یہاں اُس کی موجودگی پسند نہیں کرتا تھا۔ لیکن ام بینی اُسے نظر انداز کر کے بولی

وہ کہہ رہے ہیں کہ متعلقہ افراد لانچوں میں منتقل ہوجائیں۔"

"اس سے کیا ہوگا"؟ عمران مسمسی صورت بنا کر بولا۔

"موکارو کی کشتیاں اپنی حدود سے نکل کر اسٹیمرز کو گھیر رہی ہیں۔ اُن میں ایسی کشتیاں بھی موجود ہیں جن پر توپیں نصب ہیں۔"

"تب، تو میں بھی یہی مشورہ دوں گا جناب!" کیپٹن نے عمران سے کہا۔ "پولس اگر اسٹیمر پر نہ ہوتے تو کوئی ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ لیکن آپ یہ نہ سمجھئے گا کہ اسٹیمر یہاں سے واپس بھی ہو سکتا ہے۔ ہم ان لانچوں پر نظر رکھیں گے۔"

عمران کی آنکھوں میں گہری تشویش کے آثار تھے... کچھ دیر بعد اُس نے کہا۔ "اچھی بات ہے... کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی ہے۔"

کچھ بعد وہ اُسی لانچ میں تھے جس پر جھنڈا نصب تھا۔ لانچ کا عملہ جوزف کے لئے تعظیماً جھکا تھا۔

عمران نے ظفر، جیمسن اور جوزف کو تاکید کر دی تھی کہ وہ اپنی زبانیں بند رکھیں، ہر معاملے کو وہ خود ہی دیکھے گا... اُم بینی لانچ کے عملے سے گھُل مل کر باتیں کر رہی تھی۔ عمران نے محسوس کیا کہ وہ لوگ اُم بینی سے بھی احترام کے ساتھ پیش آرہے ہیں۔ خود اُسے کسی نے گھاس بھی نہیں ڈالی تھی! اُم بینی نے بھی شاید اسے محسوس کیا تھا، لہٰذا پہلی ہی فرصت میں اُس کی تشفی خاطر کی کوشش کی تھی۔!

"میں نے مصلحتاً انہیں تمہاری اہمیت سے آگاہ نہیں کیا۔"؟

"مم۔... میری... اہمیت"؟ عمران نے معصومیت سے کہا۔

"ہاں... ہاں... یہی کہ میں تمہیں کتنا چاہتی ہوں۔"

"اب تو میں خود ہی آگاہ کردوں گا۔" عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اور وہ ہنستی ہوئی پھر وہاں سے چلی گئی۔!

اب تینوں لانچوں پر جھنڈے نظر آرہے تھے! لیکن یہ اُس جھنڈے سے مختلف تھے جو ایک لانچ پر پہلے نظر آرہا تھا۔

اُم بینی نے بعد میں بتایا کہ وہ موکارو کے جھنڈے تھے اور مصلحتاً لگائے گئے تھے۔

سُورج غروب ہو چکا تھا! لانچوں کی تیز رفتاری سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ جلد سے جلد کہیں پہونچنا چاہتے ہیں۔

پھر اندھیرا پھیلنے لگا لیکن جلد ہی چاند نے افق سے سر اُبھارا تھا۔! اور پھر بہت دُور روشنیاں دکھائی دی تھیں۔ ام بینی ایک بار پھر عمران کے پاس آئی۔

"ہم پوناری میں اُتریں گے" اُس نے کہا۔

"یہ کیا چیز ہے"؟

"ایک چھوٹا سا جزیرہ! بس یہ سمجھ لو کہ یہاں لنگ چانگ ہی کی حکومت ہے۔"

"آخر یہ لنگ چانگ ہے کیا چیز... کم از کم اس کا ذریعہ معاش ہی بتا دو۔"

"تم نہیں جانتے...؟"

"میں کیا جانوں...؟"

"چلو یہ بھی معلوم ہو جائے گا... خود ہی دیکھ لوگے۔"!

پوناری کے ساحل پر وہ خاموشی سے اُتر گئے۔ لانچیں ایک دُور افتادہ کنارے پر ٹھہری تھیں۔ یہاں سے گودی کی روشنیاں خاصے فاصلے پر تھیں۔ بقیہ سفر جیپوں کے ذریعے طے ہوا تھا۔ آبادی میں داخل ہوتے ہی ایسا

محسوس ہوا جیسے کسی بہت بڑے شراب خانے میں داخل ہوگئے ہوں۔ فضا میں شراب کی بو پھیلی ہوئی تھی۔!

"اُوہ... اُوہ..." جوزف بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔ "ہم کہاں آگئے ہیں۔"؟

"خاموشی ہی مناسب رہے گی یور ہائی نس۔" عمران نے آہستہ سے کہا۔

"یہاں گھر گھر شراب کشید کی جاتی ہے! اور ہماری تنظیم اُسے دوسرے جزائر تک غیر قانونی طور پر پہنچاتی ہے۔" اُم بینی نے عمران کے کان میں کہا۔ "شاید اسی سے ہمارے متعلق کسی قدر اندازہ لگا سکو۔"!

عمران کچھ نہ بولا... ظفر اور جیمسن بھی زور زور سے سانس کھینچ رہے تھے۔

"آپ کو کیا تکلیف ہے حضرات!" عمران تیکھے لہجے میں بولا۔

"فضا توبہ شکن محسوس ہورہی ہے، یور میجسٹی۔"!

"مُرغا بنا دوں گا اگر بکواس کی۔"

وہ ایک مختصر سی عمارت میں اُتارے گئے تھے چھوٹے چھوٹے مکانوں کی بستی تھی تاہیتی یا بنکاٹا کی طرح یہاں ترتیب یا حسن کا شائبہ بھی نہ تھا۔

"کیا فرانگ یہیں ہے۔"؟ عمران نے اُم بینی سے پوچھا۔

"نہیں... انھیں بھی کہیں سے اُس کا پیغام ملا تھا۔ مگر اب ایک دُشواری آپڑی ہے۔"

"کیسی دُشواری۔"!

"ہمیں یہاں دو دن قیام کرنا پڑے گا۔ میں پہلی بار آئی ہوں۔ میرا سر گھوما جارہا ہے یہاں پھیلی ہوئی بُو مجھے پاگل بنا دے گی۔"

"لیکن پرنس مربنڈا کا خیال ہے کہ اگر وہ یہاں کے بادشاہ بنا دیئے جائیں تو مُفت کام کریں گے۔"! جیمسن بول پڑا۔

"تم بکواس مت کرو۔" ظفر بولا۔

اُس رات اُنھوں نے بڑے بدذائقہ کھانے کھائے تھے اور جوزف کے لیے "ہوم میڈ" شراب مہیا کی گئی تھی۔ وہ بہت مگن تھا۔ بار بار عمران سے کہہ رہا تھا۔ "آج اتنے دِنوں کے بعد دماغ گرم ہوا ہے باس!... میرا ماموں جائے جہنم میں... میں تو یہیں رہوں گا۔ امپورٹڈ مال بکواس ہوتا ہے۔ اتنے دِنوں سے یہی لگ رہا تھا۔ جیسے شراب نہیں شوربہ پی رہا ہوں۔"!

"تجھے تو ردیاں لگ رہی ہیں۔ چُپ چاپ شہزادہ بنا رہ ورنہ کھال گرا دوں گا۔"!

"بنا تو ہوا ہوں۔" جوزف سہم کر بولا۔

"ارے یہ شہزادگی کی باتیں ہیں کہ تو کنٹری وائین کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملاتا رہے۔"!

"کیا کروں باس! مجھے امپورٹڈ سے نشہ نہیں ہوتا ہے۔"

"قصور میرا ہی ہے... شراب پلا پلا کر تیرے منیرز تباہ کر دیئے۔"!

"اب میں کیا کروں باس! میرا مقدر ہی ایسا ہے۔" وہ روہانسا ہو کر بولا۔

رات انہیں اِسی عمارت میں بسر کرنی تھی۔ عمران کا اندازہ تھا کہ وہ بستی کی سب سے اچھی عمارت ہے۔ حالانکہ اُس کا فرش بھی کچا تھا۔

بڑی مشکل سے نیند آئی، کیونکہ شراب اور دھوئیں کی ملی جلی بُو دماغ پھاڑے دے رہی تھی۔!

دفعتہً رات کے کسی حصے میں عمران کو جھنجھوڑ کر جگایا گیا۔ وہ سونا نہیں چاہتا تھا لیکن پھر بھی نیند آہی گئی تھی۔ کیروسین لیمپ کی روشنی میں فرانگ کا چہرہ نظر آیا۔ اُس کے ہونٹوں پر عجیب سی مسکراہٹ تھی۔!

"ب... باس...!" عمران ہکلایا۔

"میں تمہاری زبان سے یہی سُننا چاہتا تھا... اٹھو... بیحد ضروری باتیں کرنی ہیں۔"

وہ اُسے دوسرے کمرے میں لایا۔ یہاں تین آدمی اور بھی موجود تھے۔

"یہ موکارو کے تین معزز ترین افراد ہیں۔ اور شاہی خاندان کے وفادار ہیں۔" فراگ نے تعارف کرایا۔

عمران کچھ نہ بولا۔ صرف تھوڑا سا خم ہوا تھا۔

"آج ہی موکارو اطلاع پہونچ گئی تھی کہ پرنس سزا سے بچنے کیلئے فرار ہوگیا ہے۔" فراگ بولا۔

عمران اب بھی خاموش کھڑا رہا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے اُن لوگوں سے بیحد مرعوب اور متاثر ہوا ہو۔

"اِن کا مشورہ نہیں ہے کہ پرنس ابھی ہنکاٹا جائے۔"

"گ... کیوں... یور آنر۔"؟

"تم نہیں جانتے! بیٹھ جاؤ... میں تمہیں بتاؤں گا۔"

عمران بیٹھ گیا... موکارو کے لوگ بھی خاموش تھے۔

فراگ بولا۔ "یہ بات پایۂ ثبوت کو پہونچ چکی ہے کہ موکارو پر ساکاوا کی حکومت ہے۔ بادشاہ بے بس ہو چکے ہیں۔"

"ساکاوا کون ہے۔"؟

"تم اتنے لاعلم ہو۔"؟ فراگ حیرت سے بولا۔

"میں صرف اپنے کام سے کام رکھتا ہوں یور آنر...!"

"خیر... سُنو! تین سال پہلے ساکاوا موکارو کی پولیس کا سربراہ تھا۔ اور لوگ اُس سے نفرت کرتے تھے۔ آہستہ آہستہ وہ بادشاہ کی ناک کا بال بن بیٹھا... اب وہ پرائم منسٹر ہے! بادشاہ کی طرف سے خود احکامات صادر کرتا ہے۔ اُس کی تین جنگی کشتیاں ہربنڈا کا اسٹیمر تلاش کرتی پھر رہی ہیں۔"

"تو کیا وہ یہ سمجھتا ہے کہ پرنس کسی استحقاق کی بنا پر اس سے ٹکرا جائیں گے۔"؟

"نہیں! یہ بات نہیں ہے... میں موکارو ہی سے آرہا ہوں اور میں نے وہاں بہت کچھ دیکھنے اور سمجھنے کی کوشش کی ہے۔! اس کے بارے میں پھر بات کریں گے... اِس وقت تو یہ معززین صرف اس لئے آئے ہیں، کہ پرنس کو ہنکاٹا جانے سے روک دیں۔"

"اس پر بھی ہم مناسب موقع پر گفتگو کریں گے۔" عمران نے کہا۔

"یہ پرنس سے ملنا چاہتے ہیں۔"

"صبح سے پہلے ناممکن ہے باس...! مجھ میں اتنی ہمت نہیں ہے کہ انہیں اِس وقت تکلیف دوں۔"

"یہ تو کرنا ہی ہے کسی نہ کسی طرح، یہ اِسی وقت واپس جائیں گے۔"

"ذرا علیحدگی میں میری ایک بات سُن لیجئے۔"

"اچھا... اچھا...!" فراگ اٹھتا ہوا بولا۔

وہ اُٹھ کر باہر آئے۔ عمران نے آہستہ سے پوچھا۔ "کیا آپ ان تینوں پر اعتماد کر سکتے ہیں۔"؟

"میں احمق نہیں ہوں... یہ ساکاوا کے جانی دشمن ہیں۔"

"اچھی بات ہے... میں پرنس کو جگاؤں گا نہیں... وہ انہیں سوتے ہی میں دیکھ سکتے ہیں۔"

”کیوں احمقانہ باتیں کرتے ہو۔“ فراگ غصیلے لہجے میں بولا۔ ”میں خود جگاؤں گا۔ یہاں سب میرے پابند ہیں۔ پرنس ہوگا بنکاٹا میں۔“

”آپ میرا مطلب نہیں سمجھے۔ یہاں کی فضا میں ایسی بُو رچی بسی ہے کہ پرنس بے قابو ہو گئے۔ برانڈی اور وہسکی پینے والے اگر ٹھرّے کی دو بوتلیں چڑھا جائیں تو کیا حال ہوگا۔“؟

”اوہ — یہ بنکاٹا والے سدا کے ندیدے ہیں۔ خدا سمجھے۔۔۔ خیر ویسے ہی دکھا دیں گے۔ شاید یہ لوگ اپنا اطمینان کرنا چاہتے ہیں۔“!

اُن لوگوں سے کہا گیا کہ سفر کی تکان کی وجہ سے پرنس کی طبیعت خراب ہو گئی ہے اس لئے جگانا مناسب نہ ہوگا۔ البتہ سوتے میں ”زیارت“ کی جا سکتی ہے۔“

وہ لوگ اس پر تیار ہو گئے۔ اُن میں سے ایک نے سگریٹ کا پیکٹ نکالا اُس میں سے ایک سگریٹ منتخب کی اور پھر سگریٹ کا لمبا سا ہولڈر نکالا اور اُسے ہونٹوں میں دبائے ہوئے اُن کے ساتھ چلنے لگا۔ لیکن سگریٹ ابھی ہاتھ ہی میں تھی۔! عمران نے اُسے گھور کر دیکھا اور سر کو خفیف سی جنبش دی! لیکن جیسے ہی وہ جوزف والے کمرے میں قدم رکھنے لگا اُس نے ہاتھ بڑھا کر اُس کے ہونٹوں سے ہولڈر نکال لیا وہ جھلا کر مُڑا، اور کڑک کر بولا — ”یہ کیا بیہودگی ہے۔“؟

فراگ اور اُس کے دونوں آدمی بھی پلٹ پڑے۔

”پرنس کے حضور یہ بدتمیزی ہوگی۔“ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا — لاؤ سگریٹ بھی مجھے دو، یہاں پرنس سے زیادہ معزز کوئی بھی نہیں ہے۔“

”کیوں بکواس کرتا ہے، لا ہولڈر مجھے دے۔“

لیکن عمران نے دُوسرے ہی لمحے میں اس کے جبڑے پر ایک زوردار ہاتھ رسید کر دیا۔ وہ پُشت والی دیوار سے ٹکرایا۔ اور بعد سے زمین پر بیٹھ گیا۔

”یہ کیا کر رہے ہو“؟ فراگ غرا کر عمران کی طرف جھپٹا۔

”ذرا ٹھہریئے۔۔۔۔ اِس ہولڈر کا جائزہ لیجئے۔۔۔ اگر اِس میں سے زہریلی سوئی برآمد نہ ہو تو مجھے گولی مار دیجئے گا۔“!

”خبردار! کوئی اپنی جگہ سے جنبش نہ کرے۔“ اچانک مار کھا کر گرنے والا دہاڑا۔ اُس نے ریوالور نکال لیا تھا۔!

”اوہ۔ تو یہ بات ہے۔“ فراگ کا لہجہ بیحد سرد تھا۔

”ہاں! وہ اُٹھتا ہوا بولا۔ ”مرینڈا کو مرنا ہی پڑے گا۔ تم اپنے ہاتھ اُوپر اُٹھاؤ۔“

”تُو کنگ چانگ سے غداری کر رہا ہے اِسے سوچ لے۔“ فراگ اپنے ہاتھ اُٹھاتا ہوا بولا۔ بقیہ دونوں آدمیوں نے بھی ہاتھ اُٹھا دیئے تھے۔ لیکن عمران جُوں کا توں کھڑا رہا۔

”جہنم میں جائے کنگ چانگ۔“ ریوالور والا کہہ رہا تھا۔ ”اب میرے وزیر تجارت بن جانے کا امکان روشن ہو گیا ہے۔۔۔ اِے تو بھی اپنے ہاتھ اُٹھا۔“ اُس نے عمران کو للکارا۔

عمران نے بوکھلائے ہوئے انداز میں ہاتھ اُٹھا دیئے تھے اور اسی حرکت کے دوران میں وہ سگریٹ ہولڈر اُس کے ہونٹوں میں جا دبا تھا۔

ریوالور والے نے سسکاری لی اور اُس کا ریوالور والا ہاتھ بے اختیاری میں چہرے کی طرف اُٹھتا چلا گیا۔

ٹھیک اُسی وقت عمران کی ٹھوکر اُس کے ہاتھ پر پڑی تھی۔ ریوالور دُور جا گرا

اور وہ دونوں ہاتھوں سے اپنا دایاں گال دباتے فرش پر ڈھتا چلا گیا۔

"شاباش" فراگ چنگھاڑا۔

ریوالور والا فرش پر گر کر بے حس و حرکت ہو چکا تھا۔

عمران نے جھپٹ کر ریوالور اُٹھایا تھا اور اُس کا رُخ اُس کے دونوں ساتھیوں کی طرف کر دیا تھا۔

"اوہ۔ عمران۔۔۔ اوہ۔۔۔ میرے پھرتیلے چیتے۔۔۔" فراگ شکار پر جھکتا ہوا بولا۔ چند لمحے اُسے ٹٹولتا رہا پھر سیدھا ہو کر پُر مسرت لہجے میں چنگھاڑا "جہنم رسید ہوا۔ اور اب تم دونوں بتاؤ، حرامزادو۔۔۔!"

"آنریبل فراگ! ہم وفادار ہیں۔! اِس کالی بھیڑ کو کبھی نہ پہچان سکے! بس اتنا ہی قصور ہے ہمارا۔۔۔ ورنہ ہم بھی اس کا ساتھ دیتے" اُن میں سے ایک ہانپتا ہوا بولا۔! "اُس نے ہمارے ہاتھ بھی تو اُٹھوا دیئے تھے۔"

"اس کا فیصلہ صبح کو ہو گا" عمران بولا "فی الحال خود کو پرنس کا قیدی سمجھو!"

"ہم تیار ہیں۔۔۔ ہمیں قید کر دو۔۔۔ اُس وقت تک روکے رکھو۔ جب تک کہ آنریبل کا اطمینان نہ ہو جائے۔"

فراگ نے سچ مچ اُن دونوں کو ایک کوٹھڑی میں بند کر دیا۔ اس ہنگامے کے دوران میں جوزف کے علاوہ اور سب جاگ پڑے تھے۔

"اِس لاش کا کیا ہو گا"؟ عمران نے پوچھا۔

"پڑی رہنے دو، صبح کو دیکھا جائے گا" فراگ نے لاپرواہی سے کہا، پھر بولا "تم نے کیسے اندازہ کر لیا تھا کہ وہ ہولڈر دراصل بلو پائپ ہے۔ اور اُس میں زہریلی سوئی موجود ہے"؟

"اگر وہ فوراً ہی ہولڈر میں سگریٹ لگا لیتا تو مجھے شبہ نہ ہوتا لیکن اُس نے

صرف ہولڈر ہونٹوں میں دیا تھا اور سگریٹ ہاتھ ہی میں رکھی تھی۔"

"میں نے قطعی دھیان نہیں دیا تھا"!

"میں اِسی لئے بنکاٹا کے محلات میں نمایاں حیثیت رکھتا ہے باس! میری چھٹی حس کسی گوریلے کی جبینی کی طرح ہر وقت بیدار رہتی ہے۔"

فراگ نے اُم بینی کا بازو پکڑ کر عمران کی طرف دھکیلتے ہوئے کہا "لے جا۔۔۔! سچ مچ تجھے بخش دی۔"!

اُم بینی عمران سے ٹکرائی تھی اور وہ کراہتا ہوا زمین پر اکڑوں بیٹھ گیا تھا۔

"کیا ہوا"؟ فراگ کے لہجے میں بوکھلاہٹ تھی۔

"پھانسی دے مگر عورت نہ دے" عمران گلوگیر آواز میں بولا۔

"کیا بکواس ہے"؟

"میری سمجھ میں نہیں آتا کہ عورت کا کیا کروں" عمران نے کچھ ایسے لہجے میں کہا کہ فراگ کو ہنسی آگئی۔

"ارے یہ ایسا ہی ہے" اُم بینی دانت پیس کر بولی "اب تک مجھے یہی محسوس ہوتا رہا ہے جیسے ریت کی بوری کے ساتھ وقت گزار رہی ہوں۔"

"واقعی تو عجیب ہے میرے شیر۔۔۔ چل اُٹھ اب سو جا۔۔۔ صبح باتیں کریں گے۔ میری تقدیر نے کیسا تحفہ عطا کیا ہے واہ" ! فراگ عمران کا بازو پکڑ کر اٹھاتا ہوا بولا۔

پھر وہ خود کہیں اور چلا گیا تھا۔ اور وہ سب اُسی کمرے میں چلے آئے تھے۔ جہاں شب بسری کی ٹھہری تھی۔!

اُم بینی عمران کو زہریلی نظروں سے گھورے جا رہی تھی۔ اور جیمسن کے دانت نکلے پڑ رہے تھے۔ جوزف اب بھی بے خبر سو رہا تھا۔

"دانت بند کر مور چھل! ورنہ پوپلا کر دوں گا۔" عمران نے اردو میں کہا۔!

"اب کیا بکواس ہو رہی ہے میرے خلاف"؟ ام بینی چنچنائی۔

"تت... تم آرام کرو... بہت تھک گئی ہو۔" عمران نرم لہجے میں بولا

"خاموش رہو۔ مجھے تمہاری ہمدردی کی ضرورت نہیں ہے۔ ابھی ابھی تم مجھے قتل کر چکے ہو۔"! ام بینی یہ کہتی ہوئی اپنے بستر پر جا پڑی۔

"واقعی! آپ بہت سنگدل ہیں یور میجسٹی۔"! جمیسن عمران کے قریب پہونچ کر آہستہ سے بولا۔

"جا کر سو جاؤ۔ ورنہ سچ مچ ہاتھ پیر توڑ کر رکھ دوں گا۔" عمران آنکھیں نکال کر بولا۔

اس کے بعد وہ سب تو پھر سو گئے تھے۔ لیکن عمران جاگتا رہا تھا۔

دوسری صبح فراگ سے پھر ملاقات ہوئی۔ وہ خود ہی آیا تھا۔ اور صرف عمران کو اپنے ساتھ لے کر وہاں سے کسی نامعلوم منزل کی طرف روانہ ہو گیا تھا۔!

"ان دونوں کا کیا ہوگا۔"؟ عمران نے کہا۔ "لاش تو صبح مجھے وہاں نہیں نظر آئی تھی۔"

"ان باتوں میں ذہن کو مت الجھاؤ۔ لیکن میں تمہیں بتاتا ہوں کہ میری تنظیم میں کالی بھیڑیں موجود ہیں۔"

"کہاں نہیں ہوتیں۔"؟

"یہ تینوں موکارو کے باشندے اور میری تنظیم سے منسلک تھے۔ لیکن موکارو میں کوئی نہیں جانتا کہ وہ کنگ چانگ کے آدمی ہیں۔ تم اسی سے اندازہ لگا سکتے ہو کہ مرنے والا وزیر تجارت بننے کے خواب دیکھ رہا تھا۔"

"کس بات کا اندازہ لگا سکتا ہوں۔"؟ عمران نے سوال کیا۔!

"اسی کا کہ یہ کس رتبے کے لوگ ہیں۔"

"میں سمجھ گیا۔"

"لیکن! اب میں موکارو کے لوگوں پر اعتماد نہیں کر سکتا۔ ہو سکتا ہے یہ دونوں میرے ہی وفادار ہوں۔ لیکن کسی وقت بھی بدل سکتے ہیں۔ موکارو کے پانی میں وفا نہیں ہے۔"

"تو پھر اس کا مطلب یہ ہوا کہ میں پرنس کو لے کر کہیں اور چلا جاؤں۔" عمران بڑبڑایا۔

"نہیں... عمران۔! اب میں ساکاوا کے چیتھڑے اڑا دینے پر تل گیا ہوں۔"!

"لیکن آپ کیا کر سکتے ہیں؟ جب کہ وہاں قدم بھی نہیں رکھ سکتے۔"

"ہونہہ۔! میں قدم نہیں رکھ سکتا۔ ارے میں وہیں سے آ رہا ہوں۔" فراگ نے کہا۔

چند لمحے خاموش رہ کر بولا۔ "میں تمہیں اپنے حیرت انگیز سفر ہی کی داستان ہی تو سنانے کے لئے کسی پُر سکون جگہ کی تلاش میں نکلا ہوں۔ پوینا ری میں چکرانے والی یہ بدبو مجھے بھی پسند نہیں ہے۔"!

ساحل پر پہونچ کر فراگ نے گاڑی روکی! اور عمران کو لئے ہوئے اپنی اسی لانچ میں داخل ہوا، جس پر اس نے تاہیتی سے موکارو تک کا سفر کیا تھا۔

"آہا—یہ تو جنت ہے—"! عمران نے خوش ہو کر کہا۔ "زندگی میں پہلی بار ایسا بحری عشرت کدہ دیکھا ہے—"

"تم مجھے پڑھے لکھے آدمی بھی معلوم ہوتے ہو—"!

"پروٹوزوا سے لے کر خلائی سفر تک کا علم رکھتا ہوں—"!

"بہت خوب—"! وہ اُسے غور سے دیکھتا ہوا بولا۔ "پرنس کے باڈی گارڈز کی قومیت کیا ہے—"؟

"ایرانی ہیں—پرنس کے ساتھ ہی آئے تھے—"!

"ٹھیک ہے اُنھیں بھی جزائر کی سیاست سے کوئی سروکار نہیں ہو سکتا—"

"قطعی نہیں—"!

"اچھا—! اب میں تمہیں اپنے سفر کے حالات سُناتا ہوں—" فراگ نے کہا—اور اپنی حکمتِ عملی کی داستان شروع کر دی۔۔۔ عمران بڑے غور سے سنتا رہا—کہیں کہیں اُس نے جوش کا اظہار بھی کیا تھا—جیسے ہی فراگ ڈرائیور اور گاڑی سے چھٹکارا پانے والے مرحلے پر پہونچا—عمران نے اُٹھ کر اُس کے گرد ناچنا شروع کر دیا۔

"بیٹھو۔۔۔ بیٹھو! دلیر آدمی میں تمہیں بھی اپنے سے کم نہیں سمجھتا—" فراگ نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔ "تمہارا پچھلی رات والا کارنامہ مجھے زندگی بھر یاد رہے گا—ایسا ذہن اور جلد فیصلہ کرنے والا تھا—"

"شکریہ! یور آنر۔۔۔"! عمران اُس کے سامنے والی آرام کرسی پر بیٹھتا ہوا بولا۔

فراگ نے چند لمحے خاموش رہ کر کہا—"پھر میں اپنی تنظیم سے تعلق رکھنے والوں میں چلا گیا تھا—اور وہ تینوں مجھے ایک بڑے صندوق میں بند کر کے موکارو سے نکال لائے تھے۔۔۔ مگر۔۔۔ وہ نمک حرام لازمی گا—کالی بھیڑ نکلا۔۔۔ خدا کی پناہ—! اگر وہ اسی طرح سگرٹ ہولڈر ہونٹوں میں دبائے ہوئے کمرے میں داخل ہو جاتا تو پرنس ہماری لاعلمی ہی میں ختم ہو جاتا اور صبح سے پہلے تم اُسے لاش سمجھنے پر تیار نہ ہوتے—"

"یہ بات تو ہے—" عمران سر ہلا کر بولا۔

"اور وہ سُوّر کا بچہ لازمی گا چُپ چاپ موکارو پہونچ کر ساکاوا کے کان میں پھونک دیتا کہ وہ نہایت خاموشی سے اُس کی خدمت انجام دے آیا ہے—"

"آخر موکارو میں کیا ہو رہا ہے—"؟ عمران نے سوال کیا۔

"تم یہ نہ سمجھنا کہ بادشاہت کا کوئی چکر ہے! موکارو کے عوام نے ساکارا کو اسی لئے برداشت کر لیا ہے کہ وہ بادشاہ کو پسند ہے—"!

"پھر کیا بات ہو سکتی ہے—"؟ عمران نے اُسے ٹٹولنے والی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ساکاوا نہیں چاہتا کہ کوئی غیر ملکی موکارو میں داخل ہو۔۔۔ لیکن سربنڈا جسے چاہے اپنے ساتھ موکارو لے جا سکتا ہے۔ ساکاوا کھُلم کھُلا سربنڈا کے داخلے کی مخالفت نہیں کر سکتا۔ اگر ایسا کرے تو بادشاہ اور عوام دونوں ہی اُس کے مخالف ہو جائیں—کیونکہ سربنڈا کا استحقاق موکارو کی قدیم مقدس روایات سے تعلق رکھتا ہے—"!

"بات کچھ کچھ سمجھ میں آ رہی ہے—"! عمران سر ہلا کر بولا۔

"ٹھیک! اب میں تمہیں بتاتا ہوں کہ سربنڈا فرانس والوں کی دریافت معلوم ہوتا ہے، لوئیسا یا ایڈلی دے ساماں فرنچ سیکرٹ سروس کی

مبسر ہے . . . !

"نہیں ہے"؟ عمران متحیرانہ انداز میں اُچھل پڑا۔

"میں جانتا ہوں! اگر تم اُس کے باڈی گارڈز کو ٹٹولو تو تمہیں سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔ خیر! مجھے اس سے سروکار نہیں۔ میں تو اپنی بات کر رہا ہوں۔ کنگ چانگ قطعی پسند نہیں کرے گا کہ بحرالکاہل میں کسی قسم کا ہنگامہ برپا ہو"!

"میں نہیں سمجھا"؟

"میں سمجھاتا ہوں . . . اگر یہاں جنگی نوعیت کی کوئی گڑبڑ ہوئی تو کنگ چانگ کی تجارت متاثر ہوگی — ہماری تنظیم بحرالکاہل کے جزائر میں منشیات کی غیر قانونی تجارت کی اجارہ دار ہے"۔

"آہا! تب تو مزہ آگیا، خاصا ایڈونچر رہتا ہوگا"۔

"بہت زیادہ . . . خیر ہاں! تو میں کہہ رہا تھا کہ فرانس بحرالکاہل میں ایٹمی تجربے کرنے کا پروگرام بنا رہا ہے . . لہٰذا وہ ہر طرف سے مطمئن ہونے کی کوشش کرے گا . . . . وہ ضرور دیکھنا چاہے گا کہ موکارو میں کیا ہو رہا ہے؟ اور اب میں تمہیں بتاؤں کہ موکارو سے متعلق فرانس کے شبہات درست ہیں! میں نے اپنے اس سفر میں یہی اندازہ لگایا ہے"۔

"حالات سے تو یہی معلوم ہوتا ہے . . . آپ کھلے سمندر میں کسی فولادی کنوئیں کے قیدی بن گئے تھے۔ اور کسی نظر نہ آنے والے آدمی سے گفتگو بھی کرتے رہے تھے . . . اور پھر وہ دُھوئیں کا حصار . . "؟

"میں نے اُسے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا! لیکن جس علاقے میں اُس کی نشاندہی کی گئی ہے وہاں شہری آبادی کی طرف سے بھی کوئی قدم نہیں رکھ سکتا۔ ممنوعہ علاقہ قرار دیدیا گیا ہے۔ ! صرف وہی فوجی وہاں جا سکتے ہیں جو سبز ٹوپیاں

لگاتے ہیں۔ اور یہ ساکاوا کے خاص لوگ ہیں"!

"خدا جانے کیا چکر ہے"؟

"تمہیں علم نہیں لیکن میں جانتا ہوں . . . . دُوسری جنگ عظیم میں شکست کھانے کے بعد بہتیرے جاپانی بحرالکاہل کے جزیروں میں بھاگ آئے تھے! اُن میں فوجی بھی تھے اور سائنسدان بھی . . . . . اُنھیں ایٹمی تجربات سے نفرت ہے . . . ! وہ ساری ایٹمی طاقتوں کو للکارنا چاہتے ہیں — ہیروشیما انہیں آج بھی یاد ہے"!

"خدا کی پناہ"۔

"میں بتائے دیتا ہوں کہ موکارو دُنیا کے لئے بہت بڑا خطرہ ہے۔ مجھے اُن جاپانیوں سے ہمدردی ہے جو ایٹمی تباہی سے نفرت کرتے ہیں۔ لیکن میں اپنی تجارت کے علاقوں کو جہنم نہیں بننے دُوں گا"۔

"واقعی! آپ کی پوزیشن نازک ہے"!

"لہٰذا میں اس سلسلے میں فرانس کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھاتا ہوں"۔

"میں فرانس نہیں ہوں"! عمران بگڑ کر بولا۔

"مطلب یہ کہ تم اپنے اُن دونوں باڈی گارڈز کو اپنے اعتماد میں لینے کی کوشش کرو . . . ہم چار آدمی مل کر اس مہم کا آغاز کریں گے . . . . فی الحال اس سلسلے میں اپنے آدمیوں پر اعتماد نہیں کر سکتا"!

"اچھی بات ہے پیدآنو . . . میں آخری سانس تک تمہارا ساتھ دوں گا! تم دیکھنا کہ اُس آہنی کنوئیں کا کیا حشر ہوتا ہے"!

"بس اب تفریح ہوگی . . . . ہمیں خود کو اس کے لیے تیار کرنا ہے . . . کیا واقعی تم عورتوں سے ڈرتے ہو"؟ فرانگ جھک کر اُس کی آنکھوں میں دیکھتا

ہوا مسکرایا۔

"عورت کا نام لیا تو سمندر میں کود کر جان دے دوں گا۔۔۔" عمران بگڑ کر بولا۔

اور فرانگ کا گرجدار قہقہہ دیر تک کیبن میں گونجتا رہا۔۔۔!!

ختم شُد